

کلمہ تحقیق الشیخ خان

معروف بہ

شمار و پسند

جسمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق و معشوق کے دل پہلائے کیوں اسطرح نہایت
 مدد عمدہ اور طرح طرح کی نذر۔۔۔ اور عشق آمیز لکائی۔۔۔ ایچٹ پی غزلین اردو فارسی و اشعار
 ندرق سترادس سدرل درو و سہیلی ہوئی غزلین بچن ہوئی ٹھمری چو ماسا بارہ ماسا اولو
 و ہاکست نمویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ سند رج کیے گئے ہیں

جسکو

دولہی حفیظ اللہ خاں صاحب ساندوئی متخلص جعفر افسر مدرس مشہور نزلہ
 در در سے موضع بنا پور پر گنہ بگر تھانہ بگھولی ضلع ہرودی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
 شیخ شکر پرشاد صاحب صبح بگراہی نے یکوشش تمام تالیف و تصنیف کیے

پہلے نام فی مشق کوشش و تمام لکچنویں جیسا

۱۹۱۳ء

اطلاع۔ اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جس فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالانہ کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیبل پچ کے تین صفحہ جو باہر ہیں ان میں بعض کتب کلیات دو ابین اردو وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۸	تجمل حسین خان۔	۱۸	کلیات دو ابین اردو
۱۱	دیوان امیر موسوم۔ برآۃ فیہ استاد	۱۱	کلیات ظفر۔ از حضرت سراج الدین ظفر
۱۱	امیر احمد بنیائی مرحوم۔	۱۱	بادشاہ ہر چار جلد کامل دو جلد میں۔
۱۱	دیوان خواجہ میر درد۔ دہلوی	۱۱	دیوان ناسخ لہذا شاہنامہ بخش ناسخ لہذا
۱۲	استاد مشہور۔	۱۲	دیوان غافل۔ از منور خان غافل۔
۱۲	دیوان بہار عرب۔ سلام مولوی	۱۲	دیوان ذوق۔ دہلوی استاد محترم
۱۲	محمد زید تخلص بہ حافظ۔	۱۲	دیوان قدس۔ جلد ثانی۔
۱۲	بہارستان سخن۔ ناسخ و آتش و کباب و میوزن	۱۲	انتخاب داغ۔ مولف جناب آغ دہلوی
۱۲	استاد کاکام آزدن دہرولیف مولف دہلوی	۱۲	گلزار داغ۔
۱۲	محمد جی حسن خان۔	۱۲	آفتاب داغ۔
۱۲	دیوان لطف لطف لطف علی خان بریلوی	۱۲	قریاد داغ۔
۱۲	دیوان نیاز کلام حضرت شاہ نیاز احمد دہلوی	۱۲	دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند
۱۲	سیرج یوسفی دیوان حافظ از مولوی	۱۲	دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان
۱۲	محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی۔	۱۲	غالب دہلوی
۱۲	دیوان نجات سروری از مفتی غلام سہیل دہلوی	۱۲	دیوان مرغوب جہان۔ کلام سہیل

دہرست گلہ سخیفہ نظام الدخان معروف بہ شعاریہ پسند

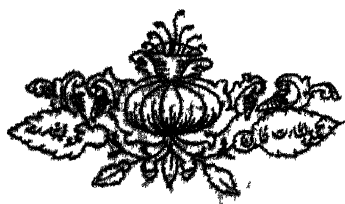
حصہ اول

رد	قسم	تعداد	صفحہ
	اُردو غزلیں۔	۲۹۹	۶
	اشعار متفرق اُردو۔	۲۸۲	۱۰۱
	فارسی غزلیں۔	۲۲	۱۳۲
	اشعار متفرق فارسی۔	۱۴۲	۱۴۱
	مستزاد اُردو۔	۴	۱۵۱
	مخمس اُردو۔	۱۷	۱۵۸
	مسدس اُردو۔	۵	۱۷۸
	رباعیات اُردو۔	۲۶	۱۸۹

حصہ دوم

	دہ دہالی ہونی غزلیں۔	۱۸	۱۹۳
	ہجمن۔	۵۶	۲۰۹
	ہولی۔	۳۶	۲۱۹
	سہیلی۔	۵۱	۲۳۱

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱۳	چوہا سا۔	۶	۲۴۱
۱۴	بارہ ماہ۔	۷	۲۴۲
۱۵	متفرق راگ۔	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ۔	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیر وین۔	۱۲	۲۶۳
۱۸	داد نا۔	۲۵	۲۶۵
۱۹	دوہ۔	۱۰	۲۶۳
۲۰	سورٹھا۔	۳۱	۲۷۷
۲۱	کیٹ۔	۳۸	۲۷۹
۲۲	تھوٹیا۔	۹۳	۲۸۱
۲۳	خط نظم زبان بھاشا۔	۱	۳۰۲
۲۴	خط نظم و نثر زبان اردو۔	۲	۳۰۸



فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم حسین زبان

بھاشا کے اکثر الفاظ ہین

باب الف

अनर्घासी.	جو سدا دل میں رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے	اشتر جامی
अचूर,	تمام اس شخص کا ہے جو سری کرشن چندر کو تھرا لیکھا تھا۔	روز
उमंग,	خوشی خواہش۔ شوق۔	منگ
अनहद,	بھد جس کی حد مقرر نہ ہو۔	آن حد
अधर,	نیچے کالب۔ اونٹ۔ فری۔ درمیان	آذر
अचल,	جو چل نہ سکے۔	چل
अभिलाष,	آرزو۔ خواہش۔ تمنا۔	آبلاکھ
अदुत,	عجاب۔	آدوبت
अधर्म,	خلاف شرع کام۔ عذاب۔ خراب کام کرنا۔	آوشرم
अकर्म,	قصور۔ خراب کام۔	آکرم
अवशुष्ट,	میسب۔	آوگن
अलक,	بالوں کی تھ۔ گھونگھو۔	آلک
अलख,	بے دیکھی چیز۔ بے پہچان۔ مثلاً خدا کی تعالیٰ ہے۔	آلکھ
अमृत,	آب حیات۔ سزہر۔ پانی۔ دیوتا۔	آمرت
अघोन,	روشنی۔ چمک۔	آوڈیوت
अरध,	روشن	آوڈے

अधम,	خراب	ادھم
उबारना,	بچانا	اوبارنا
उर,	چھاتی۔ گودی۔	اور
अचरा,	کپڑا۔ چادر زنا فی	اچرا
अगम,	جہان جانہ سکے۔ جو قابل بتانے کے نہ ہو۔	اگم
आनन्द,	خوش	آنند
अङ्क,	حدوت۔ اعداد۔ گودی۔ نشانی۔	انک
अङ्ग,	جسم۔ بدن۔	انگ
अपराध,	قصور۔	اپرا دھ
उपाय,	تدبیر۔	اوپاے
अधिक,	زیادہ۔ بہت۔	آدھک
अग्नि,	آگ	آگن
अपौर,	نام شخص جسکو تمہارے کرشن چندر نے برج کو خط دیکر بھیجا تھا۔	اودھو
अशीश,	دعا۔	اسیش
उपदेश,	نصیحت۔ جاڈو۔ خیرات۔	اوپدیش
आकाश,	آسمان۔ لباس۔ عزت۔	آکاش
इन्द्रलोक,	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔	اندر لوک
आमन्ददायी,	خوشی دینے والا۔	آمند دائی
अतिज्ञानी,	بڑا عقلمند۔	ات گیانی
अति,	بہت۔ زیادہ	ات
आनन्द,	خوش	آند
अम्बु,	پانی۔	امب
आराध,	عبادت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	ارادھ
अपयश,	برائی۔	اپیش
ईश,	مالک۔ خدا مہادیو جی۔ رام چندر جی	ایش

अमृद,	ابر۔ بادل۔ میکہ۔	امسجد
अनाथ,	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے۔ یتیم۔ غریب۔	انا تھ
अकवन,	برج میں ایک بن کا نام ہو۔	اک بن
अरव,	نیشکر۔ گتنا۔ اکھاری کا کیفیت۔	اوکھ
अली,	سکھی۔ سیلی۔	الی
अवधि,	بات۔ طرف۔ وقت۔ عرصہ۔	آودہ
अनुसंग,	محبت۔ تھوڑی لڑائی۔	آنوراک
अलसाना,	ہرانا۔ اونگھنا۔	آسانا
अमीरस,	آب حیات۔	آمیرس
अनुहार,	موافق۔ مثل۔ برابر۔ مانند۔	آنوہار
अज्ञान,	بعیقل۔	آگیان
आभूषण,	زیور۔ گہنا۔	آبھوٹھن
उपमा,	مثال۔ نظیر۔	آوپما
इन्द्र,	چاند۔ قمر۔	آندر
अवज्ञान,	سہاگن عورت جسکا مرد زندہ ہو۔	آوہات
उचित,	مناسب۔	آوچت
अनुचित,	غیر مناسب۔	آنچت
अगस्त,	نام ایک درخت کا ہو۔	آگست
अर्द्ध,	آدھا جسم۔	آردھنگ
अनूप,	بیشل بے نظیر بے عدل۔	آنوپ
ओछा,	ہلکا آدمی۔ چھوڑا۔	آوچھا
जड़,	آدھی۔ بلند۔	آردھ
उत्तम,	بہت عمدہ۔ سب سے اچھا۔	آوتم
अश्व,	گھوڑا۔	آشو
अम्बु,	پانی۔	آمب

بधिक	صیاد چڑی پار۔ مارنے والا۔ قہصائی وغیرہ۔	بدرنگ
भानु	سورج۔	بھان
अज	نام آبادی کا ہر جو ضلع متھرائین ہے۔	برج
बैर	عداوت۔ دشمنی۔	بیر
बाबरी	بیوقوف۔ کم عقل۔ اگیان عورت۔	بادری
अत	کار ثواب کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	ات
अनबाला	برج دیش کی عورتیں۔	برج بالا
अननारि	برج دیش کی عورتیں۔	برج نار
अनबनिता	برج کی عورتیں۔	برج بیتا
विरह	جدائی۔	برج ہ
अननायक	برج کے مالک اپنی شری کرشن چندر۔	برج نایک
अनराज	سری کرشن چندر۔	برج راج
अनचन्द्र	طیب۔ معالج۔	برج چند
वैद्य	بیتاب پیقرار۔	بید
विकल	خریدنا۔ مول لینا۔	بیکل
बिसाहना	بہت روز۔	بساہنا
बद्धदिन	کرشن چندر جی۔	بڈدین
बनबारी	دلہ۔ تکلیف۔	بنواری
विषा	خدا کے تقائے۔	بٹھا
विधना	بانہ۔ ہاتھ۔ بھوج پتر۔	بیدنا
भुज	تیر۔ خدنگ۔	بھج
बाणा	بھول۔ چوک۔ خوت۔ اندیشہ۔	بان
भ्रम	خدا۔	بھرم
अद्व्या	رہنے والا۔	بدرما
बासी		باسی

بک	ساج - کندرین - میل - بھانڈیر -	بک
بکھو	بگلا - موسیقار -	بکھو
برائی	عورت - بہو - دو وطن -	برائی
بکرم	برہ دستی -	بکرم
بکروے	باہر نکالنا -	بکروے
بجھت	کنارے پر -	بجھت
بجھین	غریب بیچین - بے آرام -	بجھین
بجھنڈ	گلی - راستہ - راہ -	بجھنڈ
باجکا	بہت - جھنڈ -	باجکا
باز باہن	باغیچہ - پھلواری -	باز باہن
بازج	بادل -	بازج
بازن	کسل -	بازن
بازو	سواری -	بازو
بانا	ہاتھی -	بانا
بان	تکرار -	بان
باز	بھیکہ -	باز
بارود	عادت - سبھاؤ -	بارود
بام	پانی -	بام
بانک	سمندر -	بانک
باک	عورت -	باک
بند	بناؤ - چلاؤ -	بند
ببار	بات - قول -	ببار
بنگ	بوند - قطرہ -	بنگ
	پھاڑ کر -	
	ٹاڑ -	
بک		بک
بکھو		بکھو
برائی		برائی
بکرم		بکرم
بکروے		بکروے
بجھت		بجھت
بجھین		بجھین
بجھنڈ		بجھنڈ
باجکا		باجکا
باز باہن		باز باہن
بازج		بازج
بازن		بازن
بازو		بازو
بانا		بانا
بان		بان
باز		باز
بارود		بارود
بام		بام
بانک		بانک
باک		باک
بند		بند
ببار		ببار
بنگ		بنگ

بیجن	بجلی۔	بج
بیتامب	دیر۔	بیت
بیس	عمر۔	بیس
بندھ	بھائی	بندھ
بھ	سنسار۔ دنیا۔	بھ
بھٹ	پہلوان۔ بہادر۔ شجاع۔	بھٹ
بھ	سکھی۔	بھ
بھوا	رنج و غم دنیوی۔	بھوا
بھیر	بہادر۔ بھائی۔	بھیر
بھک	سانپ۔	بھک
بھری	بہت۔	بھری
بھوگی	سانپ۔	بھوگی
بھڑ	تورنا۔	بھڑ
۴		
پاروان	پتھر۔	پاروان
پا	پیر۔ پاؤں۔	پا
پڈ	کپڑے۔	پڈ
پڈن	قطار۔ صف۔	پڈن
پنچک	چلہ۔ رودھ۔	پنچک
پنچمور	مہادیو۔	پنچمور
پنتر	شال۔	پنتر
پڈ	ہوشیار۔ خوبصورت۔	پڈ
پڈ	عہد۔ قول۔ حالت۔ کمائی۔ مول۔	پڈ
پڈ	عالم۔ فاضل۔	پڈ
پڈ	چوٹے کیڑے جو چراغ برتے ہیں آفتاب طائر آگ صفت	پڈ

پناہ کا،	چھوٹی جھنڈی۔	پناہ کا
پننی،	عورت منکوحہ۔	پننی
پد،	اشعار نظم و نثر عبارت۔	پد
پن پھر،	پانی بھرنے کا کھٹ۔	پن پھر
پون،	وہم۔	پون
پرباہ،	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	پرباہ
پرباہ،	طاقت تیز غصہ والا۔	پرباہ
پیان، پون،	محبت۔ پریت۔	پیان، پون
پد،	کپڑا۔	پد
پرباہ،	نام بھگت۔	پرباہ
پل،	لوہ بھری پلک۔	پل
پرب،	مالک۔ راجہ خدا۔	پرب
پینا، پینو،	باپ۔	پینا، پینو
پنڈ،	سورج۔ آگ۔ درخت۔	پنڈ
پا ب س ک ر،	برسات کا موسم۔	پا ب س ک ر
پیدا،	پت۔ خاوند۔	پیدا
پرب،	تیو ہار۔ حصہ۔ سیر۔	پرب
پنہ،	راہ۔	پنہ
پرم،	محبت۔	پرم
پرتیپال،	پرورش۔	پرتیپال
پاٹ،	نظم۔ تخت۔ چوڑائی۔	پاٹ
پیتا مبر،	ریشمی زرد کپڑا۔	پیتا مبر
پتیک،	مسافر۔ راہی۔	پتیک
پورنا،	پورا۔ سب۔	پورنا
پنیاں،	پانی۔	پنیاں

پنھی	بہر فی مسافر مایا۔ جاندار۔ خدا۔	پیشگی
پننگ	سانپ۔	چنگ
پنچ	دودھ۔	پئے
پنچان	چلا حانا۔	پیان
پنچک	کھاٹ۔ چارپائی۔	پنچک
پنچک	یقین بھروسہ۔	پریت
پرانی	پرانی عورت	پرہیز
پرہیز	بہت۔ زیادہ	پرہیز
پرہیز	خدا۔	پرہیز
پرہیز	خدا۔	پرہیز
پرہیز	ہمیشہ سے۔	پرہیز
پرہیز	عاقبت۔	پرہیز
پرہیز	چھوٹا۔	پرہیز
پرہیز	پرانے قابو ہیں۔	پرہیز
پرہیز	چاروں طرف گھومنا۔ طواف کرنا	پرہیز
پرہیز	انجام۔	پرہیز
پرہیز	محنت۔	پرہیز
پرہیز	ہنسی۔ ٹھٹھا۔ طعنہ۔	پرہیز
پرہیز	اُدھر۔	پرہیز
پرہیز	غیر لوگوں کا کام خال دینے والا آدمی۔	پرہیز
پرہیز	وہ کتابیں جو بیاس جی نے بنائی ہیں۔	پرہیز
پرہیز	پیر۔ عہد۔ تعویذ۔ جگہ۔ آواز۔	پرہیز
پرہیز	پھیلا نا۔	پرہیز
پرہیز	طاقت ور۔	پرہیز
پرہیز	پیارا۔	پرہیز
پرہیز		پرہیز

پراشا پیا	جانی - پیا	پیران پیا
پرم	پیلے	پرم
پوائے	ٹھا کر دین میں ایک ذات ہے	پوائے
پا پل	پا بے زیب - قسم زیور	پا پل
پارلس	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہے	پارلس
پارٹھ	ارجن کا نام	پارٹھ
پورو	آدمی	پورو
پروکاش	روشنی - اچھا	پروکاش
پراگ	ہولی کا وقت	پراگ
پاچک	آگ	پاچک
پرسپر	آپسین - باہم	پرسپر
پریش	بے قابو	پریش
پرا	پیر	پرا
پرویش	گھس جانا - مل جانا	پرویش
پیا	خاوند - مالک	پیا
پرناہی	پرائی حورت	پرناہی
پلاک	نئی تہی - شاخ پتوں سمیت	پلاک
پوچ	بست جھنڈ - عزاند	پوچ
پوارنا	چلے جانا	پوارنا
پرکھ	ظاہر - معلوم	پرکھ
پراشا پتی	بہت پیا - جان سے پیارا - مالک - خاوند	پراشا پتی
پون	ہوا	پون
پران	کسل کی دھو بیٹھے زیرہ	پران
پا	راہ	پا
پدوی	مسدود	پدوی

پتیت،	رزیل - نیچ -	پتیت
پربھ،	پیچ - پلنگ -	پربھ
پریشان،	آخر - انجام -	پریشان
پرسن،	پھول -	پرسن
پربال،	مونگا -	پربال
پربا،	چک -	پربا
پالان،	پرورش -	پالان
پالین،	ہاتھ -	پالین
پاتکی،	پانی - خراب آدمی -	پاتکی
پاوس،	پرست -	پاوس
پاھن،	چھتر -	پاھن
پادماہی،	پارہو سچا ہوا -	پارگامی
پیک،	پیپہا - کوئل - کوئل -	پیک
پورندر،	راجہ اندر -	پورندر
پوہرا،	پرورش -	پوہرا
پکون،	کھل -	پکون
پوڈا،	جو عورت ۱۴ برس سے ۵۵ - برس تک کی ہو -	پوڈا
فروش،	شیش ناگ -	فروش
فراگینڈ،	شیش ناگ -	فراگینڈ
فرمان،	یقین - اعتبار - بھروسہ -	فرمان
فریانا،	ہوشیار - عقیل -	فریانا
نڈاگ،	تالاب -	نڈاگ
نہپ،	توبھی -	نہپ
ننپ،	لڑکا -	ننپ

ننچ	ٹوٹکا۔ نام باجا۔	ننچ
ننچول	چاول۔	ننچول
ننچسٹا	عبادت۔	ننچسٹا
ننچال	یان۔ تلک۔	ننچال
ننچانی	تاو۔ کرشتی۔	ننچانی
ننچار	بڑا درخت۔	ننچار
ننچار	چور۔	ننچار
ننچار	باپ۔ استاد۔ دوست۔ لڑکا۔ بھائی۔ دشمن۔	ننچار
ننچار	عورت۔	ننچار
ننچار	ماتھے پر ہندو چوندن یا صندل وغیرہ لگانا تو بہن پر شقہ یعنی کہنا	ننچار
ننچار	نیا لگاؤ جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں۔	ننچار
ننچار	گھوڑا۔	ننچار
ننچار	لڑکا ہوا۔	ننچار
ننچار	بیوقوف۔ اندھیارا۔	ننچار
ننچار	آکاش۔ پاتال۔ مرت۔ لوک۔	ننچار
ننچار	تھوڑا۔	ننچار
ننچار	دور۔ خوف۔	ننچار
ننچار	تین طرح کا بخار۔	ننچار
ننچار	عورت۔	ننچار
ننچار	چھوڑ دینا۔	ننچار
ننچار	لکھ دینا۔ نہ ملنا۔	ننچار
ننچار	تین طرح کی ہوا۔	ننچار
ننچار	پاس۔ کنارہ۔	ننچار
ننچار	ماتھے پر شقہ کھینچنا۔	ننچار
ننچار	گرم ہونا۔	ننچار

نرنگ	موج - لہر -	نرنگ
نیکھے	تیز - پینا - چرچر -	نیکھے
نچنا	چھوڑنا -	نچنا
ناب	بخار -	ناب
ناب	تھکارا -	ناب
نہگوری	ٹھگنی -	نہگوری
نیک	آؤ -	نیک
نچی	لوچاری - عابد -	نچی
نزن	لاٹن نجات -	نزن
نزد	دخت -	نزد
نرنگ	سورج -	نرنگ
نرون	جوان -	نرون
نرونا	کرن بھول - جوکان مین عورتین اپنتی این	نرونا
نم	اندھیا -	نم
نہرناجا	جمناجی -	نہرناجا
نہراگ	تالاب -	نہراگ
نپن	چلن - سوزش -	نپن
نپن	سزا دینا -	نپن
نارن	نجات دینے والا -	نارن
نصار	پالا -	نصار
ج		
نیر	بوڑھاپا - پورا نا -	نیر
نیر	جیو دھاری جاندار -	نیر
نیر	جیون گول باعث زندگی - زندگی کی جڑ -	نیر
نیر	جوت روشنی - چک -	نیر

جوالا	آج۔ لیسٹ۔	جوالا
جبر	بخار۔	جبر
جوالا لکھی	آتش نشان پہاڑ زیارت گاہ ہندوان۔	جوالا لکھی
جو کہم	خوف۔ ڈر۔	جو کہم
جنتی	والدہ۔	جنتی
چشن	تدبیر۔	چشن
جو گیکھر	نام سن۔	جو گیکھر
جش	تقریر۔	جش
چٹنا	یاد آئی کرنا۔	چٹنا
چوچین	چار کوس کا ہوتا ہو۔	چوچین
جنگ دُلا ری	ستیاجی	جنگ دُلا ری
جٹ	شال۔ ملا ہوا۔	جٹ
جل ست	کنول۔	جل ست
جھٹا	جیسے۔ مثلاً۔	جھٹا
جگدیش	خدا۔	جگدیش
جنگم	چلنے والا جسکے طاقت رفتار قدرتی ہو۔	جنگم
جڑ	حائل۔ بچ۔	جڑ
جنی	سنیاسی۔ فقیر۔	جنی
جیش	چاندرا۔	جیش
جپ	یاد آئی کرنا۔	جپ
جمنب	سیال گیدڑ۔	جمنب
بے	بھلا ہونا۔ فح۔	بے
جل چک	جانوران آبی۔	جل چک
جل ترن	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہانزدانی۔	جل ترن
جنا	جلنا۔	جنا
جوالا		
جھر		
جوالا موری		
جوہیم		
جننی		
یجن		
یوگیشور		
یہا		
جپنا		
یوچن		
جنک دُلا ری		
جٹ		
جل ست		
جھٹا		
جگدیش		
جنگم		
جڑ		
جنی		
جیش		
جپ		
جمنب		
بے		
جل چک		
جل ترن		
جنا		

نیم	جلیبے	نیم
جل ہین	بے آب	جل ہین
جوین	نئی جوانی - سنگ	جوین
جوتی	عورت	جوتی
جن	لوگ	جن
جنگل	دونوں	جنگل
جنم	پیدائش	جنم
جاسین	رات	جاسین
جیم	جلیبے	جیم
جیدوارے	کرشن چندر	جیدوارے
چٹا جوت	بالوں کا بہت بڑا اور پریشان رہنا	چٹا جوت
جل	پانی	جل
جین	نہت	جین
جوگ	لائق - جوڑ	جوگ
جشوت جیو دا	تند کی عزت کا نام ہے جو کرشن جی کی مجازی ماور تھیں	جشوت جیو دا
جنگ گماری	راہ جنگ کی لڑکی - جنگلی جی - ستیا جی	جنگ گماری
جلیش	سمندر	جلیش
جکل دھر	باول	جکل دھر
جل جات	کمل	جل جات
جات	پیدا ہوتا	جات
جوتہ	بہت - چھٹا	جوتہ
ج		
چکیت	چکرت آسودہ - خوش - آند - مزین	چکیت
چیت	کھیل - تماشا	چیت
چکرا	ایک قسم کا تھیار ہوتا ہے	چکرا
چکیت	چکرت آسودہ - خوش - آند - مزین	چکیت
چیت	کھیل - تماشا	چیت
چکرا	ایک قسم کا تھیار ہوتا ہے	چکرا

آوارہ	خاک و صحر۔ ریزہ۔ ریزہ۔ راکھ۔	جھاڑ
آوارہ	کمان۔ دھنش۔	چاپ
آوارہ	بھنورا۔	چن چریک
آوارہ	تیزی بدکار عورت کی تعریف۔	چنچلتا
آوارہ	خیال کرنا۔ دھیان۔	چنچی
آوارہ	درگا دیہی۔	چنڈی
آوارہ	صندل۔	چنڈن
آوارہ	کافور۔ ہور۔	چنڈرک
آوارہ	چاند کا سولہواں حصہ۔	چنڈرکلا
آوارہ	ہما دیو۔ کنیش۔	چنڈر مول
آوارہ	بیرہوئی۔	چنڈر بدھو۔
آوارہ	چاندنی۔ چکور۔	چنڈر کا
آوارہ	شرمندہ ہو جانا۔	چنپا
آوارہ	عادت۔ کھیل۔ بیان۔	چنیر
آوارہ	آنکھ۔	چک
آوارہ	آنکھ۔	چکش
آوارہ	دل خواہش۔ من	چت
آوارہ	مصوّر۔	چتر کاری
آوارہ	خوف۔ ڈر۔	چتتا
آوارہ	نشانی۔ بچان۔	چنہ
آوارہ	چتے ہو۔	چرن چو
آوارہ	ناپاک۔	چھوت
آوارہ	خیریت۔	چھم
آوارہ	غلام۔	چیرا
آوارہ	بکری	چیری

چنورائی،	ہوشیاری۔	چترائی
چکنیاں،	چھیل۔	چکنیان
چین،	دل۔	چت
چنپتی،	بڑا راجہ	چھترپتی
چیر،	اڈھنی۔ زمانہ چادر۔	چیر
چوہا،	نام کہ خوشبودا پھیرا۔	چوہا
چندن،	صندل۔	چندن۔
چنار،	چغندر۔	چنبائی
چرخنا،	جاتا۔	چرخنا
چون،	دیڑا تپلا۔ عارضہ جریان۔	چھین
چندراہلی،	نام عورت۔	چندر اول
چاکر،	ہوشیار۔ عقیل۔ چالاک۔	چاکر
چنبل،	جوا یک جگہ قائم نہو۔	چنبل
چپل،	تیز۔ چمچ۔ صاف۔ پارا۔	چپل
چرہ،	تہا۔	چہرہ
چین،		چین
چندر۔ چندر،	چاند۔	چندر۔ چندر
چرا،	پیر۔	چیرن
چاتیک،	پیریا۔ کوکلا۔	چاتیک
چاندک،	پیریا۔ کوکلا۔	چاترک
چھپا،	لٹکا۔ چھیل۔	چھپا
چتورشاہن،	جودہ رتن جو سمندر سے نکلے ہیں یعنی۔ امرت چندرما بھی۔	چتروش رتن
چتورشاہن،	دھنش۔ دھنش۔ آراوت۔ گوستب من۔ آوچی۔ سردا۔	
چتورشاہن،	سنگہ کا۔ حصین۔ اکسیر۔ کلپ۔ درم۔ پیر۔	
چتورشاہن،	چار حالتیں یعنی۔ لڑکھن۔ سن۔ تمیز۔ جوانی۔ بڑھاپا۔	

چپلا،	کوندھا۔ بجلی۔ برقی۔	چپلا
چتورवेद،	چارون وید۔ برگ بید۔ شام بید۔ جگر بید۔ آتھرین۔	چتر وید
चतुरवरन،	چتر ورن پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزین۔	چتر ورن
चराचर،	فوج۔	چراچر
चतुरङ्गिणी،	جکے ہاتھ میں چکر ہو۔ بکشن جی۔	چتر گنی
चक्रपाणि،	فوج۔	چکر پان
चपू،	عجب جو۔ بدگو۔	چپو
चवायन،	حیران۔ تعجب میں۔	چواہن
चकीसी،	چھلنے والا۔	چکیسی
चर،	آسمان۔	چر
चूनमंडल،	چٹا۔ برگ۔	چھت مندل
छद،	دودھ۔	چھد
छीर،		چھیر
१		
दास्य،	انگور۔	داکھ
देवाशि،	نام تھیوار۔	دیوار
दयाल،	مہربانی کرنے والا۔	دیال
दशग،	حالت۔ طرف۔ سمت۔	دشا
ध्वजा،	چھوٹی جھنڈی۔	دھجا
दानी،	سچی۔	دانی
दीपक،	چراغ۔ نام راگ۔ اجولن۔	دینک
दृग،	آنکھ۔	دڑگ
दादुर،	پینڈ حک۔	دادر
धिराना،	بڑا بھلا کرنا۔ ناراض ہونا۔ صفت ملاست کرنا۔	دھرانہ
दीनबन्धु،	غریب پرور۔	دین بندھ

دیر	لبا۔ طرا۔	دیر
درا	مجرمانہ۔	درا
درا بچن	سجدہ کرنا۔۔۔ سر زمین سے لگا کر۔۔۔ رام کرنا۔	درا بچن
دنا	دانت۔	دنا
دمن	بہادر۔۔۔ تا بہدار۔۔۔ نام عورت۔	دمن
دشان	دانت۔	دشان
دھن	آگ۔	دھن
درا	عورت۔۔۔ نروچہ۔	درا
درا رانا	ہدایت ناک۔۔۔ لڑا۔۔۔ سخت۔۔۔ جو قابل برداشت نہ ہو۔	درا رانا
درا سی	لوندی۔	درا سی
درا ہک	جلاسنے والا۔۔۔ آگ۔	درا ہک
درا ہ	سورکش۔۔۔ جلن۔	درا ہ
درا ہ	ننگا۔۔۔ برہنہ۔۔۔ پرم ہنس۔	درا ہ
درا گامبر	طرف۔	درا گامبر
درا	غریبون کے مالک۔	درا
درا نا نا	ریشم۔۔۔ دونوں کنارے۔	درا نا نا
درا کل	ہست دور۔	درا کل
درا نار	پیار۔۔۔ لاٹھ۔	درا نار
درا نار	فریاد۔۔۔ قسم۔	درا نار
درا ہ	پلکین چلنا۔	درا ہ
درا چل	بہمن۔	درا چل
درا	دودھ دوہنے کا برتن۔	درا
درا ہنی	دولت۔۔۔ چمھی۔	درا ہنی
درا	مذہب۔۔۔ راہ۔۔۔ طریق۔	درا
درا	راہنمائی کے باپ کا نام۔	درا
درا		درا

دھین	گاسے مع کچڑا۔ دودھار گاسے۔
دووتن	لکھنی۔
دوڑن	آئینہ۔
دورم	درخت۔
دوہست	عورت۔ مرد۔
دواب	غور۔ گھمنڈ۔
دورشن	دیکھنا۔ زیارت۔ ملنا۔ ملنا۔ ملاقات۔
دیاندھان	مہربانیوں کے سمندر۔
دسنا	جلانا۔
دھارن	قبول کرنا۔ مان لینا۔
دوان	خیرات۔
دوڑنہ	وہی سمندر۔
دوڑنہ	روان۔
دوڑنہ	نام راجہ۔
دوڑنہ	درویدی۔
دوڑنہ	بچاؤ۔ نظر۔ دیکھنا۔
دوڑنہ	نہین۔
دوڑنہ	خیال۔ بچاؤ۔ فراغت۔
دوڑنہ	گل۔ چین۔ دھیرج۔ صبر۔ فراہ۔
دوڑنہ	چک۔ بھڑک۔ عمدہ پن۔
دوڑنہ	پیاری۔ لڑائی۔ لڑائی۔
دوڑنہ	نام شہر جو گجراتی میں لب سمندر ہے۔
دوڑنہ	بجلی۔
دوڑنہ	جگہ۔ مقام۔ کرن۔ بُدبشت۔ خدا۔
دوڑنہ	کمان۔

دھنا،	عورت۔	دھنا
دھن،	چاندرات۔	دھن
دھلا،	فوج۔	دھلا
دشانن،	لٹکا کاراجہ یعنی راون۔	دشانن
دشانا،	دھکاتا۔	دشانا
داوا،	آگ۔	داوا
دینیش،	سورج۔	دینیش
دیہی،	بھگاہ۔ نظر۔ آنکھ۔	دیہی
دھول،	لباس۔ کپڑا۔ دوکنارے۔	دھول
دھوس،	دین۔	دھوس
دھرا،	رہین۔	دھرا
دسنا،	کانشا۔	دسنا
دھار دھال،	دخست کی شاخ۔ شہنی۔	دھار۔ دھال
دھارا،	لڑکا۔	دھارا
دھیر،	جو لڑکا کہانہ مانے۔ شیریر۔	دھیر
دھمک،	نام باجہ۔	دھمک
دھڑ،	بھگاہ۔ نظر۔	دھڑ
دھیش،	اویلا اللہ لوگ خدار سیدہ۔ عابد۔ زراہ۔	دھیش
دھو،	سورج بھٹی راجہ۔	دھو
دھارا،	کیسل۔ تماشہ۔ عورتوں سے صحبت کرنا۔	دھارا
دھارنیک،	خوبصورت۔	دھارنیک
دھما،	گاہے۔ طوائف۔ کیلا۔ حور۔	دھما
دھیک،	شوقین طبعیت۔ عاشق مزاج۔	دھیک
دھام،	راہچندر۔ پرشرام۔ ہرام۔	دھام

راکھس,	شیطان۔	راکھس
ریش,	غصہ۔	ریش
رورباہی,	بے مروتی۔	رورکھائی
رورڈ,	جسم بے سر۔	رورڈ
رورہ,	مہادیو۔	رورڈ
رورب,	درخت۔	رورکھ
راورہ,	تھارے۔	رورہ
رورپ,	شکل۔ صورت۔	رورپ
رورکیہائی,	نام صورت۔	رورکین
روربیت,	دل لگانا۔ عمدہ۔	روربیت
رور,	جھگڑا۔ فساد۔	رور
راہ,	نام راجپس کاہی۔	راہو
راہی,	سورج۔	راہی
رائی,	محنت۔ محبت۔ کرنا۔	رائی
رائ,	گلی۔ جھوکوہ۔ آب حیات۔ زہر۔ پانی وغیرہ۔	رائس
رائک,	چھل۔ عاشق مزاج۔	رائک
رائب,	درخت۔	رائکھ
رائمرائم,	بال بال۔	رائم رائم
رائمبھرائ,	سری رام چندر کے پیر۔	رائم چرن
رائنا,	ریشا۔	رائنا
رائبہ رائبہ رائم رائم,	رائم چندر جی۔	رائم رائم
رائبہ رائم,	رائم چندر جی کے بھائی کا نام ہے۔	رائم رائم
رائن,	موسم۔ فصل۔	رائم
رائنارہ,	سرخ۔	رائنارہ
رائی,	چاول ہندی اور پشکری طوفی جبکہ تھپڑیکا وغیرہ لکھن	رائی

روما بلی	بالون کی لکیر جو پیٹ پر ہوتی ہے۔	مکاؤل
رین	رات۔	رین
رج	دھوڑ۔ خاک۔	رج
ریت	راہ و رسم۔	ریت
راہا، اذیکا	راہ و رسم کی لڑکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی پیاری مشوقہ تھیں انہیں چھوٹے سے باہم سری بست تھی انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہے۔	راہ و رسم
راس، راس	گوہنوں کے ساتھ سری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	راس۔ راس
راندھانی	دارالسلطنت۔ دارالحکومت۔	راندھانی
رانا	پچھمی جی۔	رانا
رر	دانت۔	رر
رانی چر	ایشا چر خبیث۔ ویوزاد شیطان۔	رانی چر
رسال	آئب۔	رسال
رسال	سورت۔ رات۔	رسال
رانی	راجہ۔	رانی
راہ	بانو پرشہام کی والدہ کا نام۔	راہ
ریکا	غفہ۔	ریکا
ریش	غریب مفلس۔	ریش
رک	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رک
رک		رک
سار	دیو لوک۔	سار
ساری	اڑھنی جسکو پورب میں اکثر عورتیں اڑھتی ہیں۔	ساری
سبب	قرابت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سبب
سپان	ہوشیاری۔ چھل مکر۔ چترائی۔	سپان
سر	سیدھا۔ سا جھا۔ آسانی۔ سہل۔	سر

سورہی،	گامے۔ خوشبو پسندت۔ جابھل۔ ہرن۔ بیل۔ کیدا۔	سورہی
سیتا ہرن،	سیتا جی کا چوراجانا۔	سیتا ہرن
سماں،	وقت۔	سم
سمدرہ،	سب کو برابر دیکھنا۔	سمدرہ
سنا،	عابد۔ راہ۔ اچھا۔	سنا
سکوتی،	ڈرنا۔ شرم کرنا۔	سکوتی
سوار،	مطلب۔	سوار
سمپوٹ،	ڈبا۔ چوڑاؤ۔ بندھاؤ۔	سمپوٹ
سرسا،	ساتھی۔ دوست۔ سنگھی۔	سرسا
سکال،	سب۔	سکال
سندر،	خوبصورت۔	سندر
سجنی،	سکھی۔ سیلی۔	سجنی
سرسا،	دوہین۔ دوست عورت۔	سرسا
سودا،	آب حیات۔ پانی۔	سودا
سومنی،	اچھی صلاح۔	سومنی
سوامی،	مالک۔ پت۔ خاوند۔ ولی نعمت۔	سوامی
سودھ،	یاد۔	سودھ
سودی،	خالی۔ اوداس۔	سودی
سولی،	محنت۔	سولی
سودھ،	رتبہ۔ مرتبہ۔ بناؤ۔ کچری۔	سودھ
سماج،	انواع اقسام کا طعام۔	سماج
ساما،	تیر۔	ساما
سایک،	شام۔	سایک
سامکال،	گاڑی بان۔	سامکال
سارہی،	نام رگ۔ مور۔ بادل۔ سانپ۔ آواز مول۔ ہرن۔ سورج۔	سارہی
سارنگ،		سارنگ

سالم،	طہور۔ چاند۔ ہاتھی۔ آسمان۔ پہاڑ۔ شیر۔ پیہا۔ عینہ۔ بھک۔	سال
ساوَن،	چراغ۔ لوگوں۔ لڑکا۔ تنہا۔ بھین۔ کھل۔ کوہ۔	ساونت
ساہس،	زمین۔ تار۔ بھو۔ بصورت۔ طاقت۔ مافی۔ اشن۔ جی۔ کا۔ بھن۔	سائس
سجیان،	یغے۔ کان۔ گہڑا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مکھی۔ نام۔ ملک۔	سجیون
سموہ،	سیار۔ گہڑ۔ سوراخ۔ کاتھا۔	سموہ
سوخلہنا،	شجاع۔	سکھلہنا
سموہا،	ہماوڑی۔ دلجمعی کرتا۔	سموہا
سائو،	آب حیات۔	سپاؤرے
سایو،	مچھنڈ۔ بہت۔	سجول
سایو،	آرام پانا۔	سایو
سار،	سب۔	سایو
سجن،	کرشن چندر۔	سجن
سکار،	اچھا جوڑ۔	سکار
سارسانا،	خاوند۔ مالک۔	سارسانا
سوانتی،	خاوند مالک۔	سوانتی
سارپ،	صبح۔ تڑکے۔	سارپ
سور،	زیادہ ہونا۔	سور
سینا،	اہر نیسان۔	سینا
سورلوک،	سانپ۔	سورلوک
سنا،	اندھا۔	سنا
سنا،	سیتا جی۔	سنا
سنا،	دیو لوک۔	سنا
سنا،	شکر۔	سنا
سنا،	گواہ۔	سنا
سنا،	مروت دار۔	سنا

سچیدانند	خدا۔	سچیدانند
سمنتا	برابری۔	سمنتا
سمنچھ	رو برو۔ سامنے۔	سمنچھ
سہسانن	سیس نام سانپ جسکے ہزار منہ ہیں۔	سہسانن
سرو	غصہ بھرا آدمی۔	سرو
سریتا	ندی۔ دریا۔	سریتا
سدن	گھر۔ مکان۔	سدن
سرسی روہ	کل۔	سرسی روہ
سوارچھ	درخت وغیرہ۔ ٹھوڑے ہوئے جاندار۔	سوارچھ
سارگر	سمندر۔	سارگر
سرسیش	اندر۔ دیوتاؤں کا راجہ۔	سرسیش
سرسوت	اندر۔	سرسوت
سرسچاپ	دیوتاؤں کا دھنش۔	سرسچاپ
سربالا	زن خوبصورت۔	سربالا
سکھ	آرایش۔	سکھ
سکھاکر	چاند۔	سکھاکر
سدھا	آب حیات۔	سدھا
سویہ	پینا۔	سویہ
سوم	چاند۔	سوم
سندر	تال۔ تالاب۔	سندر
ش		
شاگ	خوف۔	شاگ
شام	کوکلا سیاہ رنگت۔ شہری کرشن چندر جی	شام
شامی	رادھکاجی کرشن چندر کی بیاری۔	شامی
شیال	سانولا۔ کرشن چندر۔	شیال

شاہد	مہادیو - بھلا ہونا - تنگ - کٹھن - دور رس -	شاہد
شاہراہ	پناہ مانگنا -	شاہراہ
شاہ	مہادیو - بھلا ہونا - آلو لا - سیال - گیدڑ -	شاہ
شاہی	چاند -	شاہی
شاہی	پیش کا سخت -	شاہی
شاہی	تھکا ہوا - سست - ڈھیلہ آدمی -	شاہی
شاہی	جسم -	شاہی
شاہی	تخم - آگ - ماہ جیٹھ - جہ کا دن - دیو زادوں کا لڑو -	شاہی
شاہی	بہت خیال رکھنا - شاخ درختان -	شاہی
شاہی	ہما در شجاع - سورج - اندھا -	شاہی
شاہی	سامع - ٹھننے والا - ندی کا حقہ بچنے سوتا -	شاہی
شاہی	زیبا ایش - خوبصورتی -	شاہی
شاہی	باقی - سانپوں کا راجہ - تھوڑا -	شاہی
شاہی	مستحق - ہوشیاری -	شاہی
شاہی	دولت - جاہ و چشم خوبصورتی پچھمی پڑائی کا لفظ ہو -	شاہی
شاہی	بڑے ناموں کے مقابل آتے ہیں مثلاً شہری لنگائی وغیرہ -	شاہی
شاہی	شہاب قریب بد دعا -	شاہی
شاہی	شہن - پناہ -	شاہی
شاہی	شکشا - نصیحت -	شاہی
شاہی	شہرون کان - سستا -	شاہی
شاہی	شہسن - حکم -	شاہی
شاہی	شوچ - سوچنا - غم - جوکھ -	شاہی
شاہی	شہج - صفائی - پاکیزگی -	شاہی
شاہی	شہری بہت -	شاہی
شاہی	شہیل - ٹھنڈا -	شاہی

کےس،	نام راجہ جو متھرائین تھا۔ کرشن جی کا نامون۔	کےس
کھپاسیندھ،	مہربانیوں کے سمندر۔	کےس
کھنچبھاری،	کرشن چندر جی۔	کےس
کےول،	بھرت۔	کےول
کھپ،	چاہ۔ کنوان۔	کھپ
کھوپ،	غصہ۔	کھوپ
کھوہری،	نام عورت جو کنس راجہ کی لونڈی تھی۔	کھوہری
کھلی،	کھیل۔ تماشا۔	کھلی
کھمار،	لڑکا۔	کھمار
کھماری،	لڑکی۔	کھماری
کھپول،	گال۔ خراس۔	کھپول
کھپوکی،	چوٹی۔ انجھا۔	کھپوکی
کھچ،	پستان نوخیز۔	کھچ
کھوڑو،	کھوڑو۔ برس۔	کھوڑو
کھوڑو،	چنل خور۔ جوتی۔ کٹنا۔	کھوڑو
کھوڑو،	زعفران۔	کھوڑو
کھوڑو،	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کھوڑو
کھوڑو،	سبب۔	کھوڑو
کھوڑو،	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کھوڑو
کھوڑو،	وہ چل جو بھرمین لگتے ہیں مثلاً آلودگیٹان وغیرہ	کھوڑو
کھوڑو،	آزر و کھیف۔	کھوڑو
کھوڑو،	بال۔	کھوڑو
کھوڑو،	خراب۔	کھوڑو
کھوڑو،	ملاح۔	کھوڑو
کھوڑو،	چل۔	کھوڑو

کنہاڑی،	کرشن چندر۔	کنہاڑی
کنہیا،	"	کنہیا
کانہ،	"	کانہ
کولکانی،	ناندانی عزت۔ مرچاد۔	کولکان
کھپا،	مہربانی۔	کھپا
کھر،	ہاتھ۔	کھر
کھینجا،	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	کھینجا
کھہ،	خاک۔ دھول۔	کھہ
کیلاس،	نام بہار جہان مہادیو رہتے ہیں۔	کیلاس
کرمگانی،	نوشہ تقدیر۔	کرم گنت
کچن،	سونا۔	کچن
کھن، کھن،	دوختون کی گنتی جھاڑیاں جنکے نیچے جگہ ہوسنگ لگی	کھن۔ کھن
کپی،	بندر	کپ
کریار،	تاج۔	کریٹ
کھڈل،	کا۔ نمین پہننے کا زیور۔	کھڈل
کوکیل،	کو کلا۔	کوکلا
کرمہر،	خط تقدیر۔	کرم یکھ
کھڑ،	گلا۔ منہ زبانی۔	کھڑ
کھن،	خاند۔ ہت۔	کھن
کھن،	ہاتھ میں پہننے کا زیور۔	کھن
کھن،	گدڑی۔	کھن
کھن،	نام عورت۔	کھن
کھن،	کھنٹی دار کندھنی۔	کھن
کھن،	سونا۔ دھتورا۔	کھن
کھن،	میگھ چڑیا۔ سورج۔ ہوا تارے۔	کھن

کیشور،	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا -	نیشور
کیشوری،	عورت -	نیشوری
کچن،	کھل -	کچن
کچن،	کھنجن -	کچن
کامین،	عورت -	کامین
کدکن،	چھرت -	کدکن
کلیل،	خوشی - مگن -	کلیل
کارا،	سبب -	کارا
کوتیل،	حرا ب - ٹیلرھا -	کوتیل
کल्पवृक्ष،	درخت طوبی -	کلب برچہ
کال،	موت - وقت - سانب - سیاہ - ملک الموت -	کال
कदरस،	چھ طرح کے رس یعنی کڑوا - کھٹا - میٹھا - چتر -	کھٹ رس
कदराग،	کسیلا - کھارا -	کھٹ راگ
करुणा،	چھ راگ یعنی میگھ - بھرون - ملار - دیپک - شری - گشتی -	اکرم نان
कमलासिनि،	مہربانی -	اکملا سن
कदि،	کھل پر بیٹھنے والے -	کد
कवन्द،	کمر -	کوندہ
रवीर،	بغیر سر کا جسم جو اکثر زانی و غویں بہادروں کا کوندہ ہے	رکھور
कलकोकिल،	میدان کرتا ہے -	کل کوکل
कछार،	تلک - تشقہ - ٹیکا -	کچار
कलाधर،	آواز دلکش -	کلادھر
कनाकन،	دریا کی ترائی -	کاناکن
करार،	چاند -	کارار
	ریزے -	
	کنارا -	

کرک،	درد۔	کرک
کپول،	گال۔	کپول
کالیندی،	جمنائی۔	کالیندی
کاہر،	ٹوہوک۔	کاہر
کاکپس،	زلف۔	کاکپس
کامین،	عورت۔	کامین
کاملوچنی،	اس بھری آنکھ۔	کاملوچنی
کانی،	شہم۔	کانی
کامد،	کامنا دینے والا	کامد
کیشوک،	ڈھانٹے کا پھول	کیشوک
کوجر،	ہاتھی۔	کوجر
کورنگ،	ہرن۔	کورنگ
کھولے،	پھول کا زیرہ۔	کھولے
کھور،	کو کا بیل۔ پھول۔ چاندنی۔	کھور
کھل،	تیرھا۔	کھل
کھری،	کنا کنا۔	کھری
کھیلن،	عیب داری۔	کھیلن
کوبید،	کھیل کی جگہ۔	کوبید
کھلیکال،	نہایت۔ کٹی۔	کھلیکال
کھواری،	کھجک۔	کھواری
کھواری،	راہ قصور۔	کھواری
کھواری،	تلوار۔	کھواری
کھواری،	راجہ دسرتھ۔	کھواری
کھواری،	نام کتاب جس میں عورتوں نے صحبت کرنے کا حال ہے پھول	کھواری
کھواری،	تاشا۔ کھیل۔	کھواری
کھواری،		کھواری

کندر،	کندر	کندر
کندوک،	کیتھا۔ گیند۔ لہو۔	کندر
کندو،	سنگ۔ ناقوس جسکو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔	کندر
کندر،	خراب۔	کندر
کندر،	ایام مصیبت	کندر
کندر،	نام خاندان۔	کندر
کندر،	تحت۔	کندر
کندر،	سنہلی۔	کندر

(گم)

گوا۔	گوا۔	گوا
گواپال،	کرشن چندر۔	گواپال
گرام،	قصبہ گانوں میں۔	گرام
گورجن،	بڑے بڑے لوگ۔	گورجن
گواپی،	اہیرنی۔	گواپی
گواپ،	اہیر۔	گواپ
گواپینی،	اہیرنی	گواپینی
گوال،	اہیر	گوال
گوالنا،	پکوانا۔ زیور۔	گوالنا
گوالراج،	آیرادھ ہاتھی۔	گوالراج
گواہند،	کرشن چندر۔	گواہند
گواکولچندر،	چندر	گواکولچندر
گواکول،	جانا۔	گواکول
گواریدھ،	کرشن چندر۔	گواریدھ
گوار،	کھی۔	گوار
گوان،	عقل۔	گوان

پریہ، شکھ،	بدن گھونگھول	ل	ل
لکشمیا،	نام برادر را منچدر جی۔	لکشمی	لکشمی
لادیلی،	رادھا جی۔ پیاری۔	لاڈلی	لاڈلی
لومانا،	لہجانا۔ جی لکنا۔	لہجانا	لہجانا
لالینا،	نام عورت۔	لالینا	لالینا
لالکھ،	خوشامد کر کے نرمی کر کے۔	لالکھ	لالکھ
لارونا،	دیکھنا۔ بھجنا۔	لارونا	لارونا
لہوہی،	لاہجی۔ کنجوش۔	لہوہی	لہوہی
لگان،	اچھا وقت۔ اچھی ساعت۔	لگان	لگان
لکانا،	شہر کاے جانا۔	لکانا	لکانا
لوہن،	آنکھ۔	لوہن	لوہن
لکھا،	ایک قلعہ کا نام ہے جسکو لب سمندر جزیرہ سرندیپ میں ایک پہاڑ پر وہاں کے راجہ راون نے بنایا تھا اب اسکی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام بیشتر سنگدیپ تھا۔	لکھا	لکھا
لنکشا،	راجہ راون۔	لنکشا	لنکشا
لنکشا،	بدکار مرد۔	لنکشا	لنکشا
لنکشی،	دولت لیشن کی عورت۔	لنکشی	لنکشی
لنکشا،	لاکھ۔	لنکشا	لنکشا
لنکشا،	گاڑی کی راہ۔ پک ڈنڈی۔ مرچاد۔ بدنامی۔	لنکشا	لنکشا
لنکشا،	دنیا کی شہیم۔	لنکشا	لنکشا
لنکشا،	عورت۔	لنکشا	لنکشا
لنکشا،	بیل۔	لنکشا	لنکشا

لانا،	بیل بھیلیتی ہے۔	لانا
لاناٹ،	ماٹھا۔	لاناٹ
لاناٹ،	بیل۔	لاناٹ
لاناٹ،	عمو، عین۔	لاناٹ
لاناٹ،	شری کرشن جی۔	لال
لاناٹ،	دنیا کا پالنے والا۔	لوکپ
لاناٹ،		
لاناٹ،	مکھ۔	لاناٹ
لاناٹ،	موتی۔	لاناٹ
لاناٹ،	بانسری۔	لاناٹ
لاناٹ،	مٹھا جی۔	لاناٹ
لاناٹ،	پڑا راجہ۔ عمو یا رحمن لوگ۔	لاناٹ
لاناٹ،	وسط۔ پیچ۔	لاناٹ
لاناٹ،	ریکھ لوگ۔	لاناٹ
لاناٹ،	سب سے بڑا دیوتا۔ مہا دیو جی۔	لاناٹ
لاناٹ،	ہوا۔	لاناٹ
لاناٹ،	موس کے پردے کا تاج۔	لاناٹ
لاناٹ،	انگوٹھی۔	لاناٹ
لاناٹ،	لنگھو لٹا۔	لاناٹ
لاناٹ،	غور۔ گھنٹہ۔ اغماض کرنا۔	لاناٹ
لاناٹ،	کرشن چند۔	لاناٹ
لاناٹ،	کام دیو۔	لاناٹ
لاناٹ،	کام دیو۔	لاناٹ
لاناٹ،	پچھلی۔	لاناٹ
لاناٹ،	لاکھ۔	لاناٹ
لاناٹ،		

مہر گ چھال	پہر کی کھال۔	مہر گ چھال
مساں	مرکھٹ۔	مساں
مبھو بن	ستھرا۔	مبھو بن
مندر	مکان۔ خواہ وغیرہ۔	مندر
ماہ	ماتا۔ مادر۔ والدہ۔	ماہ
مڑدھانی	ملا کم بات۔ نرمی کے ساتھ۔	مڑدھانی
مہل گانا	خوشی کے گیت گانا۔	مہل گانا
مہم	میل۔	مہم
مہن موہن	کرشن چندر۔	مہن موہن
مہن موہنی	راوہا جی۔ خوبصورت۔ دلریا۔	مہن موہنی
مہن کا پنا	دلکی پنا۔ دلکین۔	مہن کا پنا
مہا کھن	بہت مشکل۔	مہا کھن
مہن	کرشن چندر۔	مہن
میت۔ میت	دوست۔	میت۔ میت
مہر پانی	مسکراہن کے ساتھ بات چیت نرم آواز۔ میٹھی بولی۔	مہر پانی
مہر چیت	غش بین ہو جانا۔	مہر چیت
مہر	راہ۔	مہر
مہن	پہر۔ موتی۔ سانپ کے سرکار تن۔	مہن
مہن	مین پھل۔ کام دیو۔ ڈوونا۔	مہن
مہن	جادو۔	مہن
مہن	نام ایک رکھ یعنی ولی کا ہے۔	مہن
مات۔ مات	والدہ۔ مادر۔	مات۔ مات
مہن	تھوڑا اچل۔ خراب۔ بخت۔ رنجیدہ۔	مہن
مہن	جس سے ڈو و دھ بھرا جاتا ہے۔	مہن
مہن	ملکہ۔ رانی۔	مہن

مہرگ	ہرن۔	مہرگ
مٹھ	جاہل۔ سورک۔	مٹھ
مکراکھن	پچھلی کے مانند۔	مکراکھن
مبھ	بادل۔ ابر۔	مبھ
ماری	راہ۔	ماری
مہی	دھرتی۔ زمین۔	مہی
مधुपुरी	متھراجی۔	مधुपुरी
मञ्जन	داتون کے ورد و صاف کرنے کی دوا لہنا۔	मञ्जन
मधुकर	بھونرا۔	मधुकर
मुदित	خوش۔	मुदित
मोहिलेना	اپنے بس میں کر لینا۔	मोहिलेना
मगन	خوش۔	मगन
मदिरा	شراب۔	मदिरा
मृगमैनी	جس عورت کی ہرن کی طرح بڑی بڑی آنکھیں ہوں۔	मृगमैनी
मुरारि	کرشن چند۔	मुरारि
मृगसेली	ہرن کی کھال مالا۔ جو اکثر قیرسند و مہ سب کے پتے ہیں۔	मृगसेली
मनभावन	کرشن چند۔	मनभावन
मदनगोपाल	کرشن چند۔	मदनगोपाल
मिथिल	نام ملک۔	मिथिल
महाउर	ایک قسم کا سرخ رنگ۔	महाउर
मनुष्य	آدمی۔	मनुष्य
मर्म	مطلب۔	मर्म
मंजधार	نیچ و صاف۔	मंजधार
मनोवचकाय	دل و جان سے۔	मनोवचकाय
मानसरोवर	ایک تالاب ہے۔	मानसरोवर

ماہا،	مجت	ایا
مہرا،	مہا دیو۔	میش
مہتا،	مجت۔	مشتا
مہا،	جگ۔	مگہ
مہال،	ہنس۔	مزال
مہنار،	مہا دیو۔	مہنار
مہنک،	چاند۔	سینک
مہنہ،	بھونرا۔	مہنہ
مہنہ،	بھونہ۔	مہنہ
مہنہ،	ضدل۔	مہنہ
مہنہ،	راہ	مہنہ
مہنہ،	چنبیلی۔	مہنہ
مہنہ،	خوبصورت چندر مکی۔	مہنہ
مہنہ،	بھونہ۔	مہنہ
مہنہ،	شہوت۔ کام دیو۔	مہنہ
مہنہ،	سورج کی کرنیں۔	مہنہ
مہنہ،	روشنائی۔	مہنہ
مہنہ،	شہاب۔ غروب۔	مہنہ
مہنہ،	شہد۔	مہنہ
مہنہ،	عارضہ۔ روگ۔	مہنہ
مہنہ،	ہرن کی کمال۔	مہنہ
مہنہ،	کستوری۔ نافہ۔	مہنہ
مہنہ،	شیر۔	مہنہ
مہنہ،	شیرین باتیں۔	مہنہ
مہنہ،	کستوری۔ نافہ۔	مہنہ
مہنہ،		مہنہ

مارتند	سورج۔	مارتند
ماؤ صُرج	بیٹھی۔	ماؤ صُرج
میلیا کر	نام پہاڑ۔	میلیا کر
مانک محل	موتی محل۔	مانک محل
ماگہین	غصہ کوہن۔	ماگہین
ماٹنگ	ہاتھی۔	ماٹنگ
مامی	سلام۔ پر نام۔	مامی
مالک	غصہ کر کے۔	مالک
میچ	موت۔ قضا۔	میچ
مکنا	موتی۔	مکنا
مکین	خوشی۔	مکین
مکین	کھولنا۔	مکین
مکود	خوشی۔	مکود
مندر	پہاڑ۔	مندر
مچل	خوبصورت۔	مچل
منج	خوبصورت۔	منج
ن		
نم	نمکار۔ سلام۔	نم
نمو	سچھیکا تا ہون۔ مودب سلام کرتا ہون۔	نمو
نمرد	نرمی۔ عاجزی۔	نمرد
نرہر	نرسنگہ اوتار۔	نرہر
نرندر	طبراجہ۔ شاہنشاہ۔	نرندر
نویڈھو	نئی دو وطن۔	نویڈھو
نوزنگ	کام دیو۔ نیارنگ۔	نوزنگ
نولا	نئی عورت۔ نئے جوہن	نولا

نم	خراب	لشٹ
ناہیکا	بڑے کان کی عورت۔ کٹنی عورت۔	بایکا
نابہری	نیمب کے پھل۔	نیہری
نارغنا	بے ہنر حسین کوئی ہنر نہو۔	نیرگن
نار	الک۔	نیاز
نہک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیاک
ناراد	نام لینے ایک بڑے ولی کا ہے۔	نادر
نارائن	نیلی لینے سیاہ چادوڑیاں۔	نیل امیر
نارسیہ	ایک اوتار کا نام ہے۔	نیر سینگھ
نار	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ جگہ۔	نیر
نار	آدمی۔	نیر
نارین	تھوڑی دیر تک۔	نیر
نار	آواز۔ گیت۔ راگ۔	نیر
نار	نزدیک۔ پاس۔	نیر
نار	جل۔ پانی۔	نیر
نار	بے شرم بے حیا۔	نیر
نار	مالک۔	نیر
نار	پانی۔ اورا۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	نیر
نار	چتر عورت۔	نیر
نار	نیا۔	نیر
نار	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہے۔	نیر
نار	راچھس۔ دیوا زاد۔ خبیث۔	نیر
نار	چشوداجی۔	نیر
نار	ہمیشہ۔	نیر
نار	لڑکا بچہ۔ ایک معززاہیر کا نام تھا۔	نیر
نار		نیر

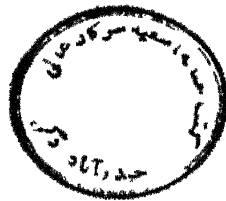
نہن،	آنکھ۔	نین
نہہ،	محبت۔	نیبہ
نیپٹ،	بہت۔ سراسر۔ نہایت۔	نیپٹ
نہت،	ناچنا۔	نہت
نیشتہ،	بیخوف۔ نڈر۔	نیشک
نیسی۔ نیسا،	رات۔	نیش
نیوہی،	بے محبت۔ کج خلق۔	نیوہی
نیکر،	بے مروت۔ سخت دل۔ بے شیل۔	نیکر
نیربی،	بے رحم۔	نیردنی
نارہ،	عورت۔	نارہ
نندکمار،	کرشن چندر۔	نندکمار
نہی،	رذیل۔	نہی
نندلال،	کرشن چندر۔	نندلال
نندنندن،	کرشن چندر۔	نندن
ننددولہ،	کرشن چندر۔	ننددولہ
نیرواہ،	گزیو۔ نہاہ۔	نیرواہ
نیشی،	یقین۔	نیشی
نرخشای،	سر سے ناخن تک۔	نرخشک
نندکیشور،	کرشن چندر۔	نندکیشور
نवलکیشور،	کرشن چندر۔	نولکیشور
نवलکیشوری،	راوہکاجی۔	نولکیشوری
نندگاؤن،	نام موضع جو برج میں ہے۔	نندگاؤن
نٹور،	نظر بند کر دینے والا۔ ٹوٹیا۔	نٹور
نیممل،	صاف۔	نیزمل
نہر،	میدکا۔	نہر

نیراریہ،	دیکھکر۔	نیرکاریہ
نہلین،	جوان۔	نہلین
نہم،	آسمان۔	نہم
نہرہ،	راہ۔	نہرہ
نہنیات،	مالکین۔ مینون۔	نہنیات
ناگ،	سانپ۔ پتا۔ ہاتھی خراب آدمی۔ بھید۔	ناگ
نہلی،	خوبصورت عورت۔	نہلی
نہی،	سمندر کیپہر کا ایک رتن۔ دولت۔	نہی
نہیکار،	بے ہنر۔ نرگن۔	نہیکار
نہیاد،	ملاح۔ کمار۔	نہیاد
نہیاد،	گرمی۔	نہیاد
نہنم،	سُورین چوڑ۔	نہنم
نہی،	قدم کا دخت۔	نہی
نہی،	کمر بند۔ ازار بند۔	نہی
نہن،	کبل۔	نہن
نہی،	سخت باتیں۔	نہی
نہن،	بھیا۔	نہن
نہنہرا،	گڑ۔ جو کہ ایک پرند کا نام ہے۔	نہنہرا
نہی،	ناٹ۔ نام راہ۔	نہی
نہنی،	پاروتی جی۔ ٹکی۔ سوٹھ۔ ہر۔	نہنی
نہنکار،	سلام۔ سر جھکانا۔	نہنکار
نہنک،	مٹانے والا۔	نہنک
نہن،	خوبصورت نیا حسین عورت۔	نہن
	و	
نہن،	کپڑا۔	نہن

وینچ	یاجی۔	وئے
ویشی	برکس۔	ویریت
ویشوا	بھروسا	ویشواس
ویدی	برہما۔ ندا۔	وید
وینودی	مکمل۔ نوشی۔	وینودی
وہت	مناسب۔	وہت
ویپر	برہمن۔	ویپر
وید	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	وید
ویدت	تلاہز	ویدت
ویدین	غیہ ملک۔	ویدین
ویک	جلد ہی۔	ویک
ویکنا	دیکھنا۔	ویکنا
ویوکی	بیجا۔	ویوکی
ویشال	پوڑا۔ خوبصورت۔ بے غم۔	ویشال
ویشل	اجلا۔ صاف۔	ویشل
ویشوت	راہ۔	ویشوت
ویشیکا	نام عورت۔	ویشیکا
ویشی	خوشامد۔	ویشی
ویش	زیر۔	ویش
ویشیک	نام ایک بڑے شہر کا ہے وکیل۔	ویشیک
ویشمان	بیٹھا۔ شو بھا دینا۔	ویشمان
ویش	بیٹھا۔	ویش
ویش	گزرنا۔	ویش
ویش	دن۔	ویش
ویش	مصیبت۔	ویش

بی۲۵۰	پٹیا - درخت -	وہ پ
بی۲۵۱	پرہیز -	وہ بیک
بی۲۵۲	جدائی -	وہ چھوہ
بی۲۵۳	ہست -	وہ پیل
بی۲۵۴	جنگل -	وہ پین
بی۲۵۵	فنا کرنا - ناش کرنا -	وہ تھنش
بی۲۵۶	گھلنا - پھوٹنا -	وہ کاش
بی۲۵۷	آسمان -	وہ یوم
بی۲۵۸	بیفادہ -	وہ تھیا
بی۲۵۹	برمہاجی -	وہ بچ
بی۲۶۰	دشمنی -	وہ رودھ
بی۲۶۱	تعریف -	وہ رد
بی۲۶۲	بیوہار -	وہ دھان
بی۲۶۳	جسنے دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	وہیت راگ
بی۲۶۴	دل -	ہیہ
بی۲۶۵	درد لگ -	ہیہوک
بی۲۶۶	زہر -	ہیہا دل
بی۲۶۷	بازار - راہ -	ہیہا
بی۲۶۸	گم ہو جانا -	ہیہانا
بی۲۶۹	چورالینا -	ہیہنا
بی۲۷۰	محبت - واسطہ -	ہیہیت
بی۲۷۱	محبت -	ہیت
بی۲۷۲	دوست -	ہیت کاری
بی۲۷۳	دل -	ہیہ دے
بی۲۷۴		

ہر،	مہادیو۔	بر
ہری،	بشن۔ کرشن چندر۔	آہر
ہری،	جل جاتا۔	ہوری
ہرنا،	راہ ٹکنا۔	سیرنا
جلسنا،	خوش ہونا۔	بستا
ہلدر،	یلدوچی۔	بلدھ
جلاسینی،	خوش کرنے والے۔	بلاسن
جلاس،	خوشی۔	ہو لاس
ہملا،	سوئے کی بل۔	ہیم کتا۔
ہیم،	پالا۔ جاڑا۔ تمام اُرت۔	ہیم



گلدستہ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

جسین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی منے دار عشق آمیز گانیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی
واشعار متفرق مستزاد خمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہوئی ٹھمری چو ماسا
بارہ ماسا دآد اور ادوہا بکیت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

حکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائنڈوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیکی دور
مدرسہ موضع بنا پور پر گئے بگر تھانہ لکھنوی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی
شکر پرشاد صاحب صبح بگرامی نے کوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نول شوگر لکھنؤ چھاپا

سال ۱۹۱۴ء

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و خلاق عالم ارحم الراحمین و نصرت سرور کائنات رحمتہ للعالمین کے یہ خاک کپاے جا بیان
 تنگ ناموس بنی نوع انسان سرگشتہ وادی ہجرتی من بلد کو سے ناوانی تبتلا سے رخ و من کفش بردا
 ارباب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر الدبابة خفیظ الله خان ابن محمد باز خان بقاہ شہ
 علی دین البنی و جملہ عن ذنبہ الخفی و الجلی ایسے شوقین دوستوں اور احباب زمین مزاجین
 کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصبہ ساندھی ضلع ہر دوتی محلہ
 اونچا ٹیلہ لب دریاے گرہ کا ہی اور اب مقتضائے آب و داد انکم پانچ سہ ۱۸۶۶ء سے بعدہ فسر
 مدرسہ دارالسرور مشہور نزدیک دور درستہ موضع بنا پور رگنہ بانگر تھانہ بگھولی اسٹیشن ضلع
 ہر دوتی ملک اودھ میں مامور ہی ایام طالب علی سے شعر و شاعری کا شوق کئے سننے کا کمال
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر لب ارق معانی سطر شوارق فیض سانی منبع محبت و وداد سرخسہ پودت
 و اتحادی شکر سپشا صاحب صبح بگرامی شاگرد رشید حضرت قدر ادام اللہ افصنام سے کہ تقریباً
 پانچ چھ مہینے سے بعدہ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ نکی بے شاہرہ عیسویہ پور
 ماہواری ساندھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا اور پھر

کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدر دانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تھا۔ لے شانہ اُن کو اپنے فضل و کرم سے یونہی دیا اور جات عالیہ پر ترقی بخشا رہے۔ غرض کہ میرے شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و نوارات چوگنا ہوتا گیا مہیوں کھیات و دیوان جمع کیے بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشار بھی جس میں کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید و شعائر متفرق روایت دار دیوانہاں سے شعرا و متقدمین و ملاحین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شاہی تالیف کر کے مطبع نقشبندی لکھنؤ صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے کیت ستویا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راک۔ اور بہت سی احباب پسند باتیں اُس میں مندرج کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو۔ جن صاحبوں کو اُس کے ملاحظہ کا شوق ہو مالک مطبع او وہ اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کر لیں یا میلون میں کتب فروشنوں کے پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امید دار ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھا کر مہربان سنگرہ صاحب نمبر دار بنا پور کہ بڑے صاحب شعور اور قدردان ہیں اُن کے مکان پر میں اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگرہ و دووان سنگرہ و گجراج سنگرہ و ترنجن سنگرہ وغیرہم کہ اب ہر ایک بقدر ضرورت اُردو و ناگری حساب پائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں باہم بیٹھے ہوئے اسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و عنایت ٹھا کر نہایت سنگرہ برادر خرد مہربان سنگرہ نمبر دار مدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک اُردو مجموعہ اشعار جس میں کہ نہایت عمدہ عمدہ خاص کر گانے والی عوام پسند اُردو فارسی غزلیں ہیں تالیف کر کے طبع کرائیے تو خوب ہوا اور اسی طرح ایک ہمارے ہموطن اور ہم کلاسیک شفیق رام نراین زربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرض کہ خدا سے صلہ شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلچاہہ نکل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں کیونکہ علاوہ غزلیات کے اس میں زبان ہندی کی بھی مزے اور عشق آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جس کی کیفیت فرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بہرہ بھیجا ہوا ہلال سنگھ و دوسرے طلباء دفعہ سوم مدرسہ ذہین نے اس کو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اس کا نام گلدستہ حقیقاۃ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسند رکھا ہے اس میں دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلیں شہر متفرق اردو و فارسی سستراؤ و محسن۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہیں

اور حصہ دوم میں دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں بھجن۔ ہولی۔ ٹھری۔ چوہا سا۔ بارہ ماسہ۔ وادرا دوہا۔ سورٹھا۔ کبت سویا۔ خط منظوم زبان بھاشا بنا م مشوقہ وغیرہ ہیں

مجموعے تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا جس میں کوئی بات کسی قسم کی فرو گذاشت نہیں کی گئی ہو اور خامکروہ وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہے اور وہ تو بات ہی اور ہے کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اس کو ملاحظہ کریں گے تو ان کو کیونکر کوئی بات اس میں پسند نہ آئے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اس قدر لیاقت ہی ہے مگر اوروں کی عیب بینی و کلمہ چینی سے لوگوں کی نظروں میں بڑھم خود میان ٹھوبنے بیٹھے ہیں۔ اگر محنت و کوشش کر کے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چینوں کے باعث دل اور بھی زیادہ پژمردہ ہو جاتا ہے۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہیں حالانکہ کوئی بات صحیح کیونکہ نہ وہ اس کو عیب ہی بتلاتے ہیں طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ آئے وہ اپنے دل کی ہی میں رکھیں میرے سامنے

کہ کر جوابات معقول نہ سنیں ناسعول نہ بنیں مین اچھا یا بُرا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو معذور نہیں۔

سرف ان صاحبوں کی شان مین یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہو جنکے وجود مرکب مین بھڑے آتش حسد زیادہ ہو اور بجز عیب کے کسی کی ذات مین وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

۱۰. نحو: بالمدن یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کہیے مگر حاسدانہ کہنا اور ہر دوستانہ نصیحت دوسری بات ہے ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ انسان بجا پر اکس مین ہو۔ خاص کر مجھ ایسا بچہ ان فروع بمقدار ہر ایک کا کنفش بردار کہ نین تیر کسی مین نہیں ہو ایک بے حقیقت آدمی جو اور ویسی ہی انکی تالیف ہے۔

اخلاق کو کام فرمائیے دوستانہ عیب پوشی کا اُمیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں یہ کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ الا انسان مرکب مین الخطاء والنسیان۔ پھر مین کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہو کہ اُس کا عیب اس طرح سے اُس پر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں سن سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ حسب تک دس آدمیوں کے رو برو اُس کی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور علمیت ہی نہ چکے یہ نہیں جانتے کہ ہمتو اور وں کا عیب بتا کر خود ہوشیار کیا بنتے ہیں بلکہ صاحبان عقل و فراست کے رو برو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے سائرفیکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہیں۔

اے میرے کرم فرماؤ دستو میرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھ کو جاکر اعتراضات سے معذور رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل مین جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق انکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبْلِ الرَّحْمٰنِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
وَتَحْتَ خِطِّ خَفِیظَ اللّٰہِ خان مدرس مدرسہ دارالہدٰی موضع بنالو پورہ باگڑ ضلع ہر وہی ملک و وطن ہر قوم و ملت و ملت



آرڈو غزلین۔ اشعار متفرق آرڈو۔ فارسی غزلین۔ اشعار متفرق فارسی۔ مستزاد آرڈو و مختصر شمس
رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز سندرچ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آرڈو غزلین

غزل

گلگونہ جس کا ہم مرغ قال چیل کا
کس وجہ سے نہ مورہون ہر چیل کا
حامی غزیرے ہی فزون تر ذلیل کا
تخم شر سے جیسے گلستان خیل کا
کم ناپیشتری ہو ستار خیل کا

حسن سخن ہو وصف جال اس جیل کا
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف
ہفت آسمان ہیں تجھ سے صاف نیاہ خاک
جنت او گائے نارس تیری بہار فضل
ہر وہ ہزار عالم قدرت کا تاجدار

محرم طبع سے کیون نہ شہید می ہو بے نیاز

تکیمہ بر اس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۲

سردیوان لکھا ہر مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہر جہان میں نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روزوں اس لوح زبرجدا
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر سیم احمد کا
کھلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا
نناؤں سنلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا
میسر ہو طواف اس کا شجکوتیرے مرقد کا
کبھی گرد و ریٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا
کسی صحرائیں داسکے طعمہ ہون میں ام اور دود کا
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح متعبد کا

رقم پیدا کیا کیا طرہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشی آمد کا
وستان ازل میں وہ معلم عقل گل کا تھا
گذر وحدت سے کثرت میں نہوتا ذات مطلق کو
بہینگے جس گھڑی عشرت کے سامان ہر جنبتین
ہوا تھ سا نہ ہو سکتا ہو میرا جیسی ایساں
ہوئی ہر بہت عالی مری معراج کی طالب
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر بلوں آنکھیں
مدینہ کی زمین کے گرنے لائق ہو مرالا شا
تمنا ہر درختوں پر ترے روضہ کے جانیٹھے

خدا منہ چوم لیتا ہر شہیدی کس محبت سے
دبان پر سیری جس م نام آتا ہر محبت کا

غزل ۳

کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدا یا تنہا
یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تنہا
مجھے وحشت نے وہاں راتوں بھلایا تنہا
حسب خواہش وہ مرے پاس کہلایا تنہا
ترے ہجران میں بھی آسنے مجھے پایا تنہا

بچ و غم میں نے اٹھایا سو اٹھایا تنہا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں بچ و
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم
وصل کی رات بھی کجخت جیا ساتھ رہی
درگزر غم نہ کرے دشمن جان میرا تنہا

مگر کو گور آپ کو مردہ میں شہید رہی ابھرا

یار بن نخت سے بس رات سلا یا تنہا

غزل ۳

تصور عاشق بیتاب نے دل میں یہاں باندھا
لب پہ کس نے اسے رشک پری ایسا سامان باندھا
ہا کے پر چلین گراستخوان پر میرے آئیے مٹھے
جدا اک فصر ہر ہم غم کشوں کے عیش کرنے کا
ابھی میں خون کر ڈھکا اپنا در نہ چچ بتا مجھ کو
گیا بن نیچہ جس طرح رشک نیچہ مر جان

لقاب اس شکر میں نے اپنے چہرے پر ہاں باندھا
اکرتے دو ترانے گائے اور آب روان باندھا
وہ مجنون تھا کہ سیر طارون نے آشیان باندھا
فلک نے جس کے آگے لاجوردی سائبان باندھا
تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان باندھا
ترے زخمی کا جسم اسے رحم خچر کا باندھا

شہید کی کثر عصیان سے مجھ کو خون آنا ہے
سفر ہر دور کا اور دوش پر پا کر گران باندھا

غزل ۴

جان اب تجھ سے ہی کیا بھید چھپا ناول کا
نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چلبستہ نئی پیار
لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کہیں لہا ہر سراغ
ہاے رے اگلے ستر گار کا سن سن کے گلہ

آپ سے مجھ کو مبارک ہو لگانا دل کا
کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا
اُن کی ٹٹھی میں ہواں روزوں ٹھکانا دل کا
اُن کا بھر نادام سرد اور ڈھکانا دل کا

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہید کی اکھاہ
کاش چندے اُسے بھانے جو ستا ناول کا

غزل ۵

ترے پر سے جھڑنے لگے شر و مزہ تو پیل بالیں
انہیں گو کہ بارہواں سال ہو وے مجھ سے یہ ہی مثال ہو
نہ جلی کسی کی فسوں گری کہ وہ لبت سانپ جی بگڑی

چلبکا قفس چلبکا قفس چلبکا قفس چلبکا قفس
ابھی تو ترس لہی تو ترس لہی تو ترس لہی تو ترس لہی
گئی بھکڑاؤں گئی بھکڑاؤں گئی بھکڑاؤں گئی بھکڑاؤں

ترے مگرے کا ہون بریدہ سرست جنگجو مگرے پر مراول بزمگ خدا ہر خون ترے پاؤں تکمیل کا جھگے دیکھا جب سے کہ اوپری بخدا کسی کے نظارہ کی کوئی کاروان جو نکلیا سے بخد قیس یہ بول اٹھا	نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہیں دترس نہیں دترس نہیں دترس نہیں دترس نہیں نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس
--	--

دہین جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین دہین جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین	دہین جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین دہین جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین
--	--

غزل ۷

غضب ہے جس سے کافر یہ اپنا دم نکلتا ہے نہ رکھ آنکھوں پر میری آستین لطف ای ہوم دکھا کر اپنی آرائش پری جھگو نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس سے مین دل کا راز کتا ہوں بنا دیتا ہے کو چہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا	نیا تا بوت اسکے کو یہ سے ہر دم نکلتا ہے کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل غم نکلتا ہے کسی کے سادہ پن میں ابھی عالم نکلتا ہے نخل ہوتا ہوں کیا کیا جب تراغم نکلتا ہے کھنجا جب جنتری میں تار کا سب خم نکلتا ہے
--	--

شہید می سے نہیں فتن ہیں ہم اتنے تو فتن ہیں کہ کوئی راقون کو کر تا ہوا ماتم نکلتا ہے	شہید می سے نہیں فتن ہیں ہم اتنے تو فتن ہیں کہ کوئی راقون کو کر تا ہوا ماتم نکلتا ہے
--	--

غزل ۸

مشام میں میں رشک گل کی ہنوز بوجھ نہیں گئی ہے یہ عشق سرسہ کا نسی کا نہ شوق غمزیکانہ نسی کا بالا کو اس کی غمزمین ہے کہ عشق اور عاشقی ہے کیا شے ضیائے سبکی جہاں چور و دشمن وہ شمع نہاں ہے زیر و بن	ایکھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہیں گئی ہے گمان ہو گر تم کو آری کا سو وورد بھی نہیں گئی ہے ہنوز کانوں میں اس پری کے گیتوں کو بھی نہیں گئی ہے حریم عزت کے تاب و زلال تو بھی نہیں گئی ہے
--	--

شہید می اتنی گمان پرستی نشے میں سب بھول بیٹھے تھی ہوئی ہے جس مے سے تم کوستی وہ ناگلو بھی نہیں گئی ہے	شہید می اتنی گمان پرستی نشے میں سب بھول بیٹھے تھی ہوئی ہے جس مے سے تم کوستی وہ ناگلو بھی نہیں گئی ہے
---	---

غزل-۹

کسی نے اُس کو سمجھایا تو ہوتا
مزدہ رکھتا ہر جسم غمِ عشق
یہ عقل آہ ہوتا بیدہی کا ش
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر
کیا کس جہم پر تو نے مجھے قتل
کوئی یا نہ کہ اُسے لایا تو ہوتا
کبھی ایو بوالسوس کیا تو ہوتا
نہ ہوتا گو شرمسایا تو ہوتا
وہاں تک محب کو پہنچایا تو ہوتا
ذرا تو دل میں شرمایا تو ہوتا

دل اُس کی زلفت میں اُلجھا ہو کب سے
خُطِ سُرکِ روزِ سنبھلایا تو ہوتا

غزل-۱۰

دل کا کچھ کام نہ سمجھ سے بت پر فن نکلا
جب کو آیا کہ مرادِ مہرِ پر فن نکلا
نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہرِ مہر
و دوست جانا تھا مجھے جان کا دشمن نکلا
نکلا ارمان و لیکن پس مروں نکلا
تلِ عارض سے نہ ہر گز بھی روغن نکلا

خونِ عاشق کا ہر گلو نہ ترے حاضر
قتل ہونے سے پہلے ترا جو بن نکلا

غزل-۱۱

کون کیا رنگ اُس گل کا ابا ابا ابا ابا
نمک چھڑکے ہو وہ کس کس مزے سے دکنِ خوشنور
خدا جانے حلاوت کیا تھی آبِ تیغِ قاتلِ مین
مری صورت پرستی حق پرستی ہو کون مین کیا
ہوا رنگین چین سارا ابا ابا ابا ابا
مزے لیتا ہوں مین کیا کیا ابا ابا ابا ابا
لبِ ہر جسم ہی گویا ابا ابا ابا ابا
کہ اس صورت مین کی کیا ابا ابا ابا ابا

خُطِ عالم کون مین کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہو آئینا ہوا دریا ابا ابا ابا ابا

تلِ عارض کے

غزل ۱۲

کے ہر سیر گلشن میں دل اور غنچہ دہن کس کا
میری ہفت سے ہمسرہ ہو سکے دیوانہ پری کس کا
مسافر خانہ دنیا میں جو آیا ہوا رات ہی
میرے تو غرق جو خون شفق میں دیکھ غلبت سے

ترے فرقت کے مارے کو ریش کی چوٹی کس کا
بزرگ گل ہر سینہ چاک شل پیو میں کس کا
یہ منزل آمد و شر کی ہو اس میں ہو وطن کس کا
لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کس کا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گمراہ تھے
جہان چٹیل ہو میدان اور سراسر ایک خارستان
جہان پھرتے بگولے ہیں اڑاتے خاک سحر میں
جہان ہیں سنگ ریت سے تھے بیان یا تو بچتے تو دے
جہان مفلک اب جنگل ہو اور ہو شہر خاموشان

شمال اسب میں جہان رہتے کبھی بے شریان تھے
کبھی یان قصر دیوان تھے چمن تھے اور شریان تھے
کبھی اڑتی تھی دولت رقص کرتے سیمریان تھے
جہان کنگر ٹپے ہیں اب بھی رستے گمراہ تھے
کبھی کیا کیا تھے نہنگانے یہاں اور شور و سران تھے

مفسر احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو
کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتریان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغ طعنے سے قتل کر تو سوچا کیسا ہو
ہماری زندگی اور مرگ وصل اور ہجر ہو تیرا
نہک جب تک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے

بھگواناز سے تیری زیادہ تو نہا کیسا ہو
نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں قضا کیسا ہو
کہ لذت عشق میں کیا ہو محبت کا مزہ کیسا ہو

فری انگھون سے جاری آنسوؤں کا گرج دریا ہو
بتا دے صاف مجھ کو انہی طعنے سے یہاں کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعد مردن بھی رہا میں تیغ قاتل کا
بنایا کرتے ہیں ناوک نکلن تو وہ مری گل کا

نظر سے میری گریہ اُن کی جو کینیں نکلتیں نکل جائیں تڑپ کر مچھلیاں دستِ خنائی کی فقیر ہیں بھی ہاں دل آسمان پر ہو داغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اوُن روغن آنکھ کے تل کا لو بھر جبے اوقا تل اگر چھو بیسم بسمل کا گدا لی میں کروں لیکھ کے کا سہ ماہ کامل کا
---	---

فقیر ہیں وزیر آب آکے پر یان پانوں ٹپتی ہیں
نقشیں بویا اپنے لیے ہی نقشیں عامل کا

غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی جو تمہیں منے میں ہو مشاق ہم روئے یکاں میں بچھا کر دام گیسوئے پہ وہ صیاد یوں بولا صریحی تھوہ بھرتی ہو میں مسکراتا ہی	بکھے تو ادب کا فرق نظر سانا آتا ہے تھیں کبلی کرانا ہم کو نہ بوسا آتا ہے یہ بچھاؤ وہ جس میں مرغ دل بے دانا آتا ہے ہمارا یا جس دم جانبِ بیعت آتا ہے
--	--

قسم کی جگہ اس کا فریب کیش کو اسے زند
خطا ہونا بگڑنا مارنا دمکنا آتا ہے

غزل ۱۷

مجھی کو چو یان جلوہ فرما نہ دیکھا مرا غمخیز دل ہو وہ دل گرفتہ نیکانہ ہو تو آہ بیگانگی میں اویٹ مصیبت ملاست بلائیں حجابِ رخ یار تھے آپ ہی ہم	برا بر ہی دنیسا کو دیکھا نہ دیکھا کہ جس کو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا کلی آنکھ جب کوئی پروا نہ دیکھا
---	---

شب در و زانے و روز در پے ہوں اُن کے
کسی نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

غزل ۱۸

خوشاودہ دل کہ ہو حسین و لمین آرزو تیری یقین ہے اکیلی جان آ کے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیو میرے دوست سے شب فراق میں اسے روز و سل تا دم صبح جو ابرگر یہ کنان ہے تو برق خندہ زنان شب فراق میں اکدم نہیں قرار آتا	خوشاودہ ماغ جسے تازہ رکھے بو تیری سناہی جاہی قریب رگ گلو تیری کل چلی ہے بہت پیرہن سے بو تیری چراغ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری کسی میں خوہی بھاری کسی میں خو تیری خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری
---	--

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہے سیف زبان
رہی ہے سرکہ میں آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

سر مرا کاٹ کے پچھتا سنے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہے آپ کہتے ہیں کہ جاتا ہوں تھام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کیسے یاران عدم کیا گزری مردم چشم سے گرائے حجاب	جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائیے گا ادھر اے دست جنون آئیے گا پرا کیسے بھی تو کب سرائیے گا ابھی پسو سے نہ اٹھ جائیے گا کچھ لب گوشت نہ چسائیے گا آکھ کے پردے میں چھپائیے گا
--	---

ہم بھی آنکھیں کے مسجد میں وزیر
خشت حسن لیکے جو بنوائے گا

غزل ۲۰

مدت سے ہر دل طالب دیدار کسی کا بیتاب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ سیما	گو کھلائے خدا چاند سا رخسار کسی کا یارب نہ شبدا یار سے ہو یا ر کسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیار کسی کا
---	--

پھر جوشِ مینِ غم کی طرح سے دلِ مدہوش تینچِ نگہِ ناز نہ کیچک کر دمِ دم	دیوانہ ہون مین عاشق سرشار کسی کا عاشق ہون نہیں ہون مین گنگا کسی کا
--	---

کیون قسم کے مانند ہنسر دل ہو جلاتے
دیکھ آئے ہو کیا چہرہ گنگا کسی کا

غزل ۲۱

تیرے عشق میں ادبِ ماہِ نقاش مجھے کچھ بھی خیالِ خدا نہ رہا
مرے حق میں تو جب سے کہ دیر ہو کوئی اور مقامِ دعا نہ رہا
تری فصلِ ہر آنکھوں میں آٹھن پہ تر اُخس و ہال ہی پیش نظر
مین جہل کی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا
مرے دلِ تیرے وہ لوزِ نہیں دلِ غمت کو میلِ سرور نہیں
غمِ بھر سے جان پہ آن پئی کرو تلفت کہ وقتِ جفا نہ رہا
نہ خیالِ وجہ نہ فکرِ دم نہ لالِ خطاب نہ بچ و ستم
نہ پری سے عرض ہی نہ جو رکا غم مرے دل میں کچھ اُسکے سوا نہ رہا
مجھے یا رہنے جیب سے غریب کیا مرے دل کو لیا منہم عشقِ دیا
کیا ایک نگاہِ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو بھلا نہ رہا

غزل ۲۲

کسی نے رازِ حقی کو نہیں ہر آپ سے کھولا وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن وہی قطرہ وہی دریا وہی قلم وہی کوزہ وہی بیخِ از ستانہ وہی ہشیا ر دیوانہ	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا وہی ہو طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلہ وہی ہر باد اور آتش وہی پانی وہی آٹھلا احد ہو اور وہی احمد وہی ہے مرضی ہولا
--	--

وہی جز ہو وہی گل ہو وہی خورشید اور ذرہ

سمجھ میں رکھ ہی خاموش بن نادان اور بھولا

غزل ۲۳

کہان سے ہم کہان پکڑے ہوئے یگانہ آئے
دوب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے
تسلیم خم ہی جو مزاج یا رین آئے
قیامت ہو کہ دو آنسو چشم یا رین آئے
ہیان مجمع سنایاں بھی تلاش یا رین آئے
ہیں بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے

عدم سے جانب ہستی تلاش یا رین آئے
یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یا رین آئے
اگر بخشے نہیں رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
مری تربت پسب روئے نہ رویا پردہ سنگین دل
نہ پوچھو اہل عشرہم سے دیوانوں کی میتابی
عدم کے جانے والو نرم جانان تک جو ہو پوچھو تم

قیامت ہو اگر بل ابرو خمدار میں آئے

نہ مانگو بسہ اسٹوٹس بگاڑے منہ وہ بیٹھے ہیں

غزل ۲۴

جیسی اب ہر تری محض کبھی ایسی تو نہ تھی
بیقراری نہ تھی ای دل کبھی ایسی تو نہ تھی
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی
تاب تجھ میں مہ کا ل کبھی ایسی تو نہ تھی

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو
عکس رخسار نے کس کے ہوئے تجھے چمکا یا

کیا سبب تو جو بگڑتا ہے ظفر سے ہر بار
خوتری حور شامل کبھی ایسی تو نہ تھی چہ

غزل ۲۵

زخم کی صورت ہی خون آنکھوں سے جاری اندرون
دم بھر اے بھرتی ہو با دھبہ مری اندرون
کیا ہی صورت ہو گئی ہو پیاری پیاری اندرون
شکل پہچانی نہیں جاتی مہر ہی اندرون

عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری ان دنوں
باغ میں جاتی ہو اس گل کی سواری اندرون
بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہر دم
عشق کے آزار نے لاغر کیا ہو اس قدر

کیا تیری تلوار پر ہر آبداری اندرون	قتل کرتا ہر عرق اکودہ ابرو جس خلق کو
ٹھنڈی سانسین بہتے ہو ہر دم امانت کیلئے	جان جاتی ہے کو کس پر تمھاری اندرون
غزل ۲۶	
میان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہے بجائے روح غالب میں تری الفت سلائی ہے دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کی سلائی ہے ہمارے عشق میں بس نے بڑی آفت ٹھہرائی ہے	سنا ہوا آن کو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہے ارے او بیو فاجب سے طبیعت تجھ پر آئی ہے لو بہتا ہے آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں سرمرد جو آتے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشنے
کیا گو رہِ غریبان پر وہ جس دم غم غم	جان میں فل ہوا آٹھو تھماست سر پہ آئی تیر
غزل ۲۷	
تنگے جزا نے لگی ہم کو جدائی آپ کی دیکھئے دکھ جا بیگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی	باغِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گھلا کا ٹون مجھے خنجرِ عنایت کیجئے آپ کی جانے بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رہتا ہوں مجھے ہر دم خیال
جان دید و یا پس دیوار سر پہ لگی	اُس کے کوٹھے تک نہو و سگی رسائی آپ کی
غزل ۲۸	
کاش جیسے کی عوض موت ہی آئی ہوتی تو نہوتا تو صنم کب یہ حسدائی ہوتی کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی	مجھ کو وقت کی اسیری سے رہائی ہوتی گر نہو شمع تو معدوم ہیں پر دانے بھی غیر سے کرتے ہو ابرو کے اٹھائے ہر دم

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کیسا	لطفت تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی
دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ	سروشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی
غزل ۲۹	
میں اپنا چاک گریبان سیاسیانیا مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا جو مال و زر تھا مرے پاس دیکھا تمکو نہیں جان میں کم ہن حسین شیریں لب	قرب مرگ ہوں دو دن جیاجیانیا سلاج عشق طیبو کیا کیا نکلیا اب ایک پہلو میں دل چڑ دیا دیا تھائے ہونٹھوں کا بوسہ لیا لیا نکلیا
سوائے محنت جگر اور کیا غذا ہے نیا	لو کا گھونٹ ہی کس پر پیاسیانیا
غزل ۳۰	
نکلنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کوئے قاتل سے ترے کوچے میں اسے قاتل نہ آتا میں نہ آتا میں نہوں عاشق تو معشوقوں کو پوچھے کون ڈیلین ہٹا دو آن کو بالین سے نہیں تو زخوف کھائیگے اگلی دیکھیے کس دن وہ سو دین آکے ہسپتال	ترپنے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ غزل سے ولیکن کیا کروں مجبور ہوں بیتابی دل سے جہان میں قدر گیل کی ہو فقط عشق عناد دل سے سنا سحر دم نکلتا ہی بہت عاشق کا شکل سے رہا کوئی ہیں باتیں رات کو دود و پردل سے
تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہے ضعف اس نعمت	کہان کروٹ بدلتا سانس بھی لیتا ہوں مشکل سے
غزل ۳۱	
خفا ہو کہیں مرے پوست لقا سنو تو سی	ابھی کرو نہ مجھے متغیر ناز سے گل سے
ہوئی ہر مجھ سے بھلا کیا خطا سنو تو سی	اگرچہ ہوں میں ہمہ تن فدا سنو تو سی

ہمیشہ کرتے ہو جو رستم نے ایجاد بٹھانا غیر دن کو پاس اور مجھے رہنا دور ٹھکرے دو گھڑی ایسی جان جان خدا کیلئے	یکس سے لکھا ہر ناز، ادا سنو تو سی میں ہر شیوہ مرد و من سنو تو سی تمہارے عجب بہ بین جو کچھ ہوا سنو تو سی
--	---

نخاؤ دشت جنون کو ہنس کر کہا مانو
تھیں سے کتا ہوں شفق ذرا سنو تو سی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہر گلستان میں جا کے ہر گل کو دیکھا نہوگا کوئی مجھسا محو قصور نہیں ہر سوا تیرے کچھ مطلب چمن میں جو دیکھا تو چرچا ہر تیرا نہو وصل تو رات دن ہر برابر	نظر جس طرت کیجئے تو ہی تو ہے نہ تیری سی رنگت نہ تیری ہی پو ہے جسے دیکھتا ہوں بھٹتا ہوں تو ہے تمنا تری ہی تری آرزو ہے لب برگ گل پر تری گفتگو ہے سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے
---	--

نہیں چاک دامن کوئی مجھ سا گویا
نہ نجیب کی خواہش نہ منکر رغبہ

غزل ۳۳

ری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ چھایا تری بانگی ادا پہ قند ہوں میں تری شرم و جیا پہ لایا مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہیں تیرا صدا کی خبر نہ تھی ترشی سکاں آنکھوں میں بس ہی نہ ہوا رہی نہ ہوں ہی	جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اسے ایک پل میں دکھایا یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا جس است برکلم جو سنا نہ سنا وہ سنا دیا وہ جو نقش خواب و خیال تھا مرے دل سے تو نہ لایا
--	--

تو ہی تو ہی میری نگاہ میں تو ہی مر میں تو ہی ماہ میں
یہ اثر ہی تیری نگاہ میں جو غریزہ کر کے بچھا دیا

غزل ۳۴

بکھین ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی
خطا تو لکھا کرو مسہرنا بان کبھی کبھی
کچھ سوچ سکر یہ کہنے لگے بان کبھی کبھی
ہندو بنا کبھی تو سلمان کبھی کبھی

آیا کروادھر بھی مری جان کبھی کبھی *
آنے سے پان کے آپ کو انکار ہے اگر
پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی
ہر وہ پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں

فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہیں قرار
پوچھا کرو تو حال پریشانی کبھی کبھی

غزل ۳۵

اے صنم پر ترے ملنے کی مجھے آس نہیں
پاس سے پر کسی حالت میں مجھے پاس نہیں
مختب کیا ہی خدا کا بھی ہیں پاس نہیں
ما جسر ایہ بھی کم از قصہ قرطاس نہیں

کبھی لچائے خدا اس سے مجھے پاس نہیں
آس کہتے ہیں جسے آس نہیں پاس نہیں
بارہا بیٹھ کے کعبہ میں بہائی ہر شہراب
خطا وہ لکھا ہی مجھے لکھے نہیں دیتے رقیب

قابلِ قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت
دور رہ ان سے ولا جن کو ترا پاس نہیں

غزل ۳۶

ایک شہر جانے جو تھر من تو تھر جل جانے
کیا عجب ہی جو مرے جسم سے پھول جانے
شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جانے
کیا تعجب ہی جو یہ چرخ شکر جل جانے

آتشِ عشق وہ ہر جس میں سمندر جل جانے
تن بدن چھونک دیا ہر تپِ قرقت نے مرا
دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو دے آفتاب
آم کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں صنم

ہی وہ پر کالہ آتشِ قد موزون تیرا
دیکھئے آس سے جو تشبیہ صنوبر جل جانے

غزل ۳۷

چشم جہان اور ہی چشم غزلان اور ہی
گر کتان ناس نے پٹھے اس سے جگر ہو چاک چاک
سیرقتل مست سمجھ گلگشت اسے نازک مزاج
ایک یوسف دان گرا تھا یان گرے دلتا خلق
برق اس پر ہستی ہی روتا ہی اس پرک جہان
خاک جنت میں لگے گا بعد مردن دل مرا
اس میں ہی دلغ فراق ای صبح اس میں آفتاب
دل سے ہی کاوش لے تے تلونج ہے ہو خلش
جانور اس پر ہی عاشق اسپہ عاشق آدمی
ہوتے ہیں خون اس کے دیکھے سے تو اسکی ضرب سے
گرچہ دونوں خاک پر غلطان ہیں لیکن فرق ہی
ناحرا شیدہ ہی وہ اور یہ ہی ساتپنے میں ٹھہلا
باعث ایمان ہی وہ غارت گرایان ہی یہ

وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی
ماہ تابان اور ہی رخسار جہان اور ہی
باغستان اور ہی گنج شہیدان اور ہی
چاہ کنعان اور ہی چادر زرخندان اور ہی
ابر باران اور ہی چشم گریان اور ہی
ناز فلان اور ہی انداز انسان اور ہی
یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی
خار و شرکان اور ہی خاڑیہ سلان اور ہی
سر وستان اور ہی سر و خلمان اور ہی
چشم جہان اور ہی شمشیر حریان اور ہی
سبلستان اور ہی زلف پریشان اور ہی
شاخ مرجان اور ہی وسیع حسینان اور ہی
تلم قرآن اور ہی رخسار جہان اور ہی

فرق ہی شاہ و گدا میں قول شاعر ہی
شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہی

غزل ۳۸

دور سے آئے تھے ساقی سن کے بچانے کو ہم
کیون نہیں لیتا ہساری تو خبر اسے بے خبر
ہم کو بھینسا تھا قفس میں کیا گلہ صیا د سے
طاق ابرو میں صنم کے کیا حسدائی رہ گئی

بس ترستے ہی چلے افسوس پمانے کو ہم
کیا ترے عاشق ہوئے تھے دروغم کمانے کو ہم
بس ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم
اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بچانے کو ہم

باغ میں لگتا نہیں صحرائے گہرانا ہر دل کیا ہوئی تقصیر ہم سے تو بتا دے اے نظیر	اب کہاں لہجہ کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم تا کہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجانے کو ہم
---	---

غزل ۲۰

کیا کہاں ابرو نے اک تیر نظر مارا کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھل میں شکار رات تنہائی میں آیا تھا تصور تیرا ہم نے پھینکی تھی کلی اس کی طرف لالہ کی عشق بازی کی جو میں ہنسنے بچائی پھر غیر کیا چیز ہو محض سے تھا دونوں میں سچ ہو دہنا کے لیے کچھ دسکندر نے کیا	جبکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیسا آہ کا نار مارا اس نے شوخی سے بہن بھول ہزار مارا پانسا کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا کیا بھلا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا آپ کی روز گیا کس لیے دارا مارا
--	---

غزل ۲۱

نہیں تاب کر دیکھوں جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
مجھے صن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم
ترے عاشق زار ہزار بیان تجھے دیکھتے آتی ہو خلق جہان
کئی دیکھا ہو مجھ سا بھی سوختہ جان مجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم
نہو قاصد یا تو چین بچیں ایسی اپنا خیال ہو اور کہیں
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالم بے خبری کی قسم
شب وصل کی ہو گئی صبح حیاں کہ تڑپنے لگا دل سوختہ حیاں
مرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفق سحر کی قسم
یہ کراتناؤ کی تو جگر کو کہ نہ شوق سخن ہو نہ ذوق سب
ترے شرے آتی ہو خون کی بو مجھے تیری ہی جگر کی قسم

غزل ۲۲

دل لگا کر تجھے پیارے ابو بچھتا تے ہیں ہم
 سچ بتا کبیا اجرا ہر آب تو گھبراتے ہیں ہم
 اب کہ اپن تیرے در کے تیرے کہلاتے ہیں ہم
 چاہو بولو یا نہ بولو اب تو چلا تے ہیں ہم
 حضرت شاہ صفی تیرے ہی کہلاتے ہیں ہم

عشق میں پھنس کر ترے از بس کہ غم کھاتے ہیں ہم
 کیون خوار تھا ہی پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی
 چھوڑ کر دو دنوں جہان کو قتل مجنون ہو گئے
 ساغر دل کوئے وحدت سے تم نے بھر دیا
 عرض خادم کی یہی ہر اس کو سنا ہی ضرور

غزل ۲۳

تھیں کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا مٹا چکے ہیں
 مزا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غم سے اٹھا چکے ہیں
 کہیں ہر لیلی کہیں ہر مجنون کہیں ہر عاشق کہیں ہر معشوق
 یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سا چکے ہیں
 کہیں ہر یوسف کہیں زلیخا کہیں شیرین کہیں ہر فریاد
 اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہیں
 کہمن رشد ہیں کہمن ہیں ارشاد کہمن ہیں مرشد کہمن ہیں ہادی
 یہ جتنی تعظیمن ہیں سب ہیں فرضی تپا تو اس کا بنا چکے ہیں
 کہمن ہیں خادم کہمن صفی ہیں کہمن ہیں مینا کہمن ہیں سازنگ
 اسی سبب سے ہیں سب سے ملتے صنم ہوا پنا سو پا چکے ہیں

غزل ۲۴

یہ خدا یا رو اسی میں اس کو بوجھا چاہیے
 کل شرمین ہر ہی بس اس کو سو بوجھا چاہیے
 ہی کیسے اور قبل اس کو دیکھا چاہیے

عشق یہ شرمین ہر شرمین بوجھا چاہیے
 ہم تو سمجھتے ہیں اسی کو ہر یہ سب احمد کا نور
 ہو گیا ثابت قلوب المؤمنین عرش خدا

ہر یہ ظاہر ہر یہ باطن اس کو سمجھا چاہیے حل ہوا مقصد اس طلب کو لو جھا چاہیے	کئے ہم کونہ الحق رمزین تو حید کے ہم تو خادم ہیں صنفی کے عشق ہر اپنا مقام
---	---

غزل ۴۵

گد رتے میں ہم پر گمان کیسے کیسے ہن اچڑ کے پاتے نشان کیسے کیسے حرم دیرین ایک سان کیسے کیسے دکھائے ہن مجھ کو جہان کیسے کیسے صنفی جب ہوے مہربان کیسے کیسے	صنم کو کرین ہم ہن ان کیسے کیسے کبھی بڑے یوسف کی آتی ہو ہم میں صنم کو سمجھتے ہیں ہر ایک جگہ پر صفت اپنے مرشد کیا کیا کروں ہن غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہو
--	---

غزل ۴۶

ز حالِ عاشق مشو تو فافل درائے نینان بنائے تیان
کہ تاب ہجران ندرم ایجان لیا نہ کھون لگاے چتیاں
چون شمع شوزان چون فوڑہ حیران ہمیشہ گریان لببتن آن سر
نہ رات نینا نہ آگ چنیا نہ آپ آوین نہ بھیجین پتیاں
شبان ہجران دراز چون زلف و روز و صلاش چو عمر کوتاہ
سکھی بیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کا ٹون اندھیری رتیاں
یکایک از دل و چشم جاو و بعد مسندیم بہ بردتسکین
کسے پڑی ہو جو جا سناوے ہمارے پو کو ہاری تیان
بحق روز وصال محشر کہ داد مارا فریب سرو
برہ میں بیا کل تلپہ رہا ہوں یا آپ آؤ یا بھیجو تیان

غزل ۴۷

یہ داغ وہ ہر کہ دشمن کو بھی نصیب ہو	جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب ہو
-------------------------------------	-------------------------------

یہی ہی دل میں تمنا ہمارے اے پیارے جدا جو ہم کو کرے اس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکما تپ جبرائی ہی تظیر اپنا تو مشوق خوبصورت ہی	رہوں میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سواے وصل کے اس کا کوئی طیب نہو جو حسن اس میں ہر ایسا کوئی عجیب نہو
--	---

غزل ۴۸

جلایا آپ ہم نے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کچھ تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں ترے اندام و ردے و قدر و لذت و خط سے ہر خجالت جگہ کن کن کو دو دل میں تم سے ہاتھوں سے اور قاتل ترے دندان و لب نے کرویا سقدر عالم میں لڑا کر آکھ اس سے ہم نے دشمن کر لیا اپنا نہو جب تو ہی اے ساتی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا آخر ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو مٹیابی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو شکران کو ہوا کو ابرو کو گل کو چمن کو صحن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو
--	--

غزل ۴۹

مرد و ساتی ہیں سب یکساں ابا ابا ابا ہو ہو ہو ہمارائی توڑا نے پھر لے کر بھیستے بولنے نہو کیا تھا جن آنکھوں نے کھلیا شک کا قطرا مرے گھر اس جان میں ساتی و طرب اگر ہوتے کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل و خطا لہم	عجب عالم ہے مستی کا ابا ابا ابا ہو ہو ہو ہوا شور جنوں برپا ابا ابا ابا ہو ہو ہو روان ہو آنے اب دریا ابا ابا ابا ہو ہو ہو تو کیسی میکشی کرتا ابا ابا ابا ہو ہو ہو کوئی کرتا ہے کام ایسا ابا ابا ابا ہو ہو ہو
---	---

غزل ۵۰

جبری الفت ہیں مجھے جان کے خوابان کتنے	شہ نہ خون ہیں مرے گبر و مسلمان کتنے
---------------------------------------	-------------------------------------

ایک ہر آنہ وہ اور ہن جیساں کتنے ایک امید بھی تجھ سے نہ برآئی میری نہیں ملتا ترے ناتے کا پتا اے لیلی جس نے دیکھی تری تصویر کہا صل ملے اٹھ کے صحرائے چلا شہر کی جانب جب میں مصحفِ رخ میں کھینچی جاتی ہر اس کی تصویر کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ حاصل	پھرتے ہن زلف پریشان کے پریشان کتنے رہ گئے دل میں مرے حسرت و ارباب کتنے چھان مارے تھے مجھوں نے بیابان کتنے پڑھتے صلوٰۃ ہن آ آ کے سلمان کتنے لپٹے دامن سے مرے خار مغیلان کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہن قرآن کتنے یوں تو ہن کہنے کو دنیا ہن سخندان کتنے
--	--

غزل ۵۱

جسے عشق کا تیر کا ری گے نہوے آسے جگ میں ہرگز قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہر ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے	اُسے زندگی جب میں بجا ری گے جسے یار جانی سے یاری گے جسے عشق کی بیعت داری گے پیارے حری بات پیاری گے رقیبوں کے دل میں کٹاری گے
--	--

غزل ۵۲

خبر تجھ عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی شہِ بخودی نے عطا کیا مجھے اب لباسِ بھلی چلی سمتِ غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلیگیا نظرِ قافل یا رکا گلہ کس زبان سے بیان کروں وہ عجب گڑھی تھی کہ جس گڑھی لیاوریں تیرے عشق کا	نہ تو تون نہ تو میں رہا جو رہی سو بھری رہی نہ خود کی بخیہ گری رہی نہ جنوں کی پڑو رہی رہی مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں ہو رہی رہی کہ شرابِ صدق آرزو غم دل میں تھی سو بھری رہی کہ کتابِ عقل کی طاق میں جو دھری تھی ہن حری رہی
---	--

غزل ۵۳

ہے ای شامِ غریبان کہ وطن چھوٹے ہو	ہے صیفِ ان چمن ہم سے چمن چھوٹے ہو
-----------------------------------	-----------------------------------

غمر کو شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دام محبت کے تھارے ای جان اب تلک تیرے شہید دن کے بن ہر سو سے شب بھران کی مصیبت کو لکھون کیا قدرت	جیسے میاؤ کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہی کب تلک دیکھے آوارہ وطن چھوٹے ہی لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہی تن سے ہو جان جدا جانتی تن چھوٹے ہی
--	---

غزل ۵۴

آنکھ کیوں تو نے بھلا ہم سے ملائی پیارے دوستی میرے تیرے بار بجا دے اللہ خانہ دل میں مرے بھڑکے گی اب آتش عشق میں سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل آنکھوں سے آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت اقلیم کی شاہی نہیں خوش آتی ہی چمن و آرام نہیں عقل گئی ہوش گیا	بھگتی تھی سو پیر اب آگ لگائی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے شکل تو نے جو نہیں اپنی دکھائی پیارے سامنے اپنے ہو گر ساری خدائی پیارے کسکو خوش آتی ہے اب تیری جدائی پیارے خوشناہ ترے کپے کی گدا کی پیارے دل کو عاشق کے نظر سے لگائی پیارے
--	---

غزل ۵۵

کھلیں گے شکوہ کے جیکہ دفتر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
تو کیا کیا گزرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
لو نہ مجھ سے اسی میرے دلبر یہ بات جانے دو ما تو کسنا
نہیں تو نہ کو رہو نگے مگر گھر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
ہمارے دل میں ہو داغ حسرت تھا رہے نہ ہو داغ چپک
یہ دو دن چکین گے شل خستہ ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
تھیں اب اپنی قسم ہی پیارے ملو تو ایسا ملو کہ جس میں
غم جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے

ملون میں کیونکر ہوا ہوں حیران اگر چہ دونوں طرف ہی خواہش
 پھرے ہیں جاسوس یاں تو گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھے گا تم سے خالق
 وہ ہو گا منصف بروز محشر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
 شراب ہی یہ سمجھ کے مینا حشر اب کست ہی اس کو عالم
 کین نشہ میں کھلیں نہ جو ہر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے

غزل ۵۶

<p>زخم تازے ہوئے ہیں چھل چھل کے گل بنائے ہیں جس نے اس گل کے دل لیا ہر ہمارا ہل، ہل کے پھول کھلا گئے ہیں کھل کھل کے رنج پہنچے ہیں تم سے مل مل کے</p>	<p>کس کو دکھلاؤں آبلے دل کے اس کی نیرنگی پر مندا ہوں مین زلفت ناگن نے آپ کی صاحب ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کرین تو بہ</p>
---	---

غزل ۵۷

<p>پھر مرے دل غ جگر آتش کے پرکائے ہوئے ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پائے ہوئے مشعلہ حوالہ تیرے کان کے بالے ہوئے آگے آگے جاے مشعل آتشیں نالے ہوئے اب تو ناسخ بھی ہمارے چاہتے دالے ہوئے</p>	<p>پھر ہمارا آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے کس طرح چھوڑوں بیکایہ تیری زلفوں کا خیال واہ کیا تاثیرِ خسار آتش ناک کی جب شب تاریک میں ہم کوے جاناں کو چلے وہ پری پیکر کما کرتا ہر اکشہِ فخر سے</p>
---	--

غزل ۵۸

<p>لوگ ہر سو سے چلے آئے ہیں سمجھانے کو ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو</p>	<p>اندھن جوشِ جنون ہی ترے دیوانے کو منع کرتا ہی مجھے یار کے گھر جانے کو</p>
--	--

<p>یہ غذا مٹی ہر جانان ترے دیوانے کو روز کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں فنا کے کو توڑ ڈالوں گا ترے شیشہ دیوانے کو منتظر جان ہر اب تن سے بھل جانے کو آہا ہر یک اجل اب اُسے لجبا نے کو منہ سے اک دم تو لگا دے مرے پیانے کو</p>	<p>خون دل پیئے کو اور نحت جگر کھانے کو پاس وعدے کا بھی اسی یار نہ آیا تجکو شہر میں اپنے پیلے لالی نے سنا دی کر دی اس قدر ظلم کیسا مرگیا شہر ایترا ساتھ مجھ سے نہ کرنا کبھی بیان شکنی خون دل ہو کے بہا اشکون سے میرے دریا کچھ بھی ہر عاشق بیدل کی تجھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساتی ناظر</p>
--	---

غزل ۵۹

<p>لیکن وہ ہم سے آنکھ چرائے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے ہم بھی کفن سے منہ کو چھپائے چلے گئے تربت پر صرف بھول چڑھائے چلے گئے لو آج پھر بغیر بلائے چلے گئے آنسو مثل ابر بھائے چلے گئے بیگانہ دار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرائے اپنے پرانے چلے گئے</p>	<p>ہم اپنا حال اُن کو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تم نے سیر کوٹھے پر وہ جو چھپ گئے تابوت دیکھ کر اتواٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی آئے تھے اُس سے کہہ نہ آئینگے اب کبھی ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دلون سے ہنیں دل لگی ضرور اسی رند وقت بزم میں کسی نے دیا نہ ساتھ</p>
--	--

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں
سزا محبت کی پا چکے ہیں غضب کے صدمے اٹھا چکے ہیں
کوہ حوروں سے جانیں باہر جو لیکے آئی ہیں جام کوثر

نہیں ہوں پیاسا کہ آبِ تجھ سے ابھی مجھ کو پلا چکے ہیں ♦
 کسی نے اُس کا پستانہ پایا گیا جو کوئی سوچ سہ نہ آیا
 کوئی کچھ اُس کی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جا چکے ہیں
 بہن کے اوّل لباس زرین کیا ہر سامان بہرِ تزیین
 کہ کمرے کمرے میں جائے قالین ہم اپنی آنکھیں بچھا چکے ہیں
 فلک کو کب ہر یہ دست قدرت زمین کو کب ہر یہ تاب و طاقت
 ہمیں اٹھائیں گے بارالفت کہ ناز تیرے اٹھا چکے ہیں
 بس اب خرابی ہو ملکِ دل کی نہیں ہر شجرِ جن میں دیر کچھ بھی
 لگا کے دانتوں میں اپنے سسی وہ لب پہ لالی جا چکے ہیں
 یقین ہر آتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبر ہماری
 عبث ہر آنکھوں سے خون جاری وہاں وہ ہندی لگا چکے ہیں
 جو میں بکیتا ہوں اُن سے دیکھو عبث دیے داغ میرے دلو
 تو وہ ہیں کہتے چراغِ ہمتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں
 نہیں ہر بیوہِ عشق بازیِ رسا ہر لقتدیر و سہ طی کی
 جو لب سے کہتے ہیں لن ترانی وہ اُس کو صورت دکھا چکے ہیں

غزل ۲۱

کھنے میں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے جلوے نہیں دیکھے جو تھا سے کئی دن سے عشاق سے ہر کوچہ معشوق میں میلا ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ آخر مری آہوں نے اثر اپنا دکھایا	پھرتے ہیں نہیں غیر اُٹھائے کئی دن سے اندھیری تر و یک ہمارے کئی دن سے رستہ ہر نہیں بھڑکے مائے کئی دن سے بگڑے ہوئے تیور ہیں تھکے کئی دن سے گھبرائے ہوئے پھرتے ہو پائے کئی دن سے
--	---

<p>کس کشتہ کا کل کا رکھا سوگ مری جان کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہیں کھنڈ دل پھنس گیا ہے آپ کی زلفوں میں ہمارا پامال کرو گے کسی دارفستہ کو اپنے طور سے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں تے پھر شوق سے کیا اس بت کا فرسے ہو بگڑی</p>	<p>گیسو نہیں کیوں تنے سنو اے کئی دن سے کپڑے نہیں تنے جو اتارے کئی دن سے ان ناموں سے جاتے ہیں بیکاری کئی دن سے ہیں بندہ بے دام تھا ہے کئی دن سے اٹھکھیلیاں ہیں چال میں پارے کئی دن سے دم بند ہیں اس سانپ کے لئے کئی دن سے موتے نہیں باہم جواشاے کئی دن سے</p>
--	--

غزل ۲۲

<p>بہم درد و الم رقت میں ہیں میری کہانی سے وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے وہ منہ ہی آفتاب اور راہ ہی یہ چشم تر رند خدا حافظ ہی اسی تحریک زلف و جنبش ابرو جس کا سوز گریہ سے بڑھایا جبر الیسا یہ گیسوے تباہ ہند کا کشتہ ہی اسی یارو</p>	<p>ترتی جس طرح ماتم کو ہو مے نوحہ خالی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملک جاودانی سے ہوا بلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے بلاے آسمانی سے قضاے ناگہانی سے جان ہیں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہی پانی سے بقا کو فسل و ظلمات کے چشمہ کے پانی سے</p>
--	---

غزل ۲۳

<p>طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں رونی چمن کی سبرہ و گل سے کبھی نہ اگر گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح گاتی پیچنی یہ ڈو پیٹہ ہی اسی پری واحد پس فنا نہیں داغ دل عیان</p>	<p>یار ب کوئی بشر نہ پڑے تہ شامین بلبل کا ہونا شہر طر اللالہ زار میں باد صبا نے خاک اڑائی بہار میں یا نکل رہا ہی تختہ سوسن کسار میں روشن ہو اک چراغ تمسک زار میں</p>
---	--

غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھ سے آرزو کرتے
تمام عمر کٹی تجھ سے آرزو کرتے
دعائیں وصل کی ہر گز ہم کبھو کرتے
کہ ہم دماغ دل و جان کو شکوہ کرتے
کہ شج حال دل زار ہو بھو کرتے
تو حشر تک تری منت نہ اسی عدو کرتے

جو تجھ سے دیدہ دل اپنا رو برو کرتے
نہ آیا رحم ترے دل میں ادب کا فر
خیال پھر صنم اپنے دل میں گر ہوتا
صبا نہ لائی مگر پوئے گیسو حبا نان
شب وصال میں گردون نے یہ ندی صہیت
جو رحم یار کو آتا ذرا بھی عشق پر

غزل ۶۵

صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں تڑپا آہی جاتی ہی
مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہی
جوان و پیر و لون کی طبیعت آہی جاتی ہی
نہیں کچھ واسطہ لیکن حرات آہی جاتی ہی
چرا لیتے ہیں آنکھیں آنکو غیرت آہی جاتی ہی
مربع عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہی
کدورت ہوتے ہوتے دل بے قرار آہی جاتی ہی
کسی ڈھب سے کہیں بخشش کی نوبت آہی جاتی ہی
اگر آنے کو ہوتی ہو تو شامت آہی جاتی ہی
ضرور آنکھوں میں کچھ اس دلی نکت آہی جاتی ہی

دلون میں کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہی
دل رنجیدہ کہتا ہی نہ بولون یا رے لیکن
کما سو بار لیلون اس سے بدلہ اس عداوت کا
نہیں موقوف سن پر دیکھ صورت حسینوں کی
جب ان کو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بولتے جنتے
شب و صلت کا جب میں چھڑتا ہوں تذکرہ کچھ بھی
سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک مسیحا کا
ہر اک ساعت کی حجت میں بچے گی دوستی کیونکر
برابر دوستی نہتے کہیں دیکھی نہ دنیا میں
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے
چھپائے سے نہیں چھپتا ہی ریحان نشہ الفت

غزل ۶۶

شیشہ نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی

ہچشم دگل پیار کے جس دم نگاہ کی

برش غضب کی ہر تری تیغ نگاہ کی الفت میں تیری ہائے ہمارا ہوا یہ حال ہم تم پہ جان دین تھیں غیروں کا پاس ہو کہتے ہیں دیکھ دیکھو کے میرا وہ رنگ زرد	جس کے لگی نہ اُس نے کبھی اٹھ کے آہ کی لیکن نہ تو نے حیف کرم کی بچاؤ کی ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت بناہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی
---	--

غزل ۶۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو مبتراوہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اس سے خالی سوا اس کے نہیں کوئی جان ہن غنیست ہو ملاقات آج اُس کی ٹھکانا اُس کا میں کیونکر بستاون تراب استاد سے معلوم کر لو	بتا اُس کا کسی سے کب بیان ہو مکان اس کا کہاں جو لامکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اُسکی کر دیار و جہان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کہاں ہو خدا جانے وہ ہر جانی کہاں ہو طریق معرفت گرت دروان ہو
---	---

غزل ۶۸

دل دے کے ہر شخص طلبگار تھا را کیا حام ہو لطف و کرم اسی یا تھا را ہنگامہ محشر ہو کہ عشاق کا مجمع اُس ترک کی الفت تھی اے موت کلینام یڑتی ہو جگر پر مرے تلوار یہ تلوار کسکی تھیں یاد آئی عیلم جگر انگار	کیا حسن ہو کیا گرم ہو باز ار تھا را دم بھرتا ہو ہر کاغذ و خطار تھا را کیا نام خدا گرم ہو باز ار تھا را دور و زبھی جینا ہوا دشوار تھا را یاد آتا ہو جب ابرو سے خدا ار تھا را مضطر نظر آتا ہو دل زار تھا را
---	--

غزل ۶۹

حیف لکین نہیں کوئی دلائے والے	ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے
-------------------------------	----------------------------------

آتشیں ہجر کو، اے شمعِ سربستانِ جلال
آپ کا دھیان رہا کرتا ہے ہر دمِ مہر کو
نامہ شوق لکھا ہے اسے لیتے جانا
کوئی ہمد تو نہیں اور بہت ہیں ایحسان
نجاتِ برگشتہ ہوا حیف بہا را ایسا
پس اس کا مہر کو قیامت میں بھلا خوف ہو کیا
ایک پر چہ بھی کبھی آپ نہیں لکھتے ہیں
ایسی باتوں سے تمھیں کیا بھلا حاصل ہوگا
مصحفِ رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں
خوابِ راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق مجھ کو
اے خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہے
شعر کی اپنے خرابی کا نکر حفظِ خیال

کون ہیں تیرے سوا اور بچانے والے
آپ کی یاد نہیں ہم ہیں بھلانے والے
اے مرے کوچہ دلدار کے جانے والے
قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے
ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے
جبکہ مولا ہیں اعلیٰ جامِ پلانے والے
باوجودیکہ بہت لوگ ہیں آنے والے
دل صد چاک کے اسی میرے جلانے والے
کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے
میرے دشمن ہیں یہ گھڑیاں بچانے والے
لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے
صبح سے ہیں ترے استاد بنانے والے

غزل ۷۰

حقیقتِ برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھانا
خفا ہو ہو نکل جاتی ہر تن سے روحِ یانِ ہرم
وہ بھولے صحبتیں اگلی خفا اب ہم سو ہو بیچھے
اک عالم بخودی کا دل پہ ہو جاتا ہر وقت سے
لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولین گوپانِ دور
لبوں پر جان آئی ہو تمھاری انتظار میں
یہی ہو عرضِ شاہِ دوا رکا سے اب مری حشر

مناسب ہو دمِ آخر ذرا تشریف لے آنا
نہ خوش آتا ہے بیچ ہلکے نہ بر ندان نہ برسانا
یہی ہو شرطِ الفت کی یہی ہو طرزِ یارانا
وہ یاد آتی ہو جب مجھ کو صدائیں کی مستانا
لکھا ہے شایم نے اودھو یہ اپنے ہاتھ پڑانا
بوقتِ الوداع لازم تمھیں صورت دکھا جانا
نیکو اپنی خدمت سے مجھے محروم بیگانا

غزل ۷۱

<p>پڑھے گر صد ہزار انہوں نہوگا باغبان اپنا کہا گل سے کہ لے اسی بیوفا جسے مکان اپنا لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھٹے خانمان اپنا ولیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا کہ گل کے آسے پر یوں لٹا یا حسانان اپنا چمن میں کس بھر دے پر بنا یا حسانان اپنا اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا ڈوبیا ہاے آنکھوں نے تہائی ناناں اپنا تکر برباد دنیا کو جو چھوٹے حسانان اپنا</p>	<p>کہو بلبل سے ایجائے چمن سے آشیان اپنا اٹھا کر پھلی بلبل چمن سے آشیان اپنا ہوئی جب بلغ سے تخت کمارو رو کے آسمت ارے صیاد تو چاہے توجی وجان سے حاضر ہوں میرا جلتا ہو جی اس بلبل بیکس کی عنبرت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس مزے سے زندگی کشتی الم کہ اس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل یہی ہی قول سچا اب علی گو ہر پیارے کا</p>
---	--

غزل ۲۷

<p>شکل سیری دیکھ کر جو روحنا ہونے لگا بس تمھاری دوستی میں یہ نفا ہونے لگا ظلم نطفالم ترا الکی دغا ہونے لگا اب نشا نہ کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرنے کی جبکہ آلتا خفا ہونے لگا</p>	<p>وہ صنم دلدار ہم سے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سودا ہوا کر رقیبوں سے محبت کیوں جلاتے ہو ہمیں تیرے مرگان کے چلا کر بیگنہ مارا ہمیں آرزو کیجھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا</p>
--	---

غزل ۲۸

<p>اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا آئینہ دار طلفت دیدار دیکھنا ہر رنگ میں اسی کو نمودار دیکھنا انکا روان نہ کیجھو زینہ دیکھنا سب راحتوں سے آنکو نمودار دیکھنا</p>	<p>اے دل کین بنائیو زینہ دیکھنا خوابان اس جہان کا تماشا جو تکرے نیزگیوں سے یار کے حیران ہو جو کہ نقد جان طلب کرے وہ شوخ دلربا ہرگز دوا نہ کیجھو اس غم کی ایسی نیا ز</p>
---	---

غزل ۷۴

بچوڑے سے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا
دم آنکھوں میں اُسکا ہر ذرا شکل دکھا دو
الفت کے یہ معنی ہیں اُسے نیند نہ آئی
بھولے سے بھی صاحب کبھی تعریف نہ لائے
سایہ کے لیے ابرسیہ جیوم کے آیا
صدقے ترے اکبار سر سبزیم یہ کہہ دے

تربت میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا
جلد آؤ کہ لبریز ہر یہیسا نہ ہمارا
جب تک نہ سنایا رنے افسانہ ہمارا
ہاں آپ کے قابل نہیں کاشانہ ہمارا
جب قصد ہوا جانب مینخانہ ہمارا
ہم شمع ہیں اور قدر ہی پرودہ ہمارا

غزل ۷۵

نہ ہرگز در دل سے میں کرا ہا
محبت کے یہ معنی ہیں کہ میں نے
فقیرون سے نہ پوچھو لذت عشق
صرفت العمر فی لمو ولعب
ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے

غرض پوشیدہ الفت کو نبہا
وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا
ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا
ن ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا
خطا بخشا کر مگرا آتا

غزل ۷۶

آج دعوے اُسکی کیلانی کا پل ہو گیا
ایک دل لیکر دئے قاتل نے بھکول لکھ ل
کیون نہ اب عالم ہو مہکا تختہ مشق ستم
کچھ سبھی حال باکمالوں کو نہیں ہی خیز دل
مصعب جہاں میں نہیں ہو ایک حال
صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب

بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا
جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا
وقت بسیم اللہ معلّم جس کا بسمل ہو گیا
سور و نقصان ہوا جب ماہ کامل ہو گیا
بالقسط قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا
کون کون اک رات کو بیان شمع مخفی ہو گیا

غزل ۷۷

سیکڑوں ہی کشتہ رفتار جانان ہو گئے آنکھ جن کی ٹپکٹی صورت پہ حیران ہو گئے تو نے ادنا وک فلن جس سمت دم بھر کی نگاہ استخوان ہم تیرہ نختون کے پسے کیسے کہ بس وہ گل خوبی نہ جب اس باغ عالم میں ملا لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیا ان کا جمال یاد وحشت میں جو اے آباد آئی زلف کی	پاتون رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہو گئے سایہ کیسومین جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیر مژگان ہو گئے تو تیاے دیدہ گور عنبر بیان ہو گئے سانے آنکھوں کے سب گلشن بیابان ہو گئے وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے نہان ہو گئے داغ جتنے تھے ہمارے مشک نشان ہو گئے
--	--

غزل ۷۸

ادا سے دیکھ کر آنکھیں چپ رہا ہمیشہ غیر کے گھر آپ حبانا یہی حسرت رہی دل میں مری جان ڈوکر آہ سے ہم دل جلوں کی رو اکب ہی بھلا اے شمع محفل نصیحت مان لے کھینچتا کیلیف	قیامت پر قیامت مسکرانا بلانے سے بیان گا ہے نہ آنا کبھی تو نے کہا سیرانہ مانا کسی کا خوب ہو دیا جان ستانا مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا رضا بہترین دل کا گگانا
--	--

غزل ۷۹

کیون ملنا ظالم سے جا دل ہاں دل فسون دل جس نے عالم کو کیا ہر قتل میرے دیکھتے کسیری رو نے چھپایا دل مرا ملتا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نیٹ بیرحم ہے دیکھ کر ان ماہ رویوں کو ہوا مجھ سے جدا کس کجا پوچھوں کہاں جو ڈھونڈن ملتا نہیں	کھینچتا ہی کیا جفا دل ہاے دل افسوس دل اُس شکر سے ملا دل ہاے دل افسوس دل ڈھونڈتا ہوں کیا دل ہاے دل افسوس دل کیون ہوا تھا بلادل ہاے دل افسوس دل کس طرح سے دم گیا دل ہاے دل افسوس دل کیا ہوا تا بان ملا دل ہاے دل افسوس دل
--	--

غزل ۸۰

وحشت دکھا رہی ہو بیا بان نئے نئے
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے نئے
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے
لاؤں کہاں سے روز گریبان نئے نئے
دربان نئے نئے ہیں نگہبان نئے نئے

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
جو رُبستان سے مجھ کو اتنی بچاؤ
دیرو حرم میں کوئی ہنیں تیسری راہ پر
میں اتواؤ جنوں ترے ہاتھوں سے تنگ ہوں
کس طرح ہو گزردہ جانان پر اے نیاثر

غزل ۸۱

اب میرے دل زار کی اویاز خبر لے
مرتا ہو کوئی جا پس دیوار خبر لے
یا تو ہی ترس کھل کے مرے یار خبر لے
مرتا ہو ترا طالب دیدار خبر لے
مرتا ہوں پڑا بر سر بازار خبر لے
بچتا ہو کہیں عشق کا بیچار خبر لے
بسل ہی بہت اب یہ دل زار خبر لے

مرتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے
ایو باد صبا تو ہی یہ اُس شوخ سے کہنا
اللہ بچاؤ مجھے اس آتش غم سے
کس طرح بھلایا ہو مجھے پیارے بابا کبار
کوچے میں ترے آنے کی طاقت نہیں یا
یہ حال مراد کچھ کہتے ہیں معالج
الفن میں تری نازنین بدنام ہوا ہوں

غزل ۸۲

کس طرح جاتا ہو دل بیدل سے پوچھا چاہیے
اس کی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے
تیغ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے
طرح ملنے کی کسی داصل سے پوچھا چاہیے
کیا گزرتی ہوگی تابان دل سے پوچھا چاہیے

عشق کیا شجر کسی کا دل سے پوچھا چاہیے
کیا ترپنے میں مزا ہو قتل ہو پیارے کے ہاتھ
جس نے اس کا زخم کھایا ہو اسے معلوم ہو
اُن سے ملنے کی کوئی تدبیر اب بنتی نہیں
آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں بھر میں

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہم نے خبر داری سے حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہم پہ باطن میں جفاغیروں پہ ظاہر میں جفا ناز و خط زلف واد آہشہ و مژدہ اور بارو سور میں آج چلیٹ اپنے صنم سے بلبلار	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے حان کے بوجھ کے یہ جان کے ہشیاری سے یہ تو امید تھی شرط و من و داری سے سب کے سب دشمن قاتل ہیں مگر باری سے نیند آتی ہر شب جہسہ کی بیماری سے
---	---

غزل ۸۴

کیا بلا ہے میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے تھے کوئی چشم و قاف برسر مجلس پھرتے کس لیے منہ جو صنم بات کرتا ہم سے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہے مری جان تم کو خوشی کو	مار ڈالے گی غرض ہم تو مکی آپ کی خلق میں مشہور ہے گی بے وفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی ہم سے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اب تملک ہم نے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی
--	--

غزل ۸۵

تمنا سیر گلشن کی مجھے صبا د باقی ہے لو دامن سے گردھویا تو کیا لیکن قیامت تک جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہے اور نہ غنچہ ہے نہ تو ہو ہے جگر میں اور نہ آنسو آنکھ میں پیری نقاب عین بن ہنر سے اٹھا دو اپنے لیے پیارے	تکر قید نفس ظالم جہن منسرایہ باقی ہے ہمارا خون تری گردن پہ اوی جلا د باقی ہے چن میں بلبلوں کی ہر طرف فریاد باقی ہے مگر خون محبت دل میں اوی صیاد باقی ہے کہ تیرے دید کی ہم کو مبار کیا د باقی ہے
--	---

غزل ۸۶

مرا جاتا ہوں ترے بھر کے مارے آرے آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مدتیں ہو چکیں پھرتے ہوئے اغیاروں میں	مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے کسے نشوق میں تیرے کسے جاؤ کجا آرے آرے ایک دن رات کو ہمان ہمارے آرے
---	--

یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا پر نور نور میناب ہوا زبکہ بدائی سے تری	بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کے ستارے آ رہے رشتک نور شید مرے ماہ کے پیارے آ رہے
---	---

غزل ۸۷

حسن ہر چندے صنم آخر خزان ہو جائیگا دولت جو بن جو تو نے ایک پائی ہو صنم ایک بوسہ ہم نے مانگا رات بھر تم سے آبی چاند سا مکھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم تیر مرگان کے نہ مارو بانگی جیون سے مجھے زلف پچان کے تری ہن سیکڑوں مائے پڑے باغ میں ننگے نہ بیٹھو تم صنم مہتاب ہو آبداری کیا ہو تیرے گوہر دندان پر دیکھ کر چین چین زہرہ کلی بس روپوش ہو پان کی لالی ترے ہونٹوں پہ کرتی ہر قسم جب گلے ملنے کا تیرے حیاں آویں گے مجھے سخت گوئی چھوڑوے میں تو ہوں عاشق یقیصو عشق صادق خوب نہا یوں کہیں مضا علی	آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پتیا بیگا یہ مسافر ہی سہرا کا پاس نہ رہ جائیگا جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آجائیگا جان اُس کی جائیگی جو دام پہنچ جائیگا دل چھدا ہو دیکھ لے اندر جگر چھدا جائیگا تیغ ابرو سے بھلا کیونکر گلا کٹوائے گا چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کھا جائیگا مست اور سرو دیکھنا نور شید بھی چھپ جائیگا اس لب زلفین سے لعل میں شرمائے گی اس دل مضطر کو بس تڑپائیگا رُ لوائیگا گالیاں دینے میں تھکوا کیا مزا مل جائیگا ان بتوں میں ڈھونڈ لے تجھ کو خدال جائیگا
---	--

غزل ۸۸

نہ چھڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں سنبھالے سے پیارے سنبھلتا نہیں دل ندے اس قدر قسبہ تکلیف ہم کو دم فوج کس طرح تڑپوں بھلا میں	جُدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں ترے گھر میں ہمان آئے ہوئے ہیں وہ زانو سے سینہ دبا لے ہوئے ہیں
--	---

یہ سب گم ہوائے بسائے ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستارے ہوئے ہیں مدد کو غم کے تیری آنے ہوئے ہیں	عزرا شہیدان پست تل یہ بولا گلہ نخت سے ہر نہ مشکوہ فلک سے یہ کیوں خوف تجھ کو ہر اک بات کا ہر
--	---

غزل ۸۹

اس ناتوان کو لیکے میں باؤن کمان کمان یہ آگ عشق کی میں بجھاؤن کمان کمان جو لامکان ہواں کو بتاؤن کمان کمان بگڑی ہر ہر جگہ میں بناؤن کمان کمان اب جان و دل پھنسا چھڑاؤن کمان کمان	حیران ہوں ایک دل کو لگاؤن کمان کمان ایسی لگی ہو یا رکھنے کی اب نہیں ہر جانی ہو وہ اُس کو بھلا پوچھتے ہو کیا دنیا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہیں و آرش یہ زلف کس طرح زنجیر ہو گئی
--	--

غزل ۹۰

بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گما نہ اس کا ذرا دین غم کیجیے گما کسی اور پر جب ستم کیجیے گما جو تکلیف آگد و قدم کیجیے گما سو دکھیں کمان تک ستم کیجیے گما	نہ سمجھے تھے ہم یہ ستم کیجیے گما حسینوں پر لاکھوں ہی مرتے ہیں صاحب بہت یاد آئیں گی میری وقائیں نہ چھٹ جائیگی یا رپیروں کی ہندی سپر کر دیا ہنسنے سینہ سپا کیے
--	--

غزل ۹۱

مٹ جانے دو دم تن سے جو دین تجھ کو لیلو بڑھے جاؤ نہ یوں آگے ہے جاتے ہیں ہم لیلو ٹھڑی بھرتو ذرا ٹھہرا بھی آئے ہو دم لیلو جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیلو تھیں لینا ہو کر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو	نہیں عصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیسو تھامے ساتھیوں میں ہوں نچھوڑو قافلے والو چلے جانا چلے جانا نہ روکین گے نہ روکین گے لحڑ تک اپنی اے یارو میں ہاتھوں ہاتھوں لیلو دل اینا بیتھا ہوں اے سینو ایک بوسے پر
--	--

کسی اور سے دل لگا لینا صاحب
نہ دل میں محبت کا غم کیجیے گما

غزل ۹۲

مجھے لعل اسی جا رہا جان بیدار دجانی ہی
پڑا بیکل نہیں ہوئی کسی کروٹ کسی پسو
تپ دو رمی سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہی
تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہی
مثل آسکے منو ہر دو سرا جبک میں نہیں دیکھا
ارے پھر کیا بھروسہ ہی یہ دو دن کی جوانی ہی
بنا اُس جانی کے جینا و بال زندگانی ہی
مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہی
اسے تکلیف مست سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہی
یقین ہی ہم کو اس میں صاف نور حق نہانی ہی

غزل ۹۳

دیکھ ہر رنگ میں ہر در میں جلو اُسکا
خیر کو چاہیگا کب چاہتے والا اُسکا
غافل و دیدہ دل وا ہو تو آجائے نظر
بند آنکھوں کو کرے دل میں دکھائی دیگا
دل زمانہ ستاٹھایا رکھو میں بٹھا
بزم عالم میں ہی سب دم سے سیکے دنی
دل مرادیدہ مرا سینہ پُر داغ مرا
آج کل سے نہیں عشق انہی رکھے ہیں
نطق اپنی پرتما ہی پس از مرگ مری
ہر تماشے میں ہی در پر وہ تماشہ اُسکا
ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اسکا اُسکا
سیر میں سیر تماشے میں تماشہ اُسکا
طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُس کا
بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشہ اُس کا
چمن و حرم میں یہ رنگ ہی سارا اُسکا
بلبل اُسکا ہی چمن اُسکا ہی دریا اُسکا
ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں دُعا اُسکا
قبر میں کام کرے شمع کا جلو اُس کا

غزل ۹۴

رہا غیروں سے بڑھا اب ہم سے کم ہو جائیگا
گرم ہوگا جب جوانی میں ترا بازار حسن
دلربائی کی چلیگا چال جب تو ناز سے
یہ علاوت بخش ہی آید دم ہمیشہ یار
آنا جانا کیا ہی وعدہ بھی مستم ہو جائیگا
ایک بوسہ رُخ کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا
نقش تہیجائے صنم نقش قدم ہو جائیگا
کھل کے لب زخم جگر کا پھر بسم ہو جائیگا

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھائیگی نطق
فلس ماہی ہا تھ میں اگر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ میں کوئی تڑپتا نہیں ہا
محشر کا دن ہی وعدہ مندر نہیں ہا
کس وقت آئے صدمہ سے آنسو نہ بکھر میں
پہلی بھکا ہوش میں دل ہاتھ سے گیا
نالے بہت کیے نہ اُسے کچھ خبر ہوئی
اس بات پر مین مڑتا ہوں رو کر کینگے وہ
مسجد میں جھول بت کے لیے نالہ زاریاں
گھر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تاشا نہیں ہا
اب تنہ دکھائیے کوئی جیسا نہیں ہا
کب بھیس سے یہ جام چمکتا نہیں ہا
بھر دوسری نظریں کلیجہ نہیں ہا
اب آہ پر بھی آہ بھروسا نہیں ہا
ہر جی ہمارا چاہنے والا نہیں ہا
اے نطق تم کو خوفِ خدا کیا نہیں ہا

غزل ۹۶

اے ستمگار ستم مجھے عذر ستم کیا ہوگا
جاؤ لیجاؤ ہمیں دل کا کچھ افسوس نہیں
تم بھی چاہو گے تو نبھ جائیگی الفت ہے
کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیباک
موت دم دیکھتے تھے کہ چہ میں لائی ہوگی
مار رکھیں مجھے غمزوں سے تو کچھ دیر میں
جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا
جب ہمارا نہ ہو اکب وہ تمہارا ہوگا
ورنہ اک اپنے کیے شفق میں کیا ہوگا
ناز ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا
آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا
نطق وہ جانتے ہیں نامِ قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقدر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی
غضبِ ہر الفتِ خالی لب جان بخش نے مارا
شب وصلِ صنم ہر کان زار بدھکولے دیتا ہوں
بقا اُس کے لئے ہر جو فنا ہوا ذاتِ مطلق میں
بھروسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نار سا نکلی
ہمارے حق میں بس کی گانٹھ یہ جب شفا نکلی
دبا دو گنگا گلا آواز گر منہ سے ذرا نکلی
حباب بھر جب ٹوٹا تو اُس سے یہ صدا نکلی

خزان نے لالہ وگل کو ملایا ہاے مٹی میں | اڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا کلی

غزل ۹۸

لحد میں اُن کی ہوا سے وصال باقی ہے | زوالِ حسن نے تم کو تو بے طرح لوٹا
لیسا جو بسے کیسا کیسا گناہ کیوں ہو خفا | بھلا بیگا غمِ مسرت یہ اے وطن والو
ہماری خاک کے ذرے ہیں عرش کے نامے | برا ہونشہ نے کا نخل ہوں یا رے نطق
میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہے | وہ رنگ روپ نہ وہ چاٹنِ حال باقی ہے
ذرا سی بات کا اب تک سلال باقی ہے | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہے
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہے | قصورِ بوسہ ہوا القبال باقی ہے

غزل ۹۹

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یا رتو باقی | ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلو | فنا ہے سب کے لئے اس جان فانی میں
جو قتل کرتا ہے صیاد میرے کھول دے پر | کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے
لو آج دل کے سبب اس کو بھی ڈوب بیٹھے | کنوئین میں قید ہوئے جب کہ حضرت یوسف

غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدمی رہی | کیا ندامت اس گھڑی جلاؤ کو حاصل ہوئی
بنتے بنتے خلد میں تعمیر آدمی رہی | ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شمشیر آدمی رہی
مسکرا کر رہ گیا بقتیر آدمی رہی | مسکرا کر رہ گیا بقتیر آدمی رہی

کھینچے نقشہ جو بیٹھا اُس بہت مدہوش کا
دست مانی کانی اٹھا قصیر آدمی رہی
وصل کا دھڑنگہ گزرا تھا کہ شب آخر ہوئی
آرزو جو دل میں تھی اسی سر آدمی رہی

غزل ۱۰۱

ہو نہ اگر بار خط بچون میں ہر بار خط
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوغات ہو
آنکھوں کی تنویر ہو یا خطِ تقدیر ہو
خط میں نہ تو دیر کر مجھ پر نہ اندھیر کر
اتھ نہ بڑھ کر لگا اس کے برابر لگا
ہو جو گلے پر لگا قاتل خونخوار خط
تے میں جاکر تنگ جاتے ہیں بیکار خط
اتنے لکھوں یا خط لینے نہ دینا خط

غزل ۱۰۲

خال سے گل جاہر ہیں تمہارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گن لگ جاتا
آسمان سر پہ اٹھا لیتے کہ ہزار بے
اس میں کیا شک ہے پیسہ کو تو قرآن آیا
کدے کدے کہیں کدن تیرے ہونٹوں کی تار
کہ مجھ دن کو دیکھاتے ہیں یہ تارے عارض
کہ مجھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بکے عارض
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض
چوم لے چوم لے اے قدر چارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہو عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اس کا مکان نہیں
وہ بیان بھی ہو وہ وہاں بھی ہو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
مجھے بوسہ دیتا ہو دے بھی دے نہیں صاف کہہ دے تو بان نہیں
تیرے لب نہیں کہ وہ نہیں کہ دہن میں تیرے زبان نہیں
میں وہ سر دباخ وجود ہوں میں وہ گل ہوں شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے فریخ بادِ خسروان نہیں
 مرا ایک دل تھا وہ سرد ہے کسے اب دماغ ہوا آہ کا
 کہ ہوا ہے کب سے چراغ گل میں وہ جل بھگا کہ دھواں نہیں
 جو اٹھے تو سینہ ابھار کر جو چلے تو ٹھوکر میں مار کر
 نئے آپ ہی تو جوان کوئی کیا جان میں جوان نہیں
 ہو کہ ہو گیا مر اقاوند یازمین بھٹکے سا گیا
 نہ خبر اٹھا نہ حسرت بجا کہیں نقش پا کا نشان نہیں
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا
 کہ عجیب حال ہو گو گو وہ نہان نہیں وہ عیان نہیں
 مرا قمرِ نازِ حسیم ہے ترا جسم وارِ نعیم ہے
 یہ فقط ہیں قصہ کہانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں
 مرادم الجہتا ہے و اعظونہ سنو بھکا لاکھ بکا کرو
 تمہیں جس قدر کہ جنون ہے مجھے اُس قدر حقائق نہیں
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اسی سے وصال تھا
 تجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں
 جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا
 کہوا لحدِ زوہد زوہد میں کہوا الامان تو الامان نہیں
 وہ زبانِ خضرِ صبر ہوں کہ وہاں میں جس کے سخن نہیں
 وہ وہاں زخمِ مال ہوں کہ وہاں میں جس کے زبان نہیں
 اٹھو قدر اپنے نہ جان دو اجمی جان ہے تو جان ہے
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا ہے میان نہیں ارجمانی نہیں

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کرو تم
 ہلکا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوفِ خدا کرو تم
 زمانہ الٹا ہو کیا کرو تم بد احوال ہو ادا کرو تم
 وفا کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دعا کرو تم
 ہمیں نے پہلے گلا کٹا یا ہمیں نے قاتل تمہیں بنایا
 ہمیں نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کرو تم
 ابھی کفن مردے پھاڑو الین ابھی مزاروں سے نرکالین
 ابھی جو عیش کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کرو تم
 بناو ہو گا اسی میں باہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم
 کرین تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہم سے شرم دیا کرو تم
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کمانکا پردہ اٹھاؤ گھونگٹ
 لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غم کیا کرو تم
 بہت نہ بہکے ہوے رہو تم بچنے سے ہواب جو تو پھر سو تم
 جو بوسہ لے لوں تو کیا کہو تم گلے لگا لوں تو کیا کرو تم
 بجا ہو بجا برا گلا تھا تھا را اس میں قصور کیا تھا
 پیسری تقدیر میں لکھا کہ مجھ پر جو روجفا کرو تم
 بتاؤ اے قدر کیا کیا تھا یہی نتیجہ ہے عاشقی کا
 غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ پھر کرو تم

غزل ۱۰۵

آج ہم نے لب جانان دیکھا | آج خضر چشمہ جوان دیکھا

ہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا کی نگہ چشم فنا سے جس دم بادشاہی کی تمنا نہ رہی تجھ سے اوج وطن ہو کے جدا گر پڑی برق جو ہم تڑپے وزیر	دغم رحلت یاران دیکھا اپنے گھر آپ کو ہمان دیکھا جب سوے گورخیاں دیکھا صد نہ شام غریبان دیکھا روئے تو ابرو گریبان دیکھا
---	--

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کہ تم سے ہر مجھے اٹھا رکب یہ در پڑے بھی کہیں رکتے ہیں بے رو کے ہیں یار ہو یا حور ہو نزدیک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا خلد میں آسمان طلباے پرہر گز نہیں ملنے کا قدر	پھر تو موقع پا کے میں نے بھی کہا اسی یار کب اشک تھمتے ہیں بھلا اسی یار بے دیدار کب بند رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یاروں کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈلوڑھی پہ اب اٹھتا ہوں میرا یار کب
--	---

غزل ۱۰۷

جاسیے کیا کوچہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا ہیں مجھ کو جو زاہد ملے اسے برہمن صاف ہیں احباب کے دل قدر سے	ایک بھی روز نہ نہیں دیوار میں مر گئے گر حشر دیدار میں گر پڑے ہم ایک ہی تلوار میں باندھ دوں سجھ تری زنا زین رہتا ہی وہ آئینہ بازار میں
--	---

غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں گلین اس خستہ تن کی ہریان ہائے فیصل بہاری اور یہ کج قص کیا عجب تاثیر دکھائے اگر باد مراد	چو نیٹوں نے طائیں ہوئی کوہ کن کی ہریان سو گھر کر کاٹا ہو میں بلبل کے تن کی ہریان صورت زبول اٹھیں اہل سخن کی ہریان
---	---

بچ دے دے کر خدا کا فرکو بھی دیتا ہو عیش بعد مرنے کے ہوا اے قدر یہ بارگشاہ	جل کے گنگا دلیتی ہیں برہمن کی لمباں ہو گئیں نابوت میں لاکھوں ہی من کی ٹہریں
--	--

غزل ۱۰۹

لیٹ گئے مرے سیدہ سے مرانی کی بہ رجم آیا ہے میرے حال پر ہرگز نہ تھک کھائی نہ لی جھٹلن ترانی کی + پہا بے پار کا تیزاب میں بچا تجسر میں کیا کہوں کہ دہن کو ضرور دیکھو بچا	یہ سب اُنک تھی ٹپتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بار بار تفسیر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی پچھڑے نہ پہلوانی کی رکانہ حلق پہ کیا بات اسکے پانی کی صدا بھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی
--	---

غزل ۱۱۰

شادی و حشمن سزاوار مبارک ہوئے صید وہی سال سلامت ہے باسن و امان وہ بھی دن آئے جو سہا بندھے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خار کھاتے ہیں کجخت جو دشمن ہوں سرور	آج شہزادے کا ویدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے سب خوشی سے کہیں ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ ولد ار مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
---	---

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی لگی ٹھوکر جو پایے دلربا کی صبا نے اسکے کوچے سے اڑا اسکے وہ سویتے بے حجابانہ رہے رات وصال یا ہستے و فنا ہوا عشق انجی اس راہ ہے کوئی گیا ہر	تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی مہینوں تک مری تربت ملا کی خدا جانے ہمارے خاک کیا کی ہنگامہ شوق کا مہ اپنا کیسا کی مرض تھا کیا جوں جوں دوا کی کہہ دیتی ہو شوخی نقش پا کی
---	--

کہا میں کیا کروں مرضی حسد کی

کہا اس بت سے اب مرتا ہوں مومن

غزل ۱۱۲

دشت دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے
فرا دشت سے بیابان میں بھول گئے
عقل و ہوش و خرد و حرفت فتن بھول گئے
یا کہ وعدے وہ سب ہی عہد شکن بھول گئے
بت پرستوں کو اُسے دیکھ بھجن بھول گئے
نعل و یا قوت بخشان کین بھول گئے
اُسکے آتے ہی مگر بچ و محن بھول گئے

ایسے گل کھائے بدن پر کہ چمن بھول گئے
دماغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے
دیکھتے ہی رخ و لہار کا جلوہ ناصح
یا دین تجھ کو جو تھے ہم سے کیے قول و قرار
جلوہ فرما جو ہوا ویرین وہ بت بخدرا
دیکھ کر اُسکے لب لعل کی لالی دل سے
گو بہت درد جدائی کے سہہ تھے ہنسنے

غزل ۱۱۳

کیا غیرت گلزار ہی صحرا سے مدینہ
مرجاؤ بھگا کہ کہ کے بنی ہا سے مدینہ
ہم دور نہ کچھ دور رہے ای و ای مدینہ
موسیٰ کو دکھائی گئے تماشا سے مدینہ
کیا غیرت فردوس ہی صحرا سے مدینہ
سوجان سے ہونین بلبل شیدائے مدینہ
ہاتھ آئے اگر دامن صحرا سے مدینہ
لیجاؤں نہ دھیا سے تناسل مدینہ

بلبل سے فزون تر ہی تناسل مدینہ
دیکھا اوسے مدینہ مجھے مولا سے مدینہ
احاطت کرے لطف جو سولہ مدینہ
سمو تحلی ہی ہر اک کو چہ و بازار
آہوے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم
نے خواہش فردوس نہ پردہ ای و ام ہی
کیا گلشن ایجاد ہی دیکھوں دوسے خلد
ای لطف یہ خواہش یہ تناسل ہوس ہی

غزل ۱۱۴

دل تڑپتا ہی حبیب کبریا کے واسطے
احقر مرسل ترے وصف و ثنا کی واسطے

اے فلک لعل مدینہ کو خدا کے واسطے
لائے یہ بندہ کمان سے حق تعالیٰ کی زبان

بارغ میں جا کر پڑ عجب سوج احمد پرورد بارگاہ احمد مرسل ہو وہ دارالشفق سُن لیا ہی جیسے تم کو رحمتہ للعالمین میم احمد کے نکرنا راز کو افشا کسین	کھل گئے یغیون کے منہ وصل علی کے واسطے آئینگے عیشے جہان اپنی دوا کے واسطے کس قدر بیباک ہیں عاصی خطا کے واسطے بند کراہی لطف منہ اپنا خدا کے واسطے
---	--

غزل ۱۱۵

بھر دسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت ہوا ہو جب سے دل مائل گل رخسار حضرت پر حصول مقصد کو نین عشق ذات عالی ہے جگر جو اُس کی یاد مصحف عارضین سیارہ بنی کے بھر کا غم حیش و عشرت سے زیادہ ہو دریندگی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرف رکھتا ہی ہر داغ جگر گلہا سے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر تزوّل آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر ہزاروں میل یان قرآن میں اک ساعت کی وقت پر چلواہی لطف یا نہ خاک ڈالو اُس ریاست پر
---	---

غزل ۱۱۶

کوئی اُس کو ادھر لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ اُن سے کہہ سکا ہلے دل زنجی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک حوریان کس طرح آتا تراپ اس بن زمین دل کو تھے چین	ہمارا حال دکھنایا تو ہوتا مرا پیغام ہو نچ پایا تو ہوتا یہ شکر یا غم بربایا تو ہوتا قصور اپنا میں بخشایا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
--	--

غزل ۱۱۷

دل نادان مجھے بہکا رہا ہی کیا شاید کسی نے یاد مجھ کو جو آنا ہو تو جلد آؤ سیجا	فسون عشق مجھ سے سکھلا رہا ہی کہ یہ دل اس طرح مجھ سے رہا ہی لیون پر دم ہمارے آ رہا ہی
---	--

وہ زلفین شام سے ستلھا رہا ہے ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہے	بلا دیکھیں یکس کے سر پہ آئے مین تیری تیغ کا دم بھر رہا ہوں
غزل ۱۱۸	
تیرا بیاریل نیم جان ہے عجب بیدار و پار و باغبان ہے خدا جانے وہ ہر جانی کمان ہے طین کیونکر حد و سارا جان ہے شہید ناز کی تربت کسان ہے	خبر لے اے سچا تو کسان ہے کبھی ستائیں نہ یاد بلبل نہیں ملتا ہمیں اُس کا ٹھکانا اگرچہ غلبۃ الفت ہے از حد لیے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل
غزل ۱۱۹	
وہل کی شب ہو چکی رخصت فرموانے لگا تم باقی جب کہا وقت سحر ہونے لگا بوسے مشک عنبرین سے درمہ ہونے لگا جانب ملک دم کا سفر ہونے لگا اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا	اقتاب روز محشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مرو ہو گا کھرشک میسائے لگا بارِ صندل سے عرق آیا جبینِ یار پر ایک دم ہوں میجاب دم آخر تو آ پاس جتنا تھا شہید کی کچھ تھا دل لگا
غزل ۱۲۰	
وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظر و بین میری سمائے ہوئے ہیں وہ اپنے سے پھل پرائے ہوئے ہیں کرین کیا کہ تیرے ستائے ہوئے ہیں کہ تیرے گدے تو کھائے ہوئے ہیں	وہ محفل میں تشریف لائے ہوئے ہیں نہ نہ ہو شقائق ویدار جن کا دل دوین گئے دونوں ہمراہ جن کے بجز دیکھ دل کو نہیں چین میرے نہیں زخم دل ہو گئے اپنے یہ اچھے
غزل ۱۲۱	

کیا ملا تیری آشنائی میں راہ و رسم وفا وہ کیا جانے کج خرامی روش ہی خوبون کی خار و خس چومتے ہیں اُسکے قدم بے طرح مرنچہ عکس زلفت پڑا شاہ ہوتے ہیں پائے بوس گدا ناحق اُس بت کی دوستی میں تراب	مرا خسرو ہوئی جسمائی میں منتخب ہو جو بیوہ فنائی میں خوشنائی ہی کج ادائی میں نوش ہی مجنون پر ہنہ پائی میں تیرگی چھائی رو شنائی میں ہی عجب سلطنت گدائی میں لگ گیا داغ پار سائی میں
---	--

غزل ۱۲۲

بہار آئی ہی بھر دے بادۂ گلگون سے پیانہ اُسی رشک پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ بھی کیونکر ساہا اُس پری پیکر کے یارانہ مجھے اہلے کیونکر تری محفل میں جانانہ غزال وشت بولے دیکھ کر مجنون کی میست کو ہمارے اور تمہارے عشق کا چہرہ شہر و زمین گزر یارب گلستان میں ہوا ہی کس شرابی کا ظفر وہ زاہر بیدرد کی ہو حق سے بہتر ہی	رہے لاکھون برس آباد ساقی تیرا میخانہ اداجس کی ہی بانگنی تر چھی چتون چالستانہ وہ بے پروا میں سودائی وہ نگین ل میں دیوانہ مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ یہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آبا و ویرانہ کوئی سنتا نہیں اب لیلی و مجنون کا افسانہ کہ شاخیں جھومتی ہیں نالہ بلبستانہ کرے گردن درد دل سے ہاسے وہی ہستانہ
---	--

غزل ۱۲۳

جدائی آپ کو منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی بیروت ہیں یہ سب معشوق دنیا کے وہی غصہ کی باتیں ہیں وہی قضیہ لڑائی ہی مری جان تم ہی سے پہلے پہل دل کو لگایا ہم	کئے تھے قول اور اقرار کیا جان کر پہلے اُٹھاتے کیوں مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کھڑا ہو جوتا آٹھون پسر پہلے کبھی چاہا نہیں ہم نے کسی کو عمر بھر پہلے
--	---

<p>سفر کرنے سے صاحب کے مرا ہو گا سفر پہلے تھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلے</p>	<p>لیا گر نام جانے کا تو میری جان جا نیگی گنوائے جان کیوں اپنی لگائے کیلے دل کو</p>
<p>غزل ۱۲۳</p>	
<p>کسی کا بس نہیں چلتا ہے جب تقدیر پھرتی ہے پلٹتی ہوگی جب قسمت نہیں تدبیر پھرتی ہے مری آنکھوں میں ای ظالم تری تصویر پھرتی ہے تری صورت کو ایجان ڈھونڈتے تویر پھرتی ہے مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہے</p>	<p>بگاہ قہر جم پر آج بے قصیر پھرتی ہے نہیں تیرا تصور اس میں یہ سب جو کیل قسمت کا مناہت ہے خیال ای جان تھاری بقیار یکا ترا وہ چاند سا کھڑا مری آنکھوں میں چھایا ہے نڑپتا ہے رفیع الدین ترے ای جان تصویر میں</p>
<p>غزل ۱۲۵</p>	
<p>ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا عاشق کو صنم اپنے زلانا نہیں اچھا اس وقت مرے پاس سے جانا نہیں اچھا یہ لوگ برسے ہیں یہ زمانا نہیں اچھا بلبل یہ ترا شور محبانا نہیں اچھا</p>	<p>ای رشک پری دل کا جلانا نہیں اچھا خشب نہئی کرتے ہیں یہ دوتا ہوں حریف دھلا کے مجھے ماہ تھا چاند سا چہرہ اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم موتس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہے</p>
<p>غزل ۱۲۶</p>	
<p>یہ پھرتا ہے مجھ کو جا بجا دل تو کیوں ہوتا بلا میں بہت لا دل کہ جس نے ہنستے ہنستے لیا دل سہارک ہو تھیں صاحب مراد دل جو ہوتا میرے پہلو میں مراد دل</p>	<p>تلاش یار میں ہی رہنا دل ہوتا زلف پر گریہ فدا دل اسی کے جرمین روتا ہوں دن رات نجائیگی قیامت تک محبت نوتا واسطی یہ سوز غم میں</p>
<p>غزل ۱۲۷</p>	

کوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئین گے تو کیا مرنے نہ دینگے شبہ فرقت میں مر مر کر کبھی جان یسب ہی پیارے قسمت کی خسرانی چلو سب مل کے اُن کو دیکھ آئین	محبت چارون ہی جیتے جی کی سحبیت اور ہر اک دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی نکلنے پانی کچھ حسرت نہ جی کی بڑی حالت ہو اس دم واپسی کی
---	---

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر میں اُس کا نہ کرتا زمین میں نہ تپا ملکوں میں پھرتا جو ہو تین قابل ویدار آنکھیں اٹھاتا بار بار الفت کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق نہ پسان	مثل سچ ہو کہ مرتا کیا نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیسا کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر تھب کو حنہ اپنا نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکا نہ کرتا
--	--

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیون قدر منہ پیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا
نہ منہ سے بولو نہ سر سے کیلو کئے گا کیونکر ملال دل کا
نہ تیغ ابرو کا ہم کو ڈر ہو نہ تیر مرثگان کا کچھ خطر ہے
ہمیشہ سینہ بہان سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکال دل کا
میں اُن سے گستاخ ہو گا جسم تو پہلے مانگوں گا لب کا بوسہ
وہ مجھے بے شرم ہو گئے جسم تو پہلے چوکا سوال دل کا
وہ زلف پیچان سے اڑ چلا تھا تڑپ تڑپ کر پھر ٹک پھر ٹک کر
یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ بھنس گیا بال بال دل کا
ہر دل کو تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یا دھس کی

ہو اُس کو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
 تمہاری زلفیں لٹک رہی ہیں جوان میں ہوتا تو گر نہ ٹرتا
 تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہوا حتمال دل کا
 بھرے ہیں وہ ہم سے خیر بہر ہم اتنے اے قدر میں مگر
 ہیں جہاں میں نہ تھو دلبر انھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

جو گزری ہو مرے جانی نہ پوچھو
 ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو
 عزیزوں کی نگہبانی نہ پوچھو
 دل نادان کی نادانی نہ پوچھو
 کوئی حال پریشانی نہ پوچھو

شب ہجران کی طولانی نہ پوچھو
 حقیقت کیا بتاؤں چشمِ غم کی
 نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں مگر سے
 بچا یا لاکھ پر پھنس ہی گیا دل
 برت کعبہ مست از حزن میں سے

غزل ۱۳۱

کر کر کے متین انھیں گھرے کے آئینے
 اس ابرو سے خاک میں ہم کو ملائینے
 سن لینا تم کہ عرشِ معلیٰ بلائینے
 کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب بند کی کھائینے
 پھر کس طرح فراق کے صدو اٹھائینے
 اچھا کریں گے تجھ کو اگر وہ بلائینے
 کیونکر نہ اُس کو دیکھ کے ہم خار کھائینے
 تعبیر یہ جو ہم کو کنوین وہ جھکائینے
 اب بل کے اور سے نیا نقشہ جاکھائینے

روٹے ہیں ہم سے آج انھیں ہم منائینے
 شکر خدا جنازے پر میرے وہ آئینے گے
 نالے ہمارے یو ہیں اگر سر اٹھائین گے
 جس دن ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائینے
 ہم سے خدا نخواستہ وہ گرجد اہوے
 اسی دل ہوں میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے برت
 پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر وہ
 دیکھا ہو ہم نے چاہ ذوقِ رات خواب میں
 گرا لکھ اُن کی بھر گئی اپنا بھی دل پھیرا

<p>یوہن گبرگبر کے اگر وہ بستان گے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپائیں گے یکھل بیاہ کوئی نیا گل کھلائیں گے کاہیکو آپ ہسم کو بھلا پھر ملائیں گے کاہیکو میرے حال پر وہ رحم کھائیں گے</p>	<p>زلفون کی طرح پیچ میں لائیں گے ہم کو بھی یہ نوت ہو کہ ہوئے نہ عالم سیاہ آج اُس گلبند کے پھولوں کا زیور پہنے سے دن رات جب رقیبون میں صحبت ہو آپ کی اخگر ٹھہریں تو شوق ہر دل کے جلاسنے کا</p>
---	---

غزل ۱۳۲

<p>جنان کو جنت المادی کو کعبہ کو گلستان کو قمر کو شستری کو زہرو کو مریخ و کیوان کو رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو حلب کو روم کو روی کو ختن کو چین کنگان کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمندر کو چین کو نیل کو چین کو عمان کو جین کو رنج کو عارض کو دہن کو اوزن خندان کو صنو پر کو سن کو سرو کو لال کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان اور لقمان کو</p>	<p>و یا ربہ خدا نے کسکویون جیون کو سے جانا کو جو آیا بام پر وہ گل تو گردون پر ہوئی حیرت مری اس تو گرفتاری سے ہر اک کو شکایت ہو ملا کر خاک میں سب کو ترے کو پے میں آئیٹھے لیا تیری ادا نے لوٹ ہر شہر و ولایت کو تھوڑا قتل سے تو نے کسی نہرب کو اوت قاتل سمجھتے کم ہیں سب میں ہم اپنی چشم گریان سے شب چل صنم میں یاد کر کس کسکو روتا ہوں ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مرے اس درد دل نے کر دیا شرمندہ حکمت سے</p>
---	--

غزل ۱۳۳

<p>کہا اگر است برکم تو ابھی کے تو کہیں سبے ندوہن ترانی اور مکی سن اپنی ہی بکسری چلا کہ تری تجلی نور نے چین مثل طور و یا حبلا جدہرا نکھڑاٹھا کے نظر گردن تظاؤی مجھ کو وہ بھلا</p>	<p>صنما بر بکریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ قبلا ہو جس جال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو محو دشت نظارہ ہیں ہی آہ بھر کے کہیں ہیں یہ جو کہتے کعبہ میں ہیں فقط سوغلط ہو محض اسی نمط</p>
--	---

تجھے انشا اور لکھیا کہوں وہ جان میں کوئی بھی فرق ہے جو خدا کے نور سے پر نہ ہو کہ محال دہر میں ہو خلا

غزل ۱۳۴

دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا گو نہ لیوے تو نام عاشق کا جان سے ہو گا یہ بدن حنائی مت ابل بندگی نسین تو نہیں یار ایسا نہ پاؤں بگاڑ دوی	یا الہی یہ کس سے کام پڑا اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا جسم رہ جائے گا تمام پڑا کب کھلے آگے یہ غلام پڑا دیکھ لیتا اگر اس کو کام پڑا
---	---

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کس نے کیا یار کیا ہم جو رہتے تھے مدام گوشہ تہائی میں آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدت سے نکل کنے لے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو کون منصور تھا وہ جس نے انا الحق بولا	اب مجھے پیار کیا کس نے کیا یار کیا سر بازار کیا کس نے کیا یار کیا عشق اظہار کیا کس نے کیا یار کیا نار گلزار کیا کس نے کیا یار کیا بر سر دار کیا کس نے کیا یار کیا
--	---

غزل ۱۳۶

قد ترا سرور دان تھا مجھے معلوم تھا وہو پین غم کی عیش جی کو جلا یا فہوس خاک تیرے قدم پاک کی اسی ماہر جبین شب بھرت کے اندھیرے سے بتگدا پا تھا یار نے ابرو سے مرگان سے مجھے صید کیا سب جگہ ڈھونڈ رہا تھا اس کو نہ پایا بگرن میں نے بھی تھا کائنات کا جو نام و نشان	گلشنِ دل میں عیان تھا مجھے معلوم تھا پیو کے سایہ میں امان تھا مجھے معلوم تھا سر نہ ویدہ جان تھا مجھے معلوم تھا مخ ترا نور نشان تھا مجھے معلوم تھا اُس کے تیر و کمان تھا مجھے معلوم تھا دل کے گوشہ میں کان تھا مجھے معلوم تھا وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم تھا
---	---

دل بیدل نے کہا تھا سوہا آج تہراج کیا بلا سیف زبان تھانجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا
تجھے جس بزم میں زہار نہ دیکھا نہ سنا
ہمدون میں نے کبھی روکلام دے دیا
عشق کی راہ میں نقش قدم و شور و جرس
چشم و ابرہتی ہیں اور گوش بہ آواز قدم
اس سے بچتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا
ناچ اور راگ و بان یار نہ دیکھا نہ سنا
اسکے جڑ مصحف خسار نہ دیکھا نہ سنا
گاہ چنے دم و فستار نہ دیکھا نہ سنا
عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

آکے سجاوہ نشین تھیں ہوا میں بے بعد
کیا عجب ہو جو اٹھے مرقدِ یسلی سے صدا
تیز رکھو سر ہر خنار کو اسے دشتِ جنون
وہ ہوا خواہ چین ہون کہ چین میں ہر صبح
منہ پر رکھو دامن گل رو وینگے مرغانِ چین
اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
لاشتِ مچھکشتہ کمال کی کوئی لٹکا دو
جا کے کہد یوں کوئی خان کی زبانی اتنی
لہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد
شاید کجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد
پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد
ہر روش خاک اڑا نیکی صبا میرے بعد
کون کھولے گا مرے بند قبا میرے بعد
یاد آدیلی تجھے میری دف میرے بعد
تا ندوے کوئی مجھ میں بلا میرے بعد
اب نہیں آتے ہو پھر آگے گیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوے جانان چھوڑ کر
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا
وصل جانان کس کی قسمت میں ہمیشہ ہر دلا
جلسِ نالان گمان جائے گلستان چھوڑ کر
خار آگے ہیں کہیں مٹا کا امان چھوڑ کر
جاتی ہواک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

<p>کب وہ انسان ہو جو مانگے جو انسان چھوڑ کر چل بسے ہن جسم کیا کیا قصروں یوان چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہن جس طرح سے شیر میدان چھوڑ کر مسجدوں میں بیٹھے اپنی پی دکان چھوڑ کر</p>	<p>ہو آئی وصل جنت میں بھی مجھ کو یا رکا ۔ سرشکنتی پھرتی ہن ارواح سنگ خشت سے زاہد اکیونکر کروں میں ترک یہ دینا ہو وہ کو سے قاتل کو چلے وحشت ہن یوں صحرایم مرگیا کیا مال سخ میکش جو سارے سے فروش</p>
---	--

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہو کیسا کہ ہر ستم گئی جان پر نہ گیا مستحق
کسی کے خرام کی یاد میں تہ خاک بھی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہر جوتلا دے مجھ کو ذرا قلق
برہم ہو حالت جان کی غرض اب تو جان پر آہنی ۔
یہ غلاب مرگ ہو یا طیش خدا کا قہر ہو یا قلق
یہ کمان کی جی کو بلا لگی مری ہا سے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا جے جو ہو ایک ساشب و روز صبح و مساق قلق
نہیں چاہ میری اگر انھیں نہیں راہ دل میں تو کیلے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق
غم پھر لے رکے ہاتھ سے شب و روز ہوں میں عذاب میں
ہر ہمیشہ طیک تئی طیش ہو مدام ایک نیب قلق
کہا جانی بلب ہوں جو آئے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

<p>اے خدا یہ کسی بندے کو تو آزار نہو سانس لینے میں کوئی شخص گنہگار نہو مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھ سے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تازہ قیامت بھی بیدار نہو</p>	<p>کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ یہاں نالہ مرغ چمن نے اسے بچو اب کیسا آج ہر دھوم اسیرانِ قفس آتے ہیں بخت بیدار اگر خواب میں مجھ کو پاسے</p>
<p>غزل ۱۴۲</p>	
<p>یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرا یا رہو جاے ایسا تو فتنہ پی کہیں سرشار نہو جاے ایسا کہ کہیں تو سر بازار نہو جاے اگفت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاے</p>	<p>ڈرتا ہوں خدا مجھے وہ دلدار نہو جاے و فنا یو ہر گز دہری لاش کو یار و ساتی تو اسو جان کے مست کجیو مدہوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پری رو اے موج مجھے خوف نہیں کیا دل و حتی</p>
<p>غزل ۱۴۳</p>	
<p>راہ بھولا ہے یہ دل خضر بیابان مدھے پا پر بہنہ ہے مرا خار بنیسلان مدھے نیم بسمل نہ رہوں خجڑ مرنگان مدھے خون کرنے کو مرے خاک شہیلان مدھے ہاتھ کھینے میں نہیں چاک گریبان مدھے</p>	<p>عشق ہر دام بلا زلف پریشان مدھے بھرمین یار کے پھرنا ہے مجھے کوہ و دشت تیغ ابرو نے تری مجھ کو کیسا گھائل سرخ چہرے پہ جو کھل پان وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہے مجھ پہ سراپا فانی</p>
<p>غزل ۱۴۴</p>	
<p>سے تو سانپ تجھے اور اسے من سانپ کا بچھے سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی مٹا بچھے ہا عارض کو اور کاکل کو ہم کالی بلا بچھے</p>	<p>بتا دین ہم تمھارے عارض و کاکل کو کیا بچھے یہ کیا تشبیہ بیوہ ہے کیوں موزی سے نسبت دین نہا مات زمین سے اس کو کیا نسبت معاذ اللہ</p>

<p>اسے برق اور اسے سادہ کی ہم کالی گھٹانے اسے ظلمات اس کو چشمہ آبِ لبثا نے یہ بیضا اسے اور اس کو موسیٰ کا عصا نے اسے قندیل کعباس کو کعبہ کی روشنی اسے وقتِ نماز صبح اور اس کو عشا نے سوید اس کو بکھے اور اسے نور خدا نے</p>	<p>غلط ہر ہو گئی تشبیہ بھی ایک طائر سے گھٹا اور برق کیا ہو کین گھٹا اگر اس کو نسبت دین جو کیے یہ فقط مقصود تھی حضورِ سکندر کی جو اس تشبیہ سے بھی دلِ رخ ان دونوں پہ آنا جو تشبیہ پسندِ خاطر والا نہ ہو پھر حقیر لان ساری تشبیہوں کو رد کر کے یہ کہتا ہو</p>
---	---

غزل ۱۲۵

یہی کہتی تھی لیلیٰ پر وہ نشین نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غمِ قیس ہوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز و ادا کی قسم
رک کا پایا جو لیلیٰ نے مجھ کوں کا جی کہا کیوں ہو خفا سے سروسہی
کہ نہ میں نے کسی سنگ بات بھی کی مجھے میری ہی شرم و حیا کی قسم
مرے گریہ سے جا بے ہو صبر و سکون مے شکون سے ٹپکے ہو قطرہ خون
ارے حین نہیں مجھے پیاسے کھون مجھے اس تری ہر دوفا کی قسم
شبِ ہجر میں شکون کا خون بہائے دیکھو کے رنگِ شفق کا اڑا
نہیں اس بنِ مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگِ حنا کی قسم
ترے کشتہ غم کا ہو حالِ ہجر ہی کہتو جو جانا ہو تیرا دم
مجھے قاصدِ بوجِ نسیمِ شربِ ہجر کی سیر کی قسم
کبھی کتا تھا قیس غزلوں سے جا کوناقہ اِدھر سے کدھر کو گیا
کبھی کتا تھا تو ہی بتا دے صبا نے لیلیٰ کی زلف و وٹا کی قسم
کبھی ساغر و صل نہ میں نے پایا کبھی چاکِ جگر کو دین نے سیا
غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو ر و جفا کی قسم

نہ تو پانی ہو س کبھی پھولوں کی بو نہ تو بیٹھا ہوں من کبھی بر لب جو
نہ تو بے کلی دل کی گئی ہے کچھوٹے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۳۶

<p>مرا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا کیسی زلف کی جانب جو کھینچ رہا ہوں دل الٹی غیر ہو کیوں جوش پر جو دیدہ تر بتوں کے کوچہ سے بہر خدا نکل ہی دل ازل سے یان خط قسمت کی جا لٹش قوم وہ دم حسینوں کا بھرتا ہے چوکی مری زیست دکھایا زیست میں جس نے نہ سنا امانت کو</p>	<p>ڈرا جو جس سے وہ دل لگا بھیجا پھر کیا بالے تازہ مرے سر پہ لاسے گا پھر کیا کیسے عشق کا طوفان اٹھائے گا پھر کیا ہیران جو بیٹھا ہے صدمہ اٹھائیگا پھر کیا مٹے ہوئے کو متدرسا لے گا پھر کیا جو خود مرے گا کسی کو جلائیگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پر آئیگا پھر کیا</p>
---	--

غزل ۱۳۷

یہی دل کو تعلق رہا زیر زمین نہ موے پہ بھی رنج و الم سے چھٹے
جھین چھوڑتے تھے اکدم نہ کبھی تاحشر غضب ہے وہ ہم سے چھٹے
مگر بے بیچ ہزار طرح کے بشر یہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جلائے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیوں نہ ہیں مرنے کی خوشی کہ لمحہ میں فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایذا سے چھٹے ہر وقت کے رنج و الم سے چھٹے
صیاد کے جب بھندے میں پھنسے مرنے کا بہانا ہم نے کیا
ہمدم یہ پھڑکنے کی ہو جگہ ہم دام میں اگر دم سے چھٹے
صحبت میں تن و جان کی اے دل دینا کے مزے سب جا مل تھے
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے ہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت مثل ہر کوئی نہیں شکل رہائی کی ++
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کہ قیدِ عدم سے چھٹے

غزل ۱۴۸

زلف میں پھنسکے نہ مرغ دل مضطر چھوٹے
جان مضطر کو بن اس سرو کے کیونکر ہو قرار
آبرو اپنی گئی داغِ حسینوں کو لگا
مرغ دل خیر مڑگان سے رہا ہو کیونکر
غرق ہو بہر فکر میں امانت دن رات
کس طرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے
ہو بڑا قہر جو قمری سے صنوبر چھوٹے
عشق بازی میں جو پوچھو تو بواہر چھوٹے
کس طرح باز کے پگل سے کبوتر چھوٹے
طبع سے گوہرِ مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ۱۴۹

شبِ فرقت میں نالوں نے جہان سررا پٹھایا ہی
حسابِ آب و دانِ حشر میں ہو گا تو کدو ن گنا
شفق چھوٹی ہو تو کدو شام کو شہرِ بدخشان میں
مری قربت چھوٹا ناچار غنی میں کیوں ہو تکبر
نہیں ہو جو ہم حکیمان آتی نہیں فرقت میں
زمین کو زلزلہ ہو آسمان چسک میں آیا ہی
پیازِ عمر بھر خونِ جگر غم میں نے کھایا ہی
لب زکین یہ سیل کے آنے پان کھایا ہی
یکس نے چادرِ مہتاب میں دھبہ لگایا ہی
کسی محبوب کو تو اوجِ اعلا منتہی یاد آیا ہی

غزل ۱۵۰

دل مرا سیرِ محراب سے نہ استاد کہی
زندہ جب تک ہیں ہم تو جانِ جلا میں کر لو
ستمِ ایجاد چھوٹے ہم نے نہایتِ جلائی
ہو کا خبِ خیال میں بیل کا چھنسا نامعلوم
بہلو کس کو دکھائی ہو چھتہ روج پر وار
ہیں آیتِ منتِ جنت بے مشعر و حیا کی باتیں
لیکھا باغ میں بھولے سے نہ جلا دیکھی
یونہی سیگانہ تھارشی کوئی پیدا دیکھی
اس طرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجاد کھی
آجیگا موت کے چھند سے میں جو حیا دیکھی
ہم بھی اس بلغم میں تھے قید سے آزاد کھی
کبھی کتابِ امانت مجھے اشتاد کھی

غزل ۱۵۱

دل نادان تجھے آزار ہوا خواب ہوا
ایک کافر کی محبت نے بھلا یا سب کو
یہ سزا ہو دل نادان کی غنا ناکست
بار منت کا میرے کون اٹھاتا سر پر
ناصحا تجھے تجھے کوئی سروکار نہیں
رد ز کے جھگڑے سے پہنچے فراغت پائی
خون مشترکائین لپٹ کر میرے خلیل

دام کیسومین گرفتار ہوا خوب ہوا
برے تسبیح کے زنا رہا خوب ہوا
زر گین چشم کا بیبا رہا خوب ہوا
وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا
میں جو رسوا سیر باراز ہوا خوب ہوا
اس کٹنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا
رہنا جیسے رکا رہا خوب ہوا

غزل ۱۵۲

ترا جس میں چون رہے رہے نہ رہے
یہ چاروں کی جوانی بہت غنیمت ہی
پوئل و نظر ہی تو پھیرے غنیمت
یہی ہو شک فشانے تو صبر ہے کیسا
تجھی کو باتوں کی واپسی نشست رویت

یہ تو بہا ریگیشن رہے رہے نہ رہے
ترا یہ رنگیت روغن رہے رہے نہ رہے
جھکی ہوئی مری گرنے رہے رہے نہ رہے
ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے
کیسا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے

غزل ۱۵۳

بخ روشن تر قرآن ہے اللہ اللہ
شیخ کو کعبہ بھلا یا ہی بر بہن کو دیر
صل دلبر میں بھی آرام نہوے حاصل
ترجی خیلوں سے وہ پھرو دیکھتے ہیں آج دلا
عشق نے اس کے قضا جہ میں نہیں کی تاثیر
جی خلیل ایسی کہاں تیرو سخن میں لذت

ای صنف تیرا یہ ایسا ان ہی اللہ اللہ
وہ تری زلف پریشان ہو اللہ اللہ
عاشقی کی یہی چپ ان ہی اللہ اللہ
قتل کا کس سکے یہ سامان ہی اللہ اللہ
جنے دیکھا وہ پریشان ہی اللہ اللہ
شاہ خادم کا یہ فیضان ہی اللہ اللہ

غزل ۱۵۳

گئی یک یک جو ہوا لپٹ نہیں دکنو میری قرار ہے
یہ رعایا ہند تباہ ہوئی گو کیسی سیر بلا ہوئی
کیسی نے ظلم بھی ہو سنا دیا پچانسی لکھن کو سگناہ
نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چمن کو کس طرح کا تھا یان چمن
بیان تنگ حال جو سب کا ہے یہ کرشمہ قدرت رب کا
شب و روز چو نہیں جوتے کو خار غم کو وہ کیا سے
یہ بھی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسی کو الم نہ تھا
کبھی جا وہ ماتم سخت ہو کیسی گردش بخت ہو
کیا ہو غم طفر تجھے حشر کا جو خدا نے پوچھا تو بر ملا

کروں اس تم کا میں کیا بیان مرا غم سے سینہ فگار ہے
جسے دیکھا جا کم وقت نے کہا یہ بھی قابل مار ہے
وے کلمہ گو یوں کی سمجھ آئی دل میں اُنکے غبار ہے
جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اب تو اُٹھا دیا رہی
جو بہار تھی سہ خزان ہوئی جو خزان تھی اب وہ بہار ہے
لی طوق و بٹری جو قید میں کہا گل کے برے یہ ہار ہے
چلی غم کی باد صبا یہ کیا نہ وہ رنگ ہے نہ بہار ہے
نہ وہ تلج ہے نہ وہ تخت ہے نہ وہ شاہ ہے نہ دیا ہے
ہیں جو وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کا رہی

غزل ۱۵۵

فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات
یا و اگیا کسی کا یہ کتنا غصہ تھا
زلفین بٹین نہ چہرہ سرو سے ایک دم
ہوتی ہو کس طرح بسر اوقات کیا کہیں
کس وقت آنے کیجئے مطلب کی گفتگو
ہم چھڑنے سے باز نہ آئیں گے اچھم

بچھتے رہے کلیجے میں بھالے تمام رات
کب بخت آج اور ستلے تمام رات
اس چاند میں پڑے رہے ہالے تمام رات
زاری تمام روز ہر نالے تمام رات
رہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات
جو تیرے دل میں آئے ستلے تمام رات

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہیں واللہ اسی کو دل کے ہم کا شانے میں
دو حوٹھتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور تہخانے میں
دو کھا ہم نہیں کھانے کے تو لاکھ چھپا دے اپنے تئیں

تیری ہی ہر یہ جلوہ گری سبستی اور ویرانے میں
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی مگر جھوٹ کون تو کا فہون
 دیکھ رہا رہوں شکل کسی کی اپنے اور بیگانے میں
 عشق و محبت جیسا یار و شمع سے ہر پردا نے کو
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہیں جل جانے میں
 رہنا خلیل اگاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شے ہے
 یہ چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یارانے میں

غزل ۱۵۷

میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز تیرا روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی ہو اسے وعدہ خلافت دلبروں میں بیوفا میری و مناسکی دھوم ہو کیا تجھ ہوں اب علاج بیکراری کیا کروں	میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھ سے کیا کیا جان مکنے کے لئے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کیا کیا بالہوس سے کیوں کہا تھا راز جو افشا کیا دھردیا ہا تھا اُسے دلبر تو بھی دل دھڑکا کیا
---	---

غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی منکر قسم نہ ہوتا
 جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو عزم نہ ہوتا
 وصال کو ہم ترس ہے تھے جواب ہوا تو مزا نہ پایا
 حد کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اُس کو سنج و الم نہ ہوتا
 مگر رقیبوں نے سر اٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو ہمیں روت
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی خیال سے گردن میں خشم نہ ہوتا
 وہاں ترقی جال کو ہو بیان محبت ہے مگر و زافسرون

شریک زبیا تھا بواہوس بھی جو یوفائی میں کم نہ ہوتا
ہو اسلمان میں اور ڈوسے نہ درس واعظ کونین کے مومن
نبی تھی دوزخ بلا سے بیتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا

غزل ۱۵۹

کھا گیا جی صنم نہان افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا کل دل غ جنون کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہر پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی مومن	کل گئی غم کے مارے جان فسوس جی گیا یون ہی رایگان افسوس الکی بارغ میں حسد ان افسوس راز رہتا نہیں نہان افسوس مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس
--	--

غزل ۱۶۰

سرمہ گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیوں ہو گرم جولان مرے مدفن پہ تم آتے کیوں ہو جیسے منظور وفا ہو جفا بھی افسوس توڑنا جان کا ہو جانے گا دشوار آخر کل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن	خاک میں نام کو دشمن کے ملاتے کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہو تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و میری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو عبث بات پناستے کیوں ہو
--	--

غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تم سے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی بیخ و عدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو لطف مجھ پہ تھا پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہی یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی بیٹھے سب میں جو رو برو تو اشارتوں میں ہی گفتگو
 وہ بیان شوق کا برملا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 ہوئے اتفاق سے گر ہم تو دو فاجتائے کو دم بدم
 گلہ ملاست اقربا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
 وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کتے تھے یاد ہونا
 میں وہی ہوں مومن بتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی تو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی چلی ہو جان نہیں تو کوئی بھکا لوراہ خیال زلف میں خود رفتگی نے قمر کیا کروں میں وعدہ غلامی کا شکوہ کہ کس سے مجھے یہ ڈر ہے کہ مومن کہیں نہ آتا ہو	خبر ہر لاش پر اس بیوہ کے آنے کی تم اپنے پاس تک اس تہلکے آنے کی امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی اجل بھی رہ گئی ظالم سنا کے آنے کی میری تسلی کو روز جزا کے آنے کی
--	---

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہو گئے ناوک انداز جد صردیدہ جانان ہو گئے صبر یا رب مری وحشت کا پڑھ چکا کہ نہیں	فلس ماہی کے گل طمع شبتان ہون گے نیم بسمل کئی ہو گئے کئی بے جان ہون گے چارہ فرا بھی کبھی قیدی زندان ہون گے
--	---

یہ وہ انکھرنسین جو خاک میں نہان ہو گئے پھر وہی پانوں وہی خار مغیلان ہو گئے آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہو گئے	واغ دل نکھین گے تربت سے مری جون لال پھر بہار آئی وہی دشت نوردی ہو گی عمر ساری تو کٹی عشق بستان میں ہوسن
---	---

غزل ۱۶۴

نخل تابوت میں جو پھول لگے زکس کے کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے پہن ہس کے یہ مزا چون نصیبوں میں کسی بجیس کے جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے واہ انکھار تران اذغے یا بس کے	کشتہ حسرت دیدار پن یارب کس کے کس پر یروے شکر سے ملا دل افسوس لذت مرگ سے پھران میں دعا ہے کہ خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور خطرے یار ہوسن سے بھی پن مدعی طسج روان
--	--

غزل ۱۶۵

کس یوسف غریزی کی اس دل کو چاہے چاروب کش گلی کا تری بادشاہ ہے ابو مرلیض عشق کی حالت تباہ ہے مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہے بوسہ کا مانگنا نہیں کوئی گناہ ہے یہ قتلگاہ میرے لیے عید گاہ ہے یہ گنج حسن ہے تو وہ مار سیاہ ہے کیا صید گاہ یار کی تیر نگاہ ہے کافی ہمارے واسطے تیغ بنگاہ ہے تجھ سے فراق یا حسد کی پناہ ہے	یعقوب سان جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہے ہم ایسے خاکساروں کی کب بھک چاہ ہے دعویٰ عبث عبث ہے مسیحائی کا تجھے ہو جائیگے گناہ مرے عفو حشر میں کیون مجھے مقصود بگڑتے ہوا حضور اس جا جو تنے ذبح کیا مجھ کو بے قصور گیسو کو رخ پر دیکھ کے کتنی ہر ساری خلق آنکھیں دکھائے طائر دل کرے شکار قاتل نہیں ضرورت شمشیر آبدار کیونکہ نہ آہ آہ کرے حسرت حزن
---	---

غزل ۱۶۶

بہار آئی چمن میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال خواست جانان میں تپلا ہوں تبس غم کا نہیں بھولا مجھے شرما کے اسکا وصل میں کنا مزاج اُس کا نہ کیونکر نالہ بلبس سے برہم ہو اسیر دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق	چلی پھر انہی دشت کی ہوا بھر دل غول چکا گمان سر و گامستان پر ہر جھکو خسل ماتم کا آتا رہے قبر میں ہم کو جو کھولے بند محرم کا نزاکت سے ڈو پٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا چند لکھے میں حلقہ گیسو سے پُر خم کا
--	--

غزل ۱۶۷

کب مرے دل کو خیال رخ جانان نہ ہوا کو نہ ساول ہو نہیں جس میں محبت تیری دشمنی کس نے نہ کی مجھ سے تری الفت میں کیون ہٹا جاتا ہوں قاتل مجھے بیل کر کے بو نہ لب مجھے اُس نے کبھی عاشق نہ دیا	جلوہ گر کب مرے گھر میں نہ تا بان نہ ہوا کون کا فر تری الفت میں سلیمان نہ ہوا ای پری کون مری جان کا خواہاں نہ ہوا لطف گیا خون سے جو دہن ترا فشان نہ ہوا شکر کرتا ہوں کہ شہر مندہ احسان نہ ہوا
---	--

غزل ۱۶۸

دل پر وہ نشینوں سے لگانا نہیں اچھا رخ چاند ساز لفون میں چھپانا نہیں اچھا پردے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگے دل میں مگر ضبط ہے لازم سوئے ہیں شب بیل کے جاگے ہوئے عاشق	کوچے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا ای جان یہ اندھیر مچا نا نہیں اچھا حنا لی فقط آواز سنا نا نہیں اچھا اے شمع یہ افسکون کا بہانا نہیں اچھا اے مرغ سحر شور مچا نا نہیں اچھا
---	---

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیا دیا تیری صدا نے چین نہ اے دلربا دیا رویا کبھی جو یا دین اُس بجر حسن کے	دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا سوئے ہوؤں کو خواب اجل سے جگا دیا آنکھوں سے میں نے اشک کا دریا بہا دیا
---	--

بیگانہ کی خبر نہ بیکانون کا ہوش ہے بہکانہ کچھ کہہ رہی چاہ ذوق کا عشق پھولے نہیں سہاتے جو کل رات سے جو تم	سب کو تھکائے عشق میں دل سے بھلا دیا دانشتہ میں نے دل کو کوئین میں گرا دیا عاشق بناؤ تو تھیں اُس گل نے کیا دیا
--	---

غزل ۱۷۰

کسی کی زلف میں گر بھول کر بھی دل اٹکا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوائے جسم محبت قصور ہی نہ گناہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے ہٹے نہ مسرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا پھر اٹھایا وہ جسم کا گڑھی گڑھی ہی بیان خوف دم بدم کھٹکا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھجھک کے ہٹ گئے کیا رجو سنا کھٹکا اڑے رہو کہ اسی میں ہی نام جیوٹ کا
--	---

غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش حالوں کا قلق سے دم ہر بیان اٹھا ہوا آشفہ حالوں کا ترا مجنوں ہی جانب تڑپتا ہو گا اسی پسلی کہان اترے کہان سکں کیا مطلق نہیں کھلتا گراں ہو گوش گل ناحق چن میں غل مجاتی ہے جگر کے داغ سے ہر دم دھواں پھیرا اٹھتا ہے	لی پھر آگ سینے میں جوا پھر خوش نالوں کا اُدھر پھنڈا پڑا ہوا پانوں میں نفون کے بالوں کا غیل زنجیر کا جس دشت میں ہو شور نالوں کا پتیاں کس سے پوچھیں ہم عدم کے جانو لوں کا نہیں پان سننے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لگا عشق گھونگر والے بالوں کا
---	--

غزل ۱۷۲

چمچے کرتے ہیں مرغانِ خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو فغان کرتی ہے درد و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سہنش دل غجنوں ثقت میں کیونکر کم ہو	وہ دین لانا ہی بلبل کو گلستان کیا کیا ڈھونڈتا ہے مجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیسار کر ہا دل نادان کیا کیا آگ بھڑکتے ہیں یا غول یہاں کیا کیا
--	---

خاک میں ملگئے اے چرخ ترے ہاتھوں نے بعد مردن بھی نہ بھولوں کا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھا کے کہیں اندر مجھے اے عاشق	دل انگین میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا۔ یا د آئیگا مجھے خانہ زندان کیس کیسا یا د آتا ہے مزار شہر ذیشان کیا کیا
---	---

غزل ۱۷۳

موت اُس کی ہر شخص ہر بیار محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غسل وحشت ہو کہ سودا ہو و فاکر ہو گی مشتوقوں کو کیا کام بھلا مرد و فاسے یار نہ خزان آئے کبھی باغ جان میں برخ زرد و چون زار ہر ترشہ ہر لب خشک ہمت نہ کبھی ہا ریو عاشق یہ رہے یاد	عیسیٰ سے بھی جاتا نہیں آزار محبت تو قتل ہوا آج گنہگار محبت ہوں خادم دیرینہ سرکار محبت نادان ہر جوان سے ہو طلبگار محبت سہ سبز ہمیشہ رہے گلزار محبت کیونکر نہ کہیں سب مجھے بیار محبت ہر مرد و ہی جس سے اُٹھے بار محبت
---	---

غزل ۱۷۴

روا نہیں یہ جفا تین خدا سے ڈر صیاد سناؤں گر تجھے درد دل و جگر صیاد بیان میں کس سے کروں حال کون سنتا ہر اسیر کچھ نفس ہوں میں اب تو مدت سے ہمت برا ہر سستا کسی کا اے ظالم سناؤں کس کو پسینہ گاسن کے دل کس کا چھٹا ہر جب سے چن کچھ نہ پوچھ حال مرا چمن میں رہنے دے بلب کے آشیانے کو اسیر دام ہلا کر کے مجھ کو اے عاشق	عبث نہ باندھ مرے قتل پر کمر صیاد یقین ہر شام سے ڈرو لے تاسا صیاد کسے دکھاؤں میں بیتابی جگر صیاد کبھی مرا بھی گلستان میں تھا گزر صیاد نہ ذریعہ کرنے مجھے لٹہ و رگزر صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثر صیاد کہ بچ ہو زرد و ہن خشک چشم صیاد اُجاڑا نا نہیں اچھا کسی کا گھر صیاد ہو اہر آج خوشی دل میں کس قدر صیاد
--	--

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثاروں کا کوئے قاتل میں دل بچپگانہ اب کسی صورت نہیں معلوم اب ہمیں صیاد رہ گئے ہم تو دشتِ غریبیت میں آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق	صبحِ غم ہے عیاں خدا حافظ آج ہوا امتحانِ خدا حافظ اشکِ خونِ ہین روانِ خدا حافظ لے کے جا گئے کہاں خدا حافظ جاؤ اے ہمدردِ خدا حافظ تو ہی اب نبیجانِ خدا حافظ
--	--

غزل ۱۷۶

زلفوں میں جا پھنسا ہوئی ثابتِ خطائے دل فرقت میں یار کی ہر یہ ہر دمِ دعاے دل پیارے یہ دے بتا کہ وہ جادو ہے کون سا مشہور ہے جان میں کہ دل کو ہر دل سے راہ بغضوں بننے اسیر رہے در بدر پھرے بالکل وفانہ ہر دمِ محبت نہ دلبری دیکھو سچ کے رکھو قدم کوئے یار میں اک دن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب	چھوٹے نہ دام سے ہی اب ہر منزلے دل خالق کرے کسی کا کسی پر نہ آئے دل قابو میں آپ لاتے ہیں جس پر لے دل پھر کیوں تھا راول نہوا آشنا لے دل اُس کی سزا ہی ہم جو تھے لگائے دل پھر کس اُمید پر کوئی تھے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے دل کیونکر نہ صدمہ شبِ فرقت اٹھائے دل
---	---

غزل ۱۷۷

کنے دیکھیں ہن زمانے میں یہ پیاری آنکھیں جس پہ کی ایک نظر جان سے مارا اُس کو دیکھیے کب نظر آتا ہے وہ نورِ شیدِ جال نامہ برد کیجئے آتا ہے کب اُس گلرُو کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہن تھاری آنکھیں کیوں نہ کیے تری آنکھیں کو شکاری آنکھیں راہِ تکتی ہن کئی دن سے ہمارے آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہمارے آنکھیں
--	--

قابل دید کمان دیکھیں کسے اسی عاشق
اب نہ وہ ہم ہی کہتے اور نہ ہمارے آنکھیں

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمیں ترساؤ نہیں
جان بلب دیکھکے آپہن نہ کرو
اتش دل ابھی ستر چھپیگی
کچھ نہیں تم کو محبت میری
تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو
میں ہوں یا تم یہاں اور ہر کون
کیون دکھاتے ہو مراد خم جگر
تھا مست درمیں جو ہونا وہ ہوا
اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق

عارض حسن پہ اتراؤ نہیں
تم کلیجہ سیر اسد کا نہیں
اس دلی آگ کو بجڑ کا نہیں
جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں
گالیوں غیبر سے دلوں کا نہیں
آؤ آغوش میں شرماؤ نہیں
جس میں نجیب ہو یہ وہ گھاؤ نہیں
دل کو کھویا ہے تو چھپتا نہیں
مرض عشق سے گھبراؤ نہیں

غزل ۱۷۹

بھلا ہوتا ہے اسے ساقی رہے آباد میخانہ
کون کیا تجھ سے اے زاہد مر شربِ روزانہ
میرا بھی قصد ہے صبحا نور دی کا مبارک ہو
سوال پوسے لب پر نکلیو نکر منہ پھرائیں وہ
پسند آئے نہ کیوں عاشق مزاج کو یہ سے عاشق

مے گل رنگ سے بھر دے فقیر دکھا بھی پیانہ
کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تجھانہ
کوئی کہے یہ مجھوں سے کہہ اور آتا ہوں دیوانہ
مری عادت فقیرانہ مزاج اٹھا میرانہ
کلام اپنا ہے روزانہ غزل اپنی ہرستانہ

غزل ۱۸۰

کروں تعریف کیا زلف رسا کی
سبنخا لا ہوش جب اس سنگدل نے
جہا تک جی میں آئے ظلم کیجے

یہ جواڑنی ہوئی ناگن بلر کی
مجھی سپر عشق کی پیسے جفا کی
نہو گھامین کبھی صاحب سے شاکی

گئے سب چھوڑ کر دل سو زنجیر کو یہی جاری ہے فرقت میں زبان پر مرا جانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط آک شمع تربت پر جہلا کی کوئی صورت دکھا دے دلربا کی ہر نیت رو منہ رخیں صوار کی
--	--

غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہوں میں جسکی فرقت میں اس کو مطلق خبر نہیں ہے
یہ کیسے نالے ہیں میرے یارب کہ جن میں کچھ بھی اثر نہیں ہے
نقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جلال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خوف کو دل میں جا دو صاحب یہاں کوئی بد نظر نہیں ہے
کروں زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا
یہ اڑ کے غم تک وہیں پہنچتا مگر ہے مجبور پر نہیں ہے
لکھوں میں کیا اُن کو حال فرقت ہے مجھ کو دردِ جگرِ بشدت
بڑی تو اس میں یہ اب ہے وقت کہ کوئی یاں نامہ پر نہیں ہے
میں کس سے پوچھوں چشم گریان رو عدم کے پتے کو اس آن
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی مرا ہم سفر نہیں ہے
بھرا ہوا شون سے کوئے قاتل تڑپ ہے ہین ہزاروں سہل
عجب تماشا ہے دیکھ اے دل کسی کے تن پر بھی نہیں ہے

غزل ۱۸۲

تہنیں روکے سے رکتی ہے طبیعت آہی جاتی ہے
اڑاؤں و جھپان کیونکر نہ وحشت میں گم بیان کی
کنارے ہیں بڑنگ خار گو میں نہا تو ان لیکن
حسینوں سے نہیں خالی بارے صاحب دنیا ہے
حسین جب سامنے آتے ہیں الفت آہی جاتی ہے
ہمار گل میں زور و زور طبیعت آہی جاتی ہے
مجھے اس گل سے کچھ بڑے محبت آہی جاتی ہے
نظر بان اک نہ انک پچھ صورت آہی جاتی ہے

خیال قاسم موزوں ہو جبے و لکوا و عاشق
نئی ہر روز اک مجھ پر قیامت آجی جاتی ہو

غزل ۱۸۳

نہیں آنکھوں میں بھری ہو کہاں رات بھر ہے
تاوک میں راستی ہو کجی ہو کہاں میں
ہر دم جنائے نہ محبت شب وصال
ہر دم گلے سے اپنے لگاؤں نہ کیوں نہیں
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائے گی ایک دن
کس کے نصیب تھے جگائے کہ مر رہے
ٹیلر می اگر بھوین ہوں تو سیدھی نظر رہے
جب یہ نگاہ آپ کی آنکھوں پر رہے
یہ ہاتھ ہیں وہی جو ترے سینہ پر رہے
منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر رہے

غزل ۱۸۴

باہر نہیں ہوں حکم سے اسی جان آپ کے
زلفوں کی آڑ میں یہ بوسے تو بول اٹھے
اشدرے ناز دیکھی جو پر چھائیں زلف کی
صورت دکھا کے فرج کیا جان پڑ گئی
منظر بغل میں رہتی ہیں پر بیان تمام رات
دل سے شمار جان سے قربان آپ کے
نکلے اندھیری رات میں ارمان آپ کے
ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسان آپ کے
جندے کے سر پہ آنکھوں چہان آپ کے
رہتا ہوں روز گھر میں پرستان آپ کے

غزل ۱۸۵

صنم دل لے کے تڑپا یا نہ کیجے
پڑ پڑ صبر و دل تجھ پر مری جان
نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہو
ہزاروں مرغ جان ہوں میں پہل
اسیر دام الفت کر کے اسے جان
نظر جسکی پڑے گی ہو گا گھائل
میں عاشق ہوں تیرا دل سے یہ بیان
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
وگرنہ مجھ کو کلیا یا نہ کیجے
جو کہتا ہوں بیان آیا نہ کیجے
چمن میں سیر کو جایا نہ کیجے
دل مضطر کو تڑپا یا نہ کیجے
خدا نہ با غم پر آیا نہ کیجے
مجھے بقتل ترسایا نہ کیجے

کہا مانو وگر نہ ہو گے بد نام حسینوں پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگ جائیگی تم کو مری جان جو مانگے کوئی تم سے ایک بوسہ حفیظ اللہ دل دیکرتوں سے	بہت اُس کو چے مین جایا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے درپہ یوں آیا نہ کیجے اُسے اللہ ترسا یا نہ کیجے کبھی پیچھے سے پھپٹا یا نہ کیجے
---	--

غزل ۱۸۶

نوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق ہیں نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلفت کی پھانسی بساؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پتے ہیں حفیظ اللہ اگر ہو عشق صادق	کہ حاضر و بروہی یار گردن کٹاتے ہیں سرِ بازار گردن جھکاتا ہوں ابھی سو بار گردن نہیں چھٹنے کی ہو زہار گردن کمر بستہ سدا ہی دار گردن تو سر کا نا نہ تم زہار گردن
---	--

غزل ۱۸۷

کسی کے عشق میں بیتاب دل ہو نہیں ہو ایک دم یان چین پیارے اٹھائے پھر کے صدمے یکبہر تک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستانِ محبت میں پریشان دہی سمجھے گارِ معشوق جاناں	مثالِ ماہی بے آب دل ہے نہ جانیں کب سے یہ بیجا بل ہے مری جان اب بہت بیتا بل ہے اسی باعث سے یہ بیتا بل ہے جدائی نے کیا ہر جا بل ہے حفیظ اللہ جو ار با بل ہے
--	--

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شاید مراد دل	کہ نہ دہ سار ہوتا ہی سدا دل
--------------------------	-----------------------------

<p>اسیر دام الفت ہو گیا دل میں خود حیرت میں ہوں بیٹھے بجائے چلے کس طرح اس پر زور اپنا کروں کیا ہاے سوئے کوئے جانان ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریر و تیاں ہی حیر سے تیرے مری جان اگر تو مانتا کتنا ہمارا کسی گھٹ م کی فرقت میں لب پر جان کے خوب رویوں پر ہمارا نہیں ہوتا اثر کچھ اس پہ جانان سلام اس وقت کرتا میں تجھے مگر حفیظ اللہ خان سائیلی سے کبتک</p>	<p>بچا یا تھا بہت پر جا پھنسا دل کہ کس نے چل لیا سیرا بجلا دل جو ہو مشورہ عالم ہو فنا دل لیے جاتا ہی دیکھو گلچن خدا دل نہ جانیں کس طرح سے لگیا دل مثال مرغ بسمل یاں مراد دل تو کیوں ملتی تھی جھکوا ب سزا دل ہیں نالے ہر طرزی مثل عناد دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہی سخت تھپ سے ترا دل کسی پریر آتا موصی دل کر بجا عزم سوئے کر بلا دل</p>
---	--

غزل ۱۸۹

<p>اسیر زلف جاتاں دل ہوا ہی نہیں معشوق کی فرقت سے بڑھ کر شب تار لحد کا خوف کیا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے تری فرقت میں نالوں نے ہلائے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نہیں موقوف کچھ مجھ پر مری جان پریشان رہتے ہو ہر وقت پیارے</p>	<p>حفیظ اللہ خان حافظ خدا ہے ہم سبے واسطے کوئی بلا ہے کہ دلخ دل چار پر ضیا ہے وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہے آٹھ ایسا آسمان سہ پر لیا ہے جو تم سے بیوٹا پڑ گیا ہے حصینوں پر ہر اک ہوتا خدا ہے دوبال دل مرا شاید پڑا ہے</p>
--	--

کہ دم قدر اس کی میرے پیارے	کہ دل سے تپہ دل میرا فدا ہے
حفیظ اللہ خان تجھ کو مبارک	کہ آیا آج تیرا دل ربا ہے

غزل ۱۹۰

نہیں آسان کسی سے دل لگانا بہت مشکل ہے اور دل عشق مازی ملین ہم کس طرح اُس ماہِ رو سے خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم تھارے ہجر میں نوبت یہ پہونچی خدا کے واسطے اگر مری جان منع کرتا ہوں دل کو وان بجا تو بھرو سا کیا ہو اُس کی زندگی کا کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر مرجان عاشق صادق سے اپنے حفیظ اللہ خان اُس ماہِ رو سے	کہ لخت دل سدا پڑتا ہے کھانا ہزاروں بچ پڑتے ہیں اُٹھانا کہ ہے دشمن ہمارا سب مانا نہیں لازم وہاں ہر روز جانا کہ ہنستا ہے ہمیں سارا زانا لگا جا ہاتھ سے اپنے ٹھکانا نہیں حرکتا ہے لیکن یہ دوانا چھٹا ہو جب کب سے آب و دانا نہیں لازم تمہیں کرنا ہبانا نہیں لازم تمہیں منہ کا چھپانا مبارک ہو تمہیں دل کا لگانا
---	---

غزل ۱۹۱

بے طرح حال ہے پیارے ترے دیوانے کا ہو گیا ہوں مرضِ عشق سے لاغر ایسا دل کو دے پیچھے تمہیں پہلے ارادہ کر لے دل میں رو رو گئے کہا کرتی تھی بسلی اپنے مرضِ بس کی طرح دل ہے ٹڑپتا میرا کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید	جلد اب کہ نہیں وقت ہی شرمانے کا ہو یقین سب کو مری روح نکھانے کا خون دل پینے کا اور لختِ جگر کھانے کا حال کیا جانے ہوا ہجر سے دیوانے کا سن لیا حال ہے چنپ سے کہ تیرے جلنے کا ورنہ کیا کام تھا تشریف اور لانے کا
--	---

اس طرح بیار سے بھلا کے قرین آپ اپنے
ماجر اکون سنیگا ترے دیوانے کا
حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پردے کا

غزل ۱۹۲

دل ناوان جو تو بدنام ہوا خوب ہوا
بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کہنا
برمٹا تو تو محبت میں ولیکن اے دل
لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پسینا
عشق میں اس بت کافر کے چھنسا کر دگو
بچ و عسک کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا
اب زمانے میں تو بدنام ہوا خوب ہوا
راضی تھیں وہ کلمہ نام ہوا خوب ہوا
دل لگانے کا یہ انجھام ہوا خوب ہوا
حفظ تو تارک اسلام ہوا خوب ہوا

غزل ۱۹۳

ہنسکے دل چھین لیا تو نے ہمارا جب
غیر حالت ہی مری کج نفس میں صیاد
حال کیا اپنا کون تیری محبت میں منم
مضطرب حال سراپہ پریشان خاطر
ہاے کس درد مصیبت سے تجھے پالا تھا
ایک دل سیکڑوں دلدار حقیقت اللہ خان
چین جو عاشق مضطر کو کہاں اب ہے
چھٹ گیا کو چہ دلدار ہمارا جب
کسی قابل تر ہا چھوٹ گیا میں ہے
نام کیا کیا ہوئے مشہور میرے سب
دشمن جان ہوا میرا دل ناوان کب ہے
دل نذر کسکو کروں کون ہی بڑھکر ہے

غزل ۱۹۴

نفس بلب کا سوئے گلستان لانے سے کیا حاصل
نفس کی آمد و رفت ہر جنبش نبض میں باقی
در زندان تک آنے کی بھی طاقت نہیں تن میں
ترا بیار وقت ترع یہ رو رو کے کہتا ہے
مرا بخ تماشہ چہرہ رنگین خوبان ہے
وہ اگلے چہچہ پیرا دیوانے سے کیا حاصل
ترے بیار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل
ہمارے پاؤں کی بغیر کٹوانے سے کیا حاصل
جہاں سے اٹھ گئے جہم تو پھر آئیے کیا حاصل
مجھے بہر تماشہ باغ میں جانے سے کیا حاصل

غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک بھی تو خاک پائے یار ہوں میں
فنون عشق میں کیا ہے روزگار ہوں میں
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں میں
کہ اس جن میں گل آخر ہوا ہوں میں
جفا شعار ہیں وہ اور وفا شعار ہوں میں
بجائنا مجھے غافل کہ ہوشیا ہوں میں

نہ گرد و کعبہ نہ تنجانی کا غبار ہوں میں
نہ کوہکن سے ہر نسبت تجھے نہ مجنون سے
سجھا لطف جو کرتے تھے یہ بتان نہ کرین
شگفتہ رہنے دے اکدم تو جھکو با دشمنان
بتوں کے ظلم سے ہرگز نہ منہ کو موڑوں گا
کٹے ہی یاد آلی میں عمر رفت مری

غزل ۱۹۶

کسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے
جو نظروں کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہے
بگولے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہے
ہماری آنکھ کب قاتل نہ شمشیر پھرتی ہے
کہ مدت سے ہماری خاک دانگیر پھرتی ہے
زبان پر اپنے ابتک لذت تقریر پھرتی ہے
زینچا ہر گلی کو بچے میں بے توقیر پھرتی ہے
خدا جانے کہاں یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہے
طبیعت جس سے اپنی اوبت پیس پھرتی ہے
نفل میں اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہے

نگاہ یار ہم سے آج بے تصویر پھرتی ہے
مرقع ہے میری آنکھوں میں کیا یاران رفتہ کا
ترا دیوانہ جب سے اٹھ گیا صحرا سے وحشت سے
تری تلوار کا منہ ہے پھر جلنے تو پھر جائے
کبھی تو کھینچ لائیں گی اسے گور غریبان ہنک
بیان کس منہ سے جو دے یار کی شیریں بیانی کا
مقام عشق میں شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے
در باب اثر تک ایک دن جاتے نہیں دیکھا
خدا شاہد ہے اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی
ہم اس لیلیٰ کو دیوانے ہیں ہی غافل جو صحران

غزل ۱۹۷

دانستہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوئے
ہرگز نہ آشنا لے گل و خار ہم ہوئے

پابند گیسوئے سیئہ یار ہم ہوئے
بیگانہ وار اس چنستان میں کی بر

آتے ہی اس گلی میں ہوا درودل فزون چھوٹے تمام عسر نہ زنجیر زلف سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ٹھنک تھے پوچھیکا کون مجرم الفت کو حشر میں فرما دو قیس و عاشق و غافل علی الخصوص	دار الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوے اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے کامل یہ فن عشق میں دوچار ہم ہوے
--	---

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق مگر رہ گیا نشان باقی خلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے خوبت جو تسلیم چاہیے عاشق پر کیجیے صاحب نہ مدحت الب زلین یار چھوڑوں گا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	ہر داغ فرقت یاران رستگان باقی یہ جیتیں ہیں نہ یاران رستگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پر سربان باقی مرے دہن میں ہو جب تک مری زبان باقی نہ کا روان ہو نہ اب گرد کا روان باقی
--	---

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہر بوجھ سر پہ بھاری آئی تو بہ آئی تو بہ زنا و مکہ و قریب کاری غرور و بخل و دغا شعاری نہ کی غریبوں کی پاسداری نہ کی تیری بکلی غمگساری خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان ہر بکلی بیان لہری مدام غفلت رہی یہ طاری کہ کی نہ یاد جناب باری ترا تو ہر فیض عام جاری ہو رکھتا فرحت ہمدای	ہر اپنے فعلوں سے شرساری آئی تو بہ آئی تو بہ کٹی پھین سب میں عمر ساری آئی تو بہ آئی تو بہ سنی مفلس کی آہ و زاری آئی تو بہ آئی تو بہ مستلم ہوا کھتے کھتے ماری آئی تو بہ آئی تو بہ تجلی سے ہو چشم رستگاری آئی تو بہ آئی تو بہ ترے کرم کی ہو استغاری آئی تو بہ آئی تو بہ
---	---

غزل ۲۰۰

نورا تو سوچا غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہو مسافر تو ہو اور دنیا سہا ہو بھول ست غافل	کل جب یہ گیا تن سے تو سب اپنا بھانا ہو سفر ملک عدم آخر تجھے درپیش آنا ہو
--	---

لگاتا ہر عبت دولت پہ اپنے دل کو تو منعم نہ بچانی بند ہر کوئی نہ کوئی آشنا اپنا لگاراہ یا دین اس کی اگر اپنی شفا چاہے	نجا دے سنگ کچھ ہر گز بیان سب چھوڑ جانا ہر نجوئی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانا ہر عبت دینا کے دھندہ دین ہو اگل کیوں دوانا ہر
--	---

غزل ۲۰۱

خار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جاؤنگا سر مرچ کاٹ کر تشہیر فرماؤنگے آپ جان جائیگی جو عشق عارض کھڑنگ میں میں دکھتے ہوں کہ میری عش پر سوز چکے افشان بام پر بخت است جاؤ مر گیا ہوں میں کیسی حسرت دیدار میں اگر ظفر قائم رہی جب تک قلم ہم بند	مرغ بسبل کی طرح لاشہ بچھڑکتا جائیگا خون ان آنکھوں سے قد و نیر ٹپکتا جائیگا تختہ تابوت مثل گل ہسکتا جائیگا اک زمانہ دیدہ حسرت سے تکتا جائیگا اگر صنم جو دیکھ لیا گا سسٹکتا جائیگا قبر تک لاشہ بھی میسر لہ لکتا جائیگا اختر اقبال اس گل کا جسے کتا جائیگا
---	---

غزل ۲۰۲

یا مجھے فہر شاہانہ بنایا ہوتا خاکساری کیلئے گرچہ بنایا تھا مجھے اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا نشہ عشق کا اگر طوف دیا تھا مجھ کو اگر پری حور لقاؤں ر قدم سے اپنے روزِ مہورہ دنیا میں خرابی ہر طرف	یا مرا تاج گدایا نہ بنایا ہوتا کاش خاک درجائانہ بنایا ہوتا کیوں خرد مسند بنایا نہ بنایا ہوتا عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا ر شک جنت مرا کا شانہ بنایا ہوتا ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا
---	---

غزل ۲۰۳

اواسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا رہا شباب میں باقی جو دلولہ دل کا	بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہر فیصلہ دل کا تو خاک کھلیگا پسری میں جو صلہ دل کا
--	---

<p>پڑا ہر اس سے اب اگر مقابلہ دل کا ملا ہر گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا سنا ہو گیارستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا</p>	<p>جان میں جو کہ ہو مشہور قاتل عالم وہ زندہ ہوں کہ مجھے ہتکڑی سے بیعت ہو وہ ظلم کرتے ہیں مجھ پر تو لوگ کہتے ہیں پھر اچھو کہ چہ کا کل سے کوئی پوچھینگے ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کمان بہار آتے ہی کچھ نفس نصیب ہوا خدا کے سامنے ہر اپنا حق قلیق افسان</p>
---	--

غزل ۱۰۴

<p>لائی پاپوس جانان کیا خاتھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی باد صبا تھی میں نہ تھا یہ سراپا شوخی و زرد حسن تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا یا ر تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا انھیں دونوں کے حصہ تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شانِ خدا تھی میں نہ تھا خانہ بلخ یا رہین خلق خدا تھی میں نہ تھا</p>	<p>یا ر تھا گلزار تھا محنتی فضا تھی میں نہ تھا محفل دلدار میں غیروں کی جا تھی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا بخود ہی میں لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف ہاے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق دان ہو میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرما دو میس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حسن شباب اے ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا</p>
---	--

غزل ۱۰۵

<p>دل قبلہ سے الفت زلفت دوتا ہوا دل ہی تھا رہی چال سے ایسا پسا ہوا ہر قطرہ آنسو و نکا در بے بہا ہوا مرقہ پہ میرے آکے وہ سر پر کھڑا ہوا</p>	<p>بیٹھے بٹھائے سفت میں سودا ہوا کعبہ کا ہی خیال نہ خواہن ہو دیر کی رویا شب فراق میں نسیان کی طرح میں افسوس زندگی میں نہ آیا کہیں نظر</p>
---	--

انجم حسین بندش اشعار کی سبب | یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

غزل ۲۰۶

ہو گیا دل جب سے اہل زلفت پیمان کی طرف
قصہ بھی جانے کا کرتا ہوں کسی جانب اگر
بعد مجنون ہو گیا خالی بیا بان یک قلم
دیکھ لے کر کوئی میرے پار کے رخ کی چمک
پھر ہوا جوش جنون دل شرمین لگتا نہیں
یک قلم عالم جو تم نے ترک دنیا کو کیا
آنکھ پھر کے پھر نہ دیکھا سنبستان کی طرف
دل لیے جاتا ہی تھک کو کو سے جاناں کی طرف
پھر نہ آنکھ کوئی اس دشت ویران کی طرف
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہوتا بان کی طرف
دھیان پھر جانے لگا کوہ ویا بان کی طرف
دھیان شاید آگیا کچھ دین دایمان کی طرف

غزل ۲۰۷

ہمارے اُستاد ششی شنکر پرشاد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی سکول

نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلہ ہو نشان کا
تجھے دیکھ لے جو کہیں دورا ہو یہ آدمی کی مجال کیا
تو کہاں ہوا سے دل شیفہ نہوا بروں پہ رقیقہ
نہ قد خمیسہ پہ جاسیے یہ بلا کی آہ ہوا لہذر
نہ بڑھیکا آگے کو تو دورانہ اٹھیکا آگے قدم ترا
شب وصل میں ہیں ایسے ہی وہ ہزاروں بلاتلوار
مہ چار وہ تابر وہ نہیں چہرہ زلفون میں آگیا
کہیں جل کے دھونی رما یے مرے عاشقی کے اڑیے
مرے مرنے کی جو خبر سنی تو یہ آئے کتے جنازی پر
نہ ہو شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا
تری بارگاہ میں اسے خدا نہیں دل کچھ بھی کہاں کا
مری بات باندھ کر وہ میں تو ہر خط وہاں تری جان کا
کہ تو افلاک بھی توڑ دے وہ ہر تیرا پی کہاں کا
ارے نامہ برا سے یاد رکھ یہ نشان ہوا مکان کا
اجی ہاتھ پائی نہ کیجیے کہیں بالائونے نہ کان کا
ہو ہلال ایک تہ شفق نہیں رنگ لب یہ چہان کا
کہیں جل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھ اسارے جہان کا
اگر صبح کیا ہی جو ان تھا مجھے غم ہوا ایسے جوان کا

غزل ۲۰۸

<p>مری آہوں کا دھوان ہونے دو ہونے دو شور و فغان ہونے دو واعظو جبہ و دستار کی خیر جو صلیے نکلیں گے انشا اللہ ہم سوزن کا گلا گھوٹیں گے مجان جنباتی ہر حسد کو مانو ساقیو صبح کو منگوا دو شراب</p>	<p>دل کی گنجشک تو عیان ہونے دو راز پوشیدہ عیان ہونے دو اب کی مجھ کو خفستان ہونے دو غیر سے آن کو جوان ہونے دو صبح کو آج اذان ہونے دو وصل تو ای مری جان ہونے دو ہر جو ماہ رمضان ہونے دو</p>
<p>پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا تو جس گھڑی تو یہ اس سے کتنا کا دیری دم غسل سے مرے پیشتر اسے ہمدیون نے یہ پتھر مری آنکھ چپکی تھی ایک پل مے دلنے چاہا کہ اٹھکے چل میں نے دل دیا میں نے جان دی مگر آؤ تو نے نہ قدر کی</p>	<p>آسمان و اسن باد نے سر شام ہی سے بچھا دیا وہ جو تیرا شوق زار تھا خاک اسکو دبا دیا کیمین جاوے مکانِ نعل ہل مری لاش پر سے ہٹا دیا دل ہتھیار نہا و میان ہن چکی لے کے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا اسے چٹکیوں پہ اڑ دیا</p>
<p>عمر سب مفت میں کھو یا کیے نادان ہے یون تو نہ دیکھے کی ہوتی ہر محبت سب کو ہمتو جاتے ہیں منم مالک عدم و حکیمین گے بعد مرنے کے مری قبر پر پتھر رکھنا نزع کے وقت ملاقات نہو نے پائی اب کسی گل میں نہیں بوسے محبت باقی حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی کو ہر کی</p>	<p>دل میں پایا جسے اسکے لیے جبران ہے جب میں جانوں کر مرے بعد مراد عیان ہے کسکو تو نہیں ترا اندر ہی نگہبان ہے کشتہ ابرو سے خمار کی پہچان ہے دلکے دل ہی میں مرجان سب ملن ہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان ہے تندرستی ہے ایمان رہے جان ہے</p>

غزل ۲۱۱

مری آنکھوں میں وہی اب تلک بخدا ایسکا خاہی
غم چہ تیرے نے او صنم کیا کیسا زار و نزار ہی
نہ پھر نیگے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو تجھ پہ تیار ہی
چاہو سر کو تن سے کرو قلم بخدا نہیں مجھے عار ہی
کوئی مانے یا کہ نہ مانے مان مراد دل تو اپنے تیار ہی

مجھے جام الفت یار نے چو بلا دیا کئی بار ہی
جو صبا کرے تو اوھر گزرتو یہ اُس سے کہنا مری خبر
مری چلن جاٹے دیار ہی مگر اتنا کہتے ہیں او صنم
ترے ہجر میں جو سے تم نہیں ہسکا شکوہ کر نیگے ہم
مجھ خوت حشر خلیل کیا کہ ہر شاہ خادم پیشوا

غزل ۲۱۲

بگڑا ہی وہ ایسا کہ بنائے نہیں نبستا
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں نبستا
یاد اس کی بھلاؤں تو بھلائے نہیں نبستا
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں نبستا
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں نبستا
گر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں نبستا
دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں نبستا

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں نبستا
پاس اس کے میں جاؤں تو گٹھن ہی اگر اُس کو
دن رات گزرتے ہیں تصور میں اُسی کے
وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میرے
کتا ہی جو اک آن بچھوڑوں گا میں تجھ کو
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہد محبو چپکے
بیکل کوئی کیرتا ہی تراب اپنے کو ایسا

غزل ۲۱۳

لیے جانا ہی دل میسر ایہ لڑکا برہمن والا
دکھاتا اس کا قامت ہی عجائب عالم بالا
بذکر نازک سراپا ناز کیا سا بچے میں جو ڈھالا
نہیں اس سانپ کا فسوں غصہ تنگ ہو کلا
جہاں بے ہون جادو گر وہی ہو ملک بنگالا
تراب اُس سے نگر باری مجھ کل قتل کر ڈالا

گلے میں ڈال کے ملاپن کے کان میں بالا
غلام ناز آفت ہو وہ بالا پن قیامت ہی
پری چہرہ بت طناز خوش ہلوٹ خوش انداز
ہوا جو زلف پر مفتون وہ سودائی ہو اور مجنون
نہ چھو یار واسکا مگر کمان رہتا ہی وہ دلبر
دو چشم سو گین پاری غصہ یک کئی ہو خوشخواری

غزل ۲۱۳

ہوا مردہ نپک کے سر جو ہن تیرا قدم چھوٹا
کسی سے یون بھی کرتا ہو کوئی قول فہم چھوٹا
نصیب اسکا کو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا
نہو گا یون کسی کا فرنے کوئی بیت المم لوٹا
یہ دل ڈوتا نہیں ہاتھوں سے اسکے جام جم لوٹا

ترے فرقت زدہ کا ہاے کس حسرت کا دم ڈوتا
انکھانا ہنسم اپنی نہ غیروں سے ملو گھا پھر
ملا آخر رقیبوں سے ہونا خوش حسینوں سے
کیا جس طرح سے غارت مراد دل اسنے چوٹے
نکرنا تھا اسے یار و تراب ایسے کی دلشکینی

غزل ۲۱۵

نہیں اب کچھ آمید اس سے کہ بالکل آسرا ڈوتا
نہیں جڑ سے سے ٹھٹھا جو جہاں شیشہ ذرا ڈوتا
تزا کٹ اس میں ہوا تخی نظر سے جب گرا ڈوتا
جنون میں ہاتھ سے لڑا کون کے لمبا ستر اڈوتا
محبت میں ہوا فانی ترا چون دچرا ڈوتا

نہایت بیوفامیلا صنم سے دل مرا ڈوتا
لگا وٹ سے پھر اس کی ٹپکن دلکی نہ جاو گی
ہمارے شیشہ دل کو سنبھل کے ہاتھ میں لہو
بہت پری میں دانائی کا تھا جھکو گھنڈا سو دل
ترا اب اسکو غنیمت جان جو رہا ہوا ہاجک میں

غزل ۲۱۶

صبر کر چندے گذر جانے دے ایام بہار
پھول جانے تھے خوشی سے ٹٹکے جو نام بہار
دور کر صیاد و دام اپنا با ایام بہار
جس طرح گل جو دم آغاز و انجام بہار
جو کس صبح خزان دیکھے گے شام بہار

چھپرست بلبل کو اے صیاد ہنگام بہار
گل کھلے ہیں کیوں نہ مٹے رخ چمن کو یسکی
کیوں مزے میں بلبل و گل کے خلل ڈالے ہو تو
لڑکپن سے تا جوانی یون رہا اس کا حال
کس طرح وہ رنگ و بو پر گل کے مائل ہو ترا ب

غزل ۲۱۷

ادھر ہم سر جھکائے نا تو ان بیار بیٹھے ہیں
کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہیں

ادھر وہ ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہیں
کہ پھر اسنے میرے قتل پر بانڈھی ہو بسم اللہ

کہ چارون سمت اُسکے طالب دیدار بیٹھے ہیں چمن میں اس لیے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہیں کہ کتنے یان برہمن توڑ کے زنا رہ بیٹھے ہیں	کہ ہر ہر دے وہ متوجہ کہہ کر اٹھیں ملاوے وہ سنا ہر ہم نے اسے بلبل بیان آنگاں وہ گل تراپ اُس بت سے کہ دنیا سمجھے یان قدم رکھے
--	---

غزل ۲۱۸

ہوے ہم کامران خون میں نہا کے گئے ٹھوکر سے غیروں کو جلا کے سرشکون نے دیا داغِ جدائی عبث کرتے ہو تکلیف اے میجا بڑھا ہوا عشق خط سے عشق گیسو شبِ وصل کٹی جاتی ہو یا رب گئے تختِ جگر بھی اشک کے ساتھ یہی عشق خطِ اخضر اگر ہو نہ سمجھے تھے کہ سشل شمعِ محفل میں وہ افسردہ دل تھا بعدِ مردن لبوں کی یاد میں ہم کو غمش آیا محبتِ مسخ لانی بعدِ مردن الہجی زلفِ ہر شانہ سے کیا کیا نہ زندہ کر سکے عاشقِ کامرودہ کہاقتل نے اگر قبر پر بعد	بہت بچپن لائے وہ قتل میں آ کے ملا یا خاک میں ہم کو جلا کے رکھا تھا اُن کو آنکھوں سے لگا کے دوا کے ہیں نہ قابلِ ہم دعا کے ہوئے ظلمت کے باودیِ خضر آ کے مگر اُٹھتے نہیں پروے حیا کے کسے رکھیں گے جھاتی سے لگا کے کسی دن سو رہیں زہر کھا کے کر نیلے خاک وہ ہم کو جلا کے نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے مے ہم چشمہ حیوان پہ جا کے وہ روئے تربتِ عاشق پہ آ کے بگاڑا تم نے اپنے سر چڑھا کے سیما بھی چلے شانہ ہلا کے اٹھو سوئے بہت آزام پا کے
---	---

غزل ۲۱۹

مست ہر کون کس سے کہوں ماجرا سے دل	بہتر یہ ہر کسی سے نہ کوئی لگائے دل
-----------------------------------	------------------------------------

کیونکر رہیں جو اس جو قابو سے جائے دل باتیں وہ دلفریب ادائیں وہ دہلر با بیسر و بھیروت و نا آشنا ہو تم شیرین کا یہ کلام ہر وقت ہر گھڑی	اے کاش موت آئے کسی پر نہ آئے دل ایسے پری جمال پہ کیونکر نہ آئے دل تمہے خدا کرے نہ کوئی بھی لگا لے دل جس کو خدا حشر اب کرے وہ لگا لے دل
---	---

غزل ۲۲۰

نشان ہو دل میں اپنے ناوک مژگان جہان کا نہ پوچھو ہمد مود کٹنا شب تاریک پیران کا جنون کی شکست تہ سے عبت ہر تھک جو زندان میں بجائے گل ہر زخم دل بجائے آب چشم تر مجھے گریہ کی فرصت ہے تو اس وحشت دکھا دو دین خرابی میں ڈر گیا تو پریشان دل ترا ہو گا جنازہ جلد ہو نچا دو مرا اس بت کے کوچے میں	دراوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم نہان کا دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خیم گریبان کا چتر اے قید سے ہو تو رستہ میں بیابان کا شال تیار بارش تار ہو اک اک گریبان کا جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے ناصح نہ سن قصہ مرے حال پریشان کا کہیں جھونکا نہ لگ جائے نسیم باغ رضوان کا
--	--

غزل ۲۲۱

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق دان کوئی جاتا ہر دم کلمہ کے اگر ملیض درد و محبت کا دل نہ توڑا اپنے مسح ہر چہ بلا نامرا نہیں منظور ہوا ہو حال حیا کا یہ پھر میں تیرے	کہ تیرے کوچے سے تھامے جگر نہیں آتا تو پھر وہ بھول کے رستہ او طر نہیں آتا نہیں تو منہ سے نہ کہ تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پہ وہ جان کر نہیں آتا کہ اب تو دم بھی ہو دو دو پسر نہیں آتا
--	---

غزل ۲۲۲

لبوں پہ جان ہر بیان دان سوال جانے کا بھری ہیں آن کے سینے میں حسرتیں ایسی	کہاں ہر دم میں دم اس صدمہ کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سامنے کا
---	--

بغیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا شکاف سینہ مرا چاک دل جگر ٹکڑے زقیب سوزش دل کے مزے کو کیا جانے خدا ہی ہے کہ رہے تو بکعبہ جانے تک	خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور اُسیہ بھی ہو خیال اُس کو آزمانے کا کہ حوصلہ نہیں رکھتا جگر جلانے کا قدم قدم ہو تصور شراب خانے کا
---	--

غزل ۲۲۳

تشہ کا مون نے شہادت پہ ترے دل کھولا الامان کی درو دیوار سے آتی ہے صدا سینہ کو بی سے تنگ لگے تھے یا تک احباب داد بیداد کی چاہی تو کیا اور ستم ہاں رہے ہاں محبت کہ صفائی کے لیے	آبِ تیشیر سے روزہ دم بسل کھولا کس نے زخمِ جگر عاشقِ بیدل کھولا کہ نہ چھلتی سے مرا ہاتھ ترِ گل کھولا خوب انصاف پہ دل جو شامل کھولا خط مرا غیر کے آگے سسرِ محفل کھولا
---	---

غزل ۲۲۴

سنا جو آپ ذکر عاشقِ ناشاد کرتے ہیں عروسِ گل کی حسد ہی آج ہو کیا معین گلشن میں اُتر آتی ہیں پران صاف اُنکے شیشہ دل میں نہیں معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے قافل کتر کر نوچ کر پر توڑ کر یا باندھ کر فرحت	جہاں اللہ مجھ بھولے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چین شورِ مبارک باد کرتے ہیں نہیں معلوم کیا حادویہ آدمِ زار کرتے ہیں وہ معینِ بلخ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں
--	--

غزل ۲۲۵

قصہ ہجرتان ہوش میں آکون تو کمون ؟ دیکھے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے زرِ خسار کے بوسے کی ہو یون کیسا قیمت سلسبیلِ دہنِ پاک کی پوچھو نہ صفت	تھام لون ضبط کر دن دل کو سنبھالون تو کمون اے زلیخا اے بازار دکھالون تو کمون چاشنی دیکھ لون کس دیکھ لون تالون تو کمون ہاتھ نہ دھولون دھو کر لون نہالون تو کمون
---	--

<p>میوہ بوسے غنغیب کا مزہ لاون تو کمون اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لاون تو کمون فرحت اختیار کو جب بزم سے نالون تو کمون</p>	<p>تلخ ہر ترشش ہر شیرین ہر کہ پھیکا ہر کہ تیز سرگذشت غم گیسو سے وہ برہم ہو گئے راز و دل کی نہ کسیکو پوچھ سکا لاون کان</p>
غزل ۲۲۶	
<p>جو کمین ہر نقش بر آب ہر جو مکان ہر شکل جباب ہر جو وہن ہر رشک گل چین تو پسینا عطر گلاب ہر یہ بین سب بین کے مباحثے نہ عذاب ہر نہ خواب ہر نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمری نہ شباب ہر ہر روان عدم کو یہ کاروان جسے دیکھو یا بکاب ہر اسے پیٹے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہر وہ کباب ہر رہے بیٹھے کھڑے چھپائے وہ جو کہا تو بولے جباب ہر مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہر کہ نہ جس کی حد نہ حساب ہر</p>	<p>یہ زمانہ عالم خواب ہر پے تشہ مثل شراب ہر رگ برگ گل ہر رگ بدن رخ صاف غیرت یا سمن نہ پھرے عدم کو جو چل بسے ہر سنا ہر کی خبر کسے نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف با وہ کشی رہا ہر مہینہ عطر روان روان بشر کے پیچھے ہیں سب ان کہ جو شہ تر سے بہاتے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا آئے وہ تھیں طرہ شہری خط ہر کہ جو بیواؤں سے رہا ہر</p>
غزل ۲۲۷	
<p>کہ جوش فصل گل ہر اور عالم ہر جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگانی کا کسی ساحت نہ بھولا شوق ہوگا شرف خوانی کا اگر تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس مخملی کا فرو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو گناہ شریک ممنون تری اس مہربانی کا دگر نہ خضر سان کیا لطف عطر جاوہری کا</p>	<p>پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو میان صفا تمہاری بیت ابرو ہو گئی ہر یاد جسدن سے ہنس کر تے ہیں خوبان جہان جو دیکھ کر مجھ کو نہ کیونکر سر سے پانک زرد ہو جاوے مرا لاشہ تری مخمور آنکھوں نے کیا سرسٹ کیا تجھ کو ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میر ہوئے وہ معشوق اگر اخگر تو راحت ہر</p>

میں ہر ترشش ہر شیرین ہر کہ پھیکا ہر کہ تیز سرگزشت غم گیسو سے وہ برہم ہوئے راز و دل کی نہ کسی کو پہنچا کہ ان کا	میں ہر غم کا مزا لون تو کون اپنے سر پیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کون فرحت اختیار کو جب بزم سے ٹالون تو کون
--	--

غزل ۲۲۶

یہ زمانہ عالم خواب ہر پے تشہ مثل شراب ہر رگ برگ گل ہر رگ بدن رخ صاف غیرت یا سمن نہ پھرے عدم کو چو چل بسے ہر سزا جزا کی خبر کے نہ وہ وقت عیش و نوشی رہا نہ وہ لطف باوہ کشتی رہا ہر بہمن عمر روان روان بشارت کے پیچھے ہیں سب ان کہ چشم تر سے بہا تے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا آئے وہ تھیں طرہ شتری خطا ہر کہ جو یوں فاون سے رابطہ ہر	جو کمین ہر نقش بر آب ہر جو مکان ہر شکل جاب ہر جو وہ تن ہر شک گل جن تو پسینا عطر گلاب ہر یہ ہیں سب ہیں کے مباحثے نہ عذاب ہر نہ تواب ہر نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہر نہ شباب ہر ہر روان عدم کو یہ کا روان جسے دیکھا ہے بکاب ہر اسے پیتے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہر وہ بکاب ہر رہے پیٹھے منہ کو چھپا کے وہ جو کہا تو بولے جاب ہر مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہر کہ نہ جس کی حد حساب ہر
--	---

غزل ۲۲۷

پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو میان صفا تھاری بیت ابرو ہو گئی ہریاد جسدن سے ہنساکرتے ہیں خوبان جان جو دیکھ کر مجھ کو نہ کیہ نہ کر سر سے پانک زور ہو جاوے مرالا شہ تری مخمور آنکھوں نے کیا سرمست کیا تجھ کو ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا بسر ہوئے وہ معشوق اگر اٹھ کر تو راحت ہر	کہ جوش فصل گل ہر اور عالم ہر جوانی کا ہیں کیا لطف حاصل ہو گا اپنی زندگی کا کسی ساحت نہ بھولا شوق ہو شرف خوانی کا آخر ہر تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس حفلی کا فرو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو گماشتہ کب ممنون تری اس مہربانی کا وگر نہ خضر سان کیا لطف نہ عجز و ادائی کا
---	---

ظفر جسے اُس پری نے اپنا جال دکھلایا حیرت انگیز
وہ نقش دیوار ہو گیا ہر نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۲۳۰

کسی پردہ نشین کا ہر شوق لقا کوئی طرح اب ایسی بتا دے مجھے
کہ اٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا ذرا اپنا جال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو میں سیکڑوں ڈھب نہیں دیکھتا میں تو یہی ہر سبب
کہ تجلی حسن کی برق غضب کین ایسا نہ کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اُس نے کہا کہ تو بیخ و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز و عا دے مجھے
مہر ہی اتنی بھی طاقت و تاب نہیں کہ زمین سے اب اٹھے یہ خاک نشین
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہیں مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے
کسی زخم تو کھائے پر آج ملک ملی لذت عشق نہ مجھ کو فلک
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے نکم مرا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے
لگے بات کا سیری ٹھکانا کہاں کہ جب ایک سخن میں وہ سحر بیان
کبھی عرش برین پہ بناوے مکان کبھی فرش زمین پہ گرا دے مجھے
ہنودام علائق جسم اگر کروں گلشن قدس کی سیر **ظفر**
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ بوقید سے اس کی چھڑا دے مجھے

غزل ۲۳۱

جس کو دلدار سمجھتے تھے سودا بس نہ کلا	چارہ گر ہم جسے سمجھے وہ فسون گر نہ کلا
سرمد چشم بہ شوخ کو سمجھائیں کیسیس	جس سے تیغ نگر ناز کا جو ہر نہ کلا
خاک جو شوق شہادت میں ہوا ہر قاتل	سبزہ تر بہت سے مری صورت خنجر نکلا

<p>خون کے یہ دماغ نہیں ہرین ہیں گویا قاتل حسرتِ قدیم تر سے سینہ گلزار سے آج</p>	<p>تیار دامن ہی مرے قتل کا محضر نکلا صورتِ آہ رسا سرودِ صنوبر نکلا</p>
<p>غزل ۲۳۲</p>	
<p>جہان میں ہم نے اگر کیا نہ پایا برائی اپنے دل سے دور کر کے نکشتِ دُکبہ و دشتِ وچمن میں خبر لے کون یا رانِ عدم کی رہی مالاں سدا بلبلِ چمن میں + چھپا یا ہم نے یہ سوزِ نہان کو بہت دیکھے اگرچہ مصر و بازار یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہے</p>	<p>نشانِ لیکن محبت کا نہ پایا بیانِ ہم نے کسے اچھا نہ پایا کہاں یا رب ترا جلو ا نہ پایا کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا کسی نے راز غمِ اپنا نہ پایا کوئی یوسفِ مگر تجھ سا نہ پایا نشانِ یانِ عیش و راحت کا نہ پایا</p>
<p>غزل ۲۳۳</p>	
<p>کیا ترہ پنا دیکھ کر میرا وہ گہرا جا بیٹگا کیا میں تڑپوںِ خجربانِ قاتل کے تلے یہ تو کرتے ہیں تم پھرانے کو بچے میں کوئی بسکہ شوقِ دیدِ پوچھ جا بیٹگا سنگِ مزار عاشقِ کاکل کا وحشت سے ٹھنڈا ہو محال اوقدا اس کرتہ تو غفلت میں اُسکے ہاتھ کو</p>	<p>سا نے قاتل کے خود مجھے نہ تڑپا جا بیٹگا دیکھ کر ٹھکڑا تڑپتا وہ تو گہرا جائے گا کیا دلِ شیدا کو اپنے خاکِ بہلا جا بیٹگا وہ بہت کافر مری تربت پہ گرا جا بیٹگا لاکھ گودیوں نے نہ خیر دن سے جکڑا جا بیٹگا وہ سرِ اپنا زانِ باتوں سے غمرا جا بیٹگا</p>
<p>غزل ۲۳۴</p>	
<p>اشک سے میرے غبارِ کوئے جہانِ بے گی دخترِ گردن ڈوبا میری سوچِ اشک نے</p>	<p>لے ترا کھل الجوا ہر چشمِ گریبانِ بے گی غرق ہوئے میں عطارِ دبو تو کیو ان بے گی</p>

کس قدر دینا میں دریا سے فنا ہے موج زن بلخ حنبت میں جو رویا ہوں فراق یار سے ای قدر اسامان تخت ہے خدا کو نا پسند	دیکھ اسی غافل کمان تخت سلیمان بگیا فل ہزار باب جنان کا یہ کہ رضوان بگیا دیکھ کیونکر لشکر فرعون دہان بگیا
--	--

غزل ۲۳۵

کھوپا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈھانہ ملا زخم جو بین دل صد چاک میں میرے اے گل تیغہ ابرو سے قاتل میں جو ہے برانی یوسف اپنا نہیں معلوم کمان نہان ہے حسن کو خط نے ترے رنگ بنایا میرا	دل مرا اس جسد زار میں ڈھونڈھانہ ملا غچہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈھانہ ملا کاٹ ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈھانہ ملا جس قدر کوچہ و بازار میں ڈھونڈھانہ ملا اب وہ آئینہ جو نگار میں ڈھونڈھانہ ملا
---	--

غزل ۲۳۶

سب یاد میں آیا تھا دلدار بھکر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری دل سے دکھلاتا ہے ہر روز نئے رنگ کا انداز سنبھل گئے عالم ہستی میں صد افسوس واقعہ ہے مرے پور زمان سے جو وہ کافر تعجیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز	مارا ہے مجھے تو نے گنگا بھکر بالین پہ طیب آتے ہیں بیمار بھکر عاشق مجھے اپنا وہ تنگ بھکر ہم آئے دم سے تھے جو سزا بھکر کرتا ہے قسیم مرے اشعار بھکر دنیا میں فدا کیجیے ہر کار بھکر
--	--

غزل ۲۳۷

لیکھ اغیار کو آتا ہے اور سوسو بار ہر کمان گل کا نشان نصل خزان میں جہاز سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا لیا کہ ادھر اب ہی نکلتا و شوار	داغ غم دیتا ہے وہ رشک قمر سو بار جا کے لیتی ہے گلستان کی خسرو سو بار جھکتی تسلیم کو ہر شاخ خسرو سو بار جایا کرتا تھا میں ہر روز جدھر سو سو بار
--	---

روز زندان میں لیتا ہوں خبر سو سوار	گستہ رشوق ہر تیرا مجھے اسے فضل بہار
غزل ۲۳۸	
میں دو خوش رشید منور ترے جاناں عارض گل میں گویا ترے ای رشک گلستان میں پہنچتے ہیں ترے یا قوت رقم خان عارض شمنے کو گھٹ پین چھپائے ہیں مرجان عارض لالہ گل کے ہیں گویا دو خیابان عارض	ایسے رکھتے تھے نہ روشن نہ کندان عارض سبزہ خطا ہے جو ریحان تو ہو کاکل سنبل دیکھ کر احویت کا فریہ خطا تو آغا ز غیر کو بوسہ دو اور ہاے ستم یوں مجھے چمن حسن ہو وہ غیرت شمشاد وندا
غزل ۲۳۹	
ہر روز و شب جوں پیرے ہلے ہلے دل یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگائے دل درد و تباہ شوخ ہے یارب بلا سے دل ہر خضر اشتیاق میرا رہنمائے دل	وہاں ہر کس بلا میں مجھے واسے واسے دل جی جلے جان جلے اجل آئے موت آئے اُس بت کے غم میں باب کی سلامت اگر رہا مجھ کو بلا سے جان یہ دل بہت سارا ہے کیونکہ عزم کو سے تباہ مجھ کو ہو قدا
غزل ۲۴۰	
<p>ترے ہجر کی تاب نہیں ہے صنم مجھے نالہ و آدرسا کی قسم مجھے عادت پنج و عنای کی قسم مجھے شیوہ درد و ہکا کی قسم یہ جو آپ کے لب پہ ہر داغ ہوا نہیں مجھ پہ کچھ اسکا ہے راز نہ کھلا لو بتاؤ صنم مجھے ہر خدا تمھیں خالق ارض و سما کی قسم میں نے بوسہ جو تے کیا ہو طلب مرجان یہ سکوت کا کیا ہے سبب مجھے دیکھے خیر جواب ہی اب تمھیں پردہ شرع و حیا کی قسم صنم آتش غم سے کیا بھون میں کئی روز سے بخور و خواب بھون میں</p>	

مری بیٹھے خبر کہ خراب ہوں میں تھیں شافع روز جزا کی قسم
 ترے دید کے شوق میں رشک قمر میں نے لی ہو عدم کی جو راہ سفر
 مرے کیے جنازہ پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز و ادا کی قسم
 نہوکل کی خطا یہ خطا و پری کرو رات کو پھر یہاں جلوہ گری
 میں نہ چھپو ونگا اب تھیں آج ذری مجھے پاس دلحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۲۱

اٹھا کر لیچلو میرا بھی بستر کوے جانان میں
 حجب کیا ہو مرضی غم جو رہتے ہیں وہاں نا صح
 شمیم زلف مشکین ہونہ پوچھ اے ہوم نادان
 گزر باد صبا کا بھی وہاں دھمت سے ہوتا ہو
 تیشب غلمت ہو اور آنسو ہیں میرے چشمہ ہوان
 شفا پاتا ہی ہر بیمار و مضطر کوے جانان میں
 مسیحا کا گزر رہتا ہو اکثر کوے جانان میں
 کہ آتی ہو کمان سے بوسے عنبر کوے جانان میں
 خبا ر خا کساران پہونچے کیونکر کوے جانان میں
 بنا ہوں ای فدا میں بھی سکندر کے جانان میں

غزل ۲۲۲

بہت مشکل ہو اب شفتا مجھ کو
 دو دنگا اے چرخ گالیان تجھ کو
 چرخ فریاد اک مبت سفاک
 لیکیا دل اور اس کے بدلے میں
 مال و دولت سے کیا غرض یارب
 ناتوان ہوں و یار جانان میں
 مرض عشق ہو و فدا مجھ کو
 اُنسے تو نے کیا جبر مجھ کو
 فوج کر کے چلا گیا مجھ کو
 دیکھ غنم وہ دربار مجھ کو
 اس کے کوپے کا کر گدا مجھ کو
 جلد آزار لیجی اے صبا مجھ کو

غزل ۲۲۳

کیا بڑا عشق کا آزار لگا ہو مجھ کو
 کام کچر آب و نورش سے نہ رہا ہو مجھ کو
 کچھ موثر نہ دھا اور نہ دوا ہو مجھ کو
 ناشتہ غول جگر کا جو سدا ہو مجھ کو

مونس جان خزینہ رخ و عنا ہر مجھ کو تلخ کامی مین جو شکر کا مزا ہر مجھ کو بارے کچھ دردِ پنہم سے شفا ہر مجھ کو سہر درِ مشکل دارین کھلا ہر مجھ کو	مشغلہ حجبِ سرین جواہ و بکا ہر مجھ کو کس سے بوسہ لب شیرین کا ملا ہر مجھ کو آج جو شربت دیدار ملا ہے مجھ کو نظرِ افضال خدا پر چو قداس ہے مجھ کو
---	---

غزل ۲۲۲

تو جو لیلیٰ ہی تو مجنون بھی بنا دے مجھ کو آتشِ ہجرتِ بان کاش جلا دے مجھ کو بیوفائی سے نہ اسے شوخ و خفاں مجھ کو بھیجتا خط بھی ہی وہ شوخ تو سنا دے مجھ کو بت میکش کھی اک جامِ پلا دے مجھ کو غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھ کو	اے پری حسن دل افروز دکھا دے مجھ کو تابِ دوری نہیں صلا مرے دل کو یا رب عمر کاٹی ہو ترے پنج و محبت میں مدام سادہ رویوں کی نہ سادی ہو کوئی ناز سے بات بوسہ زلف جو لے لون میں سیستہ میں ایک مدت سے فدا ہوں ترا مشتاقِ کلام
--	---

غزل ۲۲۵

ہو گیا میں ذبح اذ قاتل تری تلوار سے کام رکھتا ہوں تبون کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے مجھ کو ہوتا ہی جنون پیدا گل و گلزار سے ہو عبث پر ہیز کرنا صحبتِ دلدار سے	زخم کھایا ہر جگر پر ابرو سے خمدار سے سایہ طوبی کی خواہش ہو نہ حورون سے غرض قبر پر کوندا کر گئی میری بجلی رات دن بھرمیں اس سرو قاست کے نہ تو تکلیف میر پاک ہو نیت جو تیری اے فدا کچھ غم نہیں
--	---

غزل ۲۲۶

جہان کو ہم سرا سر جلوہ دلدار کتے ہیں جہان تو جلوہ گر ہو دے اُسے گلزار کتے ہیں سجن جو جی کو لیجا دے اُسے گلزار کتے ہیں	جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم یار کتے ہیں نہو جس گل میں تیری بو اُسے ہم خار کتے ہیں اداجس چال میں نکلے اُسے رفتار کتے ہیں
---	---

سند منصور ہی سے یہ ملی راہِ محبت میں نگاہ مست تیری کس قدر خونریز عالم پر نہیں ہوا پناشیوہ شاعری کا فرد پر پہنچے	برہ آئے جسکا ستر اسے سہ دار کتے ہیں عبث آنکھوں کو تیری نگریں بیاہر کتے ہیں کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار کتے ہیں
---	---

غزل ۲۴۷

پری ہر شکل گوری سا نولی معلوم ہوتی ہو نہو ہو اُنکے پستان کا بہار آئی ہو جو بن ہو شبِ فرقت فلک پر مین پتا ہے یا لاشنا سے طبیعت کا عجب ہو ڈھنگ ہو معشوق کیسا ہی نخا اٹکا دیرہ دل سے محبت میں جو بڑھتا ہوں کسا صیا و نے انداز دیکھا جبکہ بلبل کا نہیں بیوجہ لب پر خون کی لالی لگائی ہے لطافت ہند میں ہو مبتلا اگر خبر لیجے	جوانی جس کسی کی ہو جہلی معلوم ہوتی ہو پھپھکتی سن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو یہ شمع کتنے گروں جلی معلوم ہوتی ہو بڑی بھی ہر او اُس کی بھلی معلوم ہوتی ہو عبارت بھی خفی لکھی جہلی معلوم ہوتی ہو گلون میں رہ کے ناز وں کی ملی معلوم ہوتی ہو کسی پتہ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہو رہائی اس سے مشکل یا علی معلوم ہوتی ہو
--	--

غزل ۲۴۸

نہ چھوڑو ہمیں دل دکھائے ہو سے ہیں بہا شکب آنکھ میں ڈوب ڈوبائے ہو سے ہیں بتوں نے جلا یا ہمیں شمع صورت نہو سے اس قدر قہر تکلیف ہم کو شہیدوں کے لاشوں پہ بولا یہ قاتل گلہ نخت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا وں میں بھی نہیں جاتی آن کی جو آجائے شکل تو گھبرا نہ رنگین	جدائی کے صدمے اٹھائے ہو سے ہیں جگر پر کڑھی چوٹ کھائے ہو سے ہیں خدا سے بس اب لو لگائے ہو سے ہیں ترے گھر میں دھان آئے ہو سے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہائی ہو سے ہیں دل غم زدہ ہے کے ستارے ہو سے ہیں ڈو پٹے سے منہ کو چھپائے ہو سے ہیں علیٰ نہ بے رادہ ادا کئے ہو سے ہیں
---	---

غزل ۲۴۹

چاشنی گرم فرقت نے چکھائی آپ کی
جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی
دیتے ہیں در پرکھڑے عاشق وہائی آپ کی
چاند سی صورت جو نظروں میں سمائی آپ کی
وہ طبیعت ہمیں پھراک وں نہ پائی آپ کی
واہ و ا صاحب حس کیا رنگ لائی آپ کی
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی
بمیت داری بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی
سخت شکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہوئی حق میں ہمارے آشنائی آپ کی
بے سبب اچھی نہیں جاتاں رکھائی آپ کی
حال پر ہی چاہیے ہر اے شہِ خوبان ضرور
آنکھ بھر کر بھی کبھی ہم نے نہ دیکھا حور کو
ہو گئی اغیار کی جب سے رسائی نرم میں
جُبِ ملی حنڈی ہوے دو چار خون عشاق کے
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا نذر دین
شب تڑپتے لوٹتے سر دھننے گزری ہر لمحے
پھر گئے غیروں کی خاطر آپ اپنے قل سے

غزل ۲۵۰

شرم دینا خوب عجبیٰ ہے بندہ صبا کا
سچ جو پوچھو یہ پتا ہے اُسکے گھر کی راہ کا
گنبد گردون نے سیکھا ہے چسبن رو باہ کا
شور ہے چاروں طرف گلشن میں بسم اللہ کا
سچ تو یوں ہے ہو یقین کسکے تئیں افواہ کا
روے دلبر ماہ ہے بالامہ کا
تجھ میں عالم کربا کا مجھ میں نقشہ کاہ کا
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی بچاہ کا
کیا اثر جاتا رہا اندھیری آہ کا
واہ کیا آسان ہے کرنا کسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اُس بت و خواہ کا
کوئی چپ ہے کھینچتا ہے کوئی نغمہ آہ کا
حیلہ سازی کر کے مارے کیسے شیر نر
کس گل خوبی کے آنے کی خبر ہے اے صبا
یار کو دکھایا ہے اور یوسف کو سنتے ہیں فقط
دونوں عارض ہیں متاھے ککشان وہ مانگ ہے
عشق تیرا کیوں نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے
غرق بحر عشق میں لاکھوں ہوے ہیں آشنا
روز تر ساتا ہے وہ قاتل مجھے ہر بات میں
آزمائش کے لیے کتا ہے یہ ہم سے وہ شوق

گرد و بخانے کے پھرنے سے ملا کیا ساندہ
کیجئے چکر طواف اور جوش بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کس کو وحشی کسے رسوا نہ کیا
چشم ہر شارے اُس کی تو نے
خاک دعوے تھا سبجائی کا
نقد اک بوسے پہ پٹی اُس کی خرید
تنتے کین مچھپ جفا میں لاکھوں
بجلی کب ہنسنے سے تیرے نہ گری
ہو گیا اُنلِ رخسارِ مسنم
کیون نہ کیا اُسے کیئے جسے
کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک
دل کے لیتے میں کیا تم نے سوچ

حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا
سا سنا نہ گس شہ لا نہ کیا
گشتہ ناز کو زندا نہ کیا
تو نے دل کا مرے سودا نہ کیا
میں نے پرایک کا شکوا نہ کیا
فتنہ کب چال سے برپا نہ کیا
بجدا دل نے کچھ اچھا نہ کیا
اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا
کام اس آہ نے اتنا نہ کیا
جوش نے اپنا پرانا نہ کیا

غزل ۲۵۲

مکلف نہیں ہم سے زیبا تھا را
لیا دل تو لو جان بھی کیوں ہے پھر
یہ تصویر چہرہ اتر کیوں گیا ہی
نہ تیرا آہ کا دستِ قدرت میں اپنے
چلے جہتو حسرت ہی لیس کر قیو
زقیوں سے اڑنے کا قصہ نہ پوچھو
میں اپنے ہی جذبے کا قائل تھا لیکن
مجھے اور سے کیا میں عاشق ہوں پایے

تھارا تھا را ہمارا بیمار تھا را
تمنا ہماری تقاضا تھا را
کھنچے کس سے ہو کیا ہو نقشا تھا را
نہ شمشیرِ پروہ قبضہ تھا را
مبارک رہے تم کو پیارا تھا را
فضیحت ہماری تماشا تھا را
غضبِ ہر مریحانِ غصہ تھا را
تھارا تھا را تھا را تھا را

خفا ہوتے کیوں ہو رکیگانہ پیاسے نیم اس چن مین گل ترکی صورت	نہ جذبہ بہار نہ جلو اتھا را پچھے کپڑے رکھتے ہیں پردا اتھا را
--	---

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان اٹھاتا ہے کبھی تو خون روتا ہے یہ دل گہ مسکراتا ہے سمجھنا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتیں بناتا ہے مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں ہونا پست پایا دل تو میدان محبت میں کلام تلخ کرنے سے تجھے کیا منادہ ظالم اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا نہیں ممکن ہو بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا اگر کہتا ہوں اُس سے دیکھ مر جاؤ گنگا کچھ کھا کر	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہے کبھی صحرا میں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے بہار آنے سے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہے کہ اسے کجست کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے کہ تجھ کو بعد مدت آج قاتل آرماتا ہے مثال آبلہ خود دل ہو کیوں اُس کو دکھاتا ہے جگر میں درد ہو اور ضعف سے دل سنسناتا ہے بہت مشکل سے دل پیاسے کیسکا ہاتھ آتا ہے تو کہتا ہو بلا سے کس کو مرنے پر ڈراتا ہے
---	---

غزل ۳۵۲

دل مرا تیر ستر گرا نشان ہو گیا ہو گیا لافروجاک لیلی ادا کے عشق میں خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج خواب غفلت سے ذرا دیکھ تو کب چنکے ہیں ہم فضل گل ہیں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی بعد مردن کون آتا ہے خبر کو اسے ترسا	اقت جان میرے حق میں دل لگا نہ ہو گیا مثل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہو گیا آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہو گیا قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا ختم بس کنج لحد تک دوستانہ ہو گیا
---	---

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	---------------------------

جدھر وہ ہو اسی جانب کو اپنا دیا داغِ جبگر جس نے ہم کو نہیں دامن میں اس کے سرخِ جناب اُداسی چھارہی ہے بے کسی ہے جو خط جاتا ہو پڑھ سکتا نہیں وہ پھر آیا یار میرے در سے حبا کر گلے میں طوقِ دُہرے پا بہ زنجیر وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان	کھینچا جاتا ہو دل تاشیر دیکھو یہی جو وہ بت بے پیر دیکھو ہمارا خون ہے دہنِ گیر دیکھو مزارِ عاشقِ دلگیر دیکھو مری تقدیر کی تحریر دیکھو مری اُلٹی ہوئی نعتِ بر دیکھو اسیرِ عشق کی تو قیسر دیکھو مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو
--	---

غزل ۳۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سدا رہے ادھر کیا دنیا ادھر ہوئی ہو
قیامت آئی ہو یا الٹی یہ آج کیسی عمر ہوئی ہو
مریضِ الفت کی روح تن سے روانہ کھیلے پر ہوئی ہو
تمام آفاق میں ہو چر چا تھیں کچھ اس کی خبر ہوئی ہو
تجھے ہو معلوم خاکِ زاہد کہ عاشقی میں ہو کیسی لذت
یہ پوچھ مجھ سے کہ عمر میری اسی میں سدا ہی بسر ہوئی ہو
خدا نے ایسا جمالِ روشنی کیا ہو اس مہر کو عنایت
جو روئے تابان سے زلفِ اٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہو
کبھی جو در تک میں لُٹے پہنچا تو تھک کر دربان نے دی تپکین
بلا میں گئے وہ ظہورِ دم کو درسا سا ٹھہر جسے ہوا ہو
نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاجِ آنکلا نہ ہم سے بدلا
اگرچہ دوبار سے نہ آیا وہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو

گزر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطفِ شمعِ جوانی
زبان کر بند اپنی صفدرِ خوش شمعِ سحر ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

مرا بچپن یہ سدا چلبلا دل
بہت تازون کا پالا تھا مراد دل
ارے ظالم نہ مٹی میں ملا دل
اگر ہوتا مرے بس میں مراد دل
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
ہمیں آفت رسیدہ اک ملا دل
ارے او بیروت بیوف دل
نچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل
بس اب تو اک صغم کو دے دیا دل

لیے پھر تا ہر مجھ کو جا بجا دل
ملا یا خاک میں کیوں اس کو تو نے
ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا
اٹھا تا کیوں بتوں کے نازِ جیا
ادواتِ جانان کی دھانی
ملا روز ازل عالم کو سب کچھ
ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا
گلی سے اُنکے گھر تک آتے آتے
خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہم نے صفدر

غزل ۲۵۸

وہ لاکھ ہم پر حفا کر نیگے ہم اس کے بدلے وفا کر نیگے
سرور میں ہم بہک رہے ہیں نہ ہاتھ خم سے جدا کر نیگے
جو یہ نہو کا تو رہ نہ شرب ہی کا چرچا کیا کر نیگے
گلی میں اس بہت کی بیٹھ کر ہم ہمیشہ یا خدا کر نیگے
بیان بھی حافی ہے برابر وہاں بھی جنت عطا کر نیگے

ہزار صدے سہا کر نیگے کبھی نہ آہ و بکا کر نیگے
چمن میں بلبل چمک رہے ہیں شگوفہ گل ہما کر نیگے
جو جمع ہوتے ہیں نابل نہ رہتی مجھ کو حسرت کتنے میں سب
بہت سی کی ہنسنے سیر عالم بس اب ارادہ ہی صغم
آسے ہو کیا خوفِ روزِ محشر کہ جبکہ صفدر علی ہوں جا کر

غزل ۲۵۹

باتوں میں اس پر ہی نے گنوائی تمام رات
پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات

کوئی کھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات
اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے

سیر کی نہ ان کے منہ سے دُلائی تمام رات کالون پہ دھر کے سولے کلائی تمام رات جھکڑے تمام دن بین لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات	پیر دن پڑے بلایں لین اور منتیں بھی کین خوف اُٹھو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کہیں پالا پڑا ہے مجھ کو عجب بد مزاج سے مونس پھر آج میری شب کا ٹہنی پڑی
--	--

غزل ۲۶۰

دو دن کی زندگی میں بتاؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جب آکروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیس کروں اب قصد ہے کہ سیریا بان کیس کروں	عشق بتاں کروں کہ میں یاد خدا کروں تجربہ بن میں اسے سچ بھلا جی کے کیا کروں لبائے آسمان وزمین تپتی ہے صہنم کی لاکھ جستجو نہوا چسپل پر نصیب گالشن میں جا کے اور بھی وحشت ہوئی نصیب
--	---

غزل ۲۶۱

مرے داغ جگر پھر صورت لالہ لیتے ہیں ارے آجا ابھی دم تن میں باقی ہو سکتے ہیں ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھ سے جھپکتے ہیں تو اُس کی تنہ کو ہم آہ کس حسرت سے نکلتے ہیں کیش شیش میرے پانوں کے چھائے جھپکتے ہیں	پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے پکتے ہیں کوئی جا کر کہو یہ آخری پیغام اُس بعد سے نہ بوسہ لینے دیتے ہیں نہ لگتے ہیں گلے میرے وہ غیر دن کو ادا سے قتل جب سفاک کرتا ہو رتسا کی ہر تلاش یا زمین یہ وحشت پیٹائی
---	---

غزل ۲۶۲

قضا کا سامنا رکھا ہوا ہر دل لگائے میں رہیں آبا و بیل اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہر دخل بندوں کو خدا کے کارخانے میں خطر ہو دوب جہانے کا بھی دریا کے مناسے میں	قیامت ہر کسی کو پیا کرنا اس زمانے میں یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانہ میں بنائے دیر و کعبہ کا سبب کیا جانیے کیا ہو قدم رکھ دیکھ کر بھر محبت میں ذرا دل
--	--

صبا جی جا ہنسا جو بس گریبان چاک کرنے کو | کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیاؤں میں

غزل ۲۶۳

تری صورت بے کافر خدائے وہ بنائی ہے | جنون کا جوش ہوا و گلبدن تجھے جدالی ہے
ہو اے زلفِ عنبرِ نام پھر سر میں سمائی ہے | کسی دن پان کھانے میں نہی اُنکو جو آئی ہے
ہوا منظور کھپسرتار راج کرنا کشورِ دل کا | ترے کوچے سے جیتے جی نہ اٹھو بنگا نہ جاؤ بنگا
ہماری قبر پر زور و کے فرماتے ہیں حسرت سے | اُنکھ کر وہ سوال بوسہ کا کل پہ یون بوسے
وہ عیسیٰ دم جو آجاتا تو جی اٹھتا یہ پھر مردہ | کوئی کہتا ہے جنون اور کوئی کہتا ہے دیوانہ
نہ کر سدا اس داغِ جنون کو راگمانِ آخر |

غزل ۲۶۴

بدر کو رشک سے ہلا کیا | چہرہ سے عاشقِ جمال کیا
عشق کیسو نے تیرے آہ نہ گئے | باغِ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا
کس ادا سے وہ بوسے جاؤ بھی | عکس پڑتا نہیں ہے آئینہ میں
سرِ نرِ انودہ ہیں خفیت میں ہوں |

ماہر و نے مرے کمال کیا | قد و کھاکے مجھے نہال کیا
ہے گنگارِ بالِ بال کیا | جس کے ہاتھ آیا پائمال کیا
میں نے اُن سے جو عرضِ حال کیا | تم کو اللہ نے بیشال کیا
کس نے شب کا بیان کیا |

<p>اپنا ہی مرغ دل حلال کیا صورت سبزہ پائمال کیا بجہری میں مرا وصال کیا بوسہ مانگھا تو رد سوال کیا چار بوسوں پر انفصال کیا دل میں گراور کچھ خیال کیا</p>	<p>شب وصل اُنکے خوف سے ہم نے باغ عالم میں سبز رنگوں نے صدقے ہو جاؤں ایسی فرقت کے ایک دن راہ میں ملے تنہا ق الغرض طول جب ہوا قصہ بوسے پٹیو جھی کو تم اسے حسد</p>
<p>تلون کو اشتیاق ہو پھر نوک خار کا دیکھو تو حوصلہ ذرا مشت غبار کا آنکھوں میں گھر بنا ہو ترے انتظار کا ہو عشق جب سے ابرو سے خمدار یا رکا مارا ہوا ہوں افنی گیسو سے یار کا + افسوس ہو گزر گیا موسم ہمار کا کچھ تم کو ڈر رہا نہیں روز شمار کا</p>	<p>سودا ہوا ہو پھر مژدہ چشم یار کا اُڑ کر چھو ہو عارض پر نور یار کا + اک پل کی نہیں ہو ترے شوق دیدن رکھتا ہوں زیر تیغ گلا شوق فوج میں نشہ نہ اُس کے زہر کا اتر بچا تا بحشر مجھ کو کیا نفس سے نہ صبا دے رہا یوسف تبوں کے عشق میں بھولے خدا کی یاد</p>
<p>اکھا کر گرد شین جب کو چہ بے پیر میں آئے ہوس میں زر کی ہم ذخیرا ہش اکسیر میں آئے بہت کرنا یاں ناٹھا کر خاندہ تجبیر میں آئے تعب کیا اگر جان سپر کر تصویر میں آئے گرد و پاں تیرے خواہش اکسیر میں آئے حلب کو چھو کر ہم خطہ کشمیر میں آئے</p>	<p>یہ مجھے جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے عدم سے شوق وصل کس سیم تن کا دہر میں لایا تھاری زلف کے سونے میں آوارہ پھر یہ بیرون لب پہ بجز بیان سے اپنے گرتے لفظ قہم کہہ دو غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھ کر تیرا چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سرو مری کی</p>

<p>دکھا وہ دن بھی یارب جو کہین سب دیکھ کر جھکو</p>	<p>کہ لو یوسف رواق حضرت شبیر میں آئے</p>
<p>غزل ۲۶۷</p>	<p>غزل ۲۶۷</p>
<p>اک طرف عشق میں یارب دل نادان ہو جائے میں تو کیا ہوں کہ بہن بھی کبھی دھوکے سے کیسا کیسی اور اکسیر کمان تیری نگاہ بر ملا زلفت کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ عرض یہ ہر شبہ خادم سے خلیل احمد کی</p>	<p>یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہو جائے تیری صورت کو جو دیکھے تو سلمان ہو جائے گر پڑے سور پہ واسد سیلمان ہو جائے کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جائے رنج سب دور ہوں اور عیش کا سامان ہو جائے</p>
<p>غزل ۲۶۸</p>	<p>غزل ۲۶۸</p>
<p>جیون میں نام لے لے کے تھا را یا رسول اللہ یہی ہو آرزو دل میں پڑھوں تجھ نام کی تسبیح نہیں ہو دوسرا کوئی قیامت میں شفیق میرا درینہ میں جو پہونچا دے خدا جھکو تو بہتر ہو ترے کو چے مہلاک کو جو پلکوں سے بہا رہن ہم اندھیری گود میں رکھ کر اکیلا چھوڑ سب جاوین</p>	<p>مجھے یہ نام لگتا ہو سپا را یا رسول اللہ کروں سب کام دنیا سے کنارا یا رسول اللہ مجھے اُسدن تھا را ہی سہارا یا رسول اللہ کہ دیکھوں جل کے میں روضہ تھا را یا رسول اللہ تو حاصل ہو بھی مطلب جا را یا رسول اللہ بے برکت تھا را ہی سے اندھیرا یا رسول اللہ</p>
<p>غزل ۲۶۹</p>	<p>غزل ۲۶۹</p>
<p>دلِ عشاق ہر ہر کام پر پاؤں سے ملتے ہیں ہزاروں عاشق شیدا کفنِ نفوس ملتے ہیں الہی دیکھتے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں عوض میں فاتحہ کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہیں ہماری آہِ آتش بار سے خسر نکلتے ہیں نہیں بیوجہ اپنی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں</p>	<p>حصینان جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہیں حنا ملتا جو تو ہاتھوں میں او ظالم خدا سے ڈر سو گویا غیب میں ایک دن آیا وہ قاتل عجب قسمت ہماری ہو کہ بعد از مرگ بھی یہ بت نہیں معلوم کیسے شعلہ رو کے سوزِ فرقت میں کسی نجومب کے جوشِ محبت کا تھا حنا ہو</p>

تن نازک میں فوراً نیل پڑ جاتے ہیں بھولوں سے ارے اویو فاقہ کچھ بھی سمجھے پروا نہیں اسکی شفیع عاصیان اپنا شفیع روزِ محشر ہی	جو آہستہ بھی فرشِ گل پہ وہ کر دے برتنے ہیں جدائی میں تری عاشقِ مثالِ شمع جلتے ہیں نثار احمد کی گیارہ گزِ عدو حسرت سے جلتے ہیں
---	---

غزلیات تمام شدہ

اشعار متفرق

لکھا کلاک عقیدت سے جو مطلعِ نعمت احمد کا جس نے دیکھی ہو ترے رخسارِ روشن کی بہار لا آیا نصیب کھینچ کے بیداد کی طرف آبِ شمشیر سے محروم نہ رکھ اے قاتل دل لے کے ہمارا کہیں برباد کر دے نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبلِ جدا پھری ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں طاقت نہ صبر کی ہی نہ دل اختیار میں بہم درو و الم رقت میں ہیں میری کمائی سے وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے جگر کا سوز گریہ سے بڑھایا ماجر کیا ہے شکایت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں منہم تیرے پونجی بردن سینہ سلاک کر جگر میں آگ اسے بخیر گرامت یہ حسان کر نہیں گذرے جو سارے وہ سامانِ مصیبت یاد ہیں	سردیوان مرے طغرا بنا قمرِ یوت کا کب خوش آتی ہوئے اے دوست گلشن کی بیا دن بھر پھرا پھرا آیا تو جلاو کی طرف سوکھے جاتے ہیں لب زخم مرے تر ہو کر لودل بھین ہم دیتے ہیں کیا یاد کر دے چلیے بس اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھری ترپے ہو مرغِ قبلہ نا آشیانے میں یار ب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں ترقی جس طرح ماتم کو ہووے نوحہ خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملکِ جادو دانی سے جان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہوا پانی سے مزا دینے لگے کچھ سنے سنے اب تم تیرے اے اشک ویدہ دوڑ لگی بال ویر میں آگ چھپ جائیں منہ دکھا کے وہ زخم جگر نہیں ہم ابھی کچھ نقص سے مرغِ نوازا د ہیں
--	---

بیتابی فراق سے عالم بدل نہ جائے
 عجب عالم ہو اُس گل پیر بہن کی یاد میں دلکا
 آنسو نہ کر رہوں بہر وقت بیش روئے دوست
 سیرِ حُزُنِ خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
 جا ہے قطرہ خون جب گریں شمشیرِ شمن پر
 عزت دیوانگی بخشی مجھے تقدیر نے
 نفس بردوش صیادِ جفا طینت کا پھیرا ہو
 غور سے سمجھو تو مشکل ہو نہا ہ
 نگہ عاشقِ مشتاق پہونچ جاتی ہو
 مر گیا عاشقِ تھکرا ہو گیا قصہ تمام
 خونِ جگر پیا نوحس نے وہ مریے
 نئے ڈھب کا کچھ چوش و سودا ہوا ہو
 کسی صورت تو دل کو شاد کرنا
 دل چین رہتا ہو ضیاءِ دلخ سے روشن چراغ
 لبِ بام آ کے گر بیٹھو تماشا تم کو دکھلائیں
 روح پر داز ہوئی کام نہ آئی تجھ سے
 حجابِ ابرام ہو گزر کیونکر ہو گلشنِ تمک
 زلف نے تیری کیا بے سرو سامان مجھ کو
 قاصد تو کیوں پا کے مرے یار کا مزاج
 پریشان زلف آنکھیں شمعِ مٹھ زرد
 نکلیں کیونکر اگر چہ غلبہ الفت کی شدت ہو

نالہ فرازِ عرش سے آگے بھل نہ جائے
 کہ نالہ منہ سے نکلا زمرِ مد نہ کر عنادِ دل کا
 وہ مجھے دکھا کرے دکھا کر دینیں سوے دوست
 بے تامل منہ سے نکلا ہاے لطف کو سو دست
 تماشا ہو یہ گل بھولانیا دیوارِ آہن پر
 طوق نے کی بندگی چومے قدم زنجیر نے
 مقامِ گلشنِ ایجاد دم بھر کا بسیرا ہو
 دوستی کرنا بہت آسان ہو
 لاکھ گھونگھٹ کو کرے کوئی حصارِ عارض
 کوئی دم میں جائیگا لاشہ ادھر سے دیکھنا
 کھائے وہی کباب کہ جو دل جلا نہ ہو
 خدا جانے اب کی مجھے کیا ہوا ہو
 بہن دشمن سمجھ کر یاد کرنا ہو
 گھر ہو عاشق کا بیان جلتا ہو بے روضن چراغ
 کند آسا چڑھیں تارِ نگہ پرنا تو ان ہو کر
 نہ رکا قید بھی ہو کر ترا دیوانہ عشق
 وہ شبنم بہن پہونچ سکتا نہیں پھولوں کے دہن تک
 آپ سا کرو یا کافر نے پریشان مجھ کو
 پوچھا ہو اُس غریب نے سرکار کا مزاج
 کہاں تھے رات اس پیاری ادا سے
 اُنھیں ہو خونِ رسوائی نہیں غیرِ فکری موش ہو

اس زلف سیہ قام کو چھڑا نہیں کرتے
 نہ نامہ ہر نہ قاصد ہر نہ پیغام زبانی ہے
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگایا ہم نے
 تہمت روزوں کے چھچھے آج آیا آپ کا نامہ
 آنکھیں نہ لڑایا کروں سر بار کسی سے
 تھا رسی زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
 قاصد اجورہ دیتا ہوں میں جھک جانا تلک
 آیا جو نامہ تیرا بہت انتظار میں
 کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہے
 اسے دل تو عبث نالہ و فریاد کرے ہر
 خال مشکین بھی ہر اور زلف سیہ قام بھی ہر
 ستارے جب تلک چاہے زمانہ آسمان ہو کر
 چلا ہو اور دل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
 ہم ہیں اور سایہ ترے کو چھ کی دیواروں کا
 تلک جب تک کہ زخموں پر نہ چڑکے کوئی کیا جانے
 بسے بلبلان شعلہ دم اک نالہ اور بھی +
 لب بند ہوں تو روزن سینہ کو کیا کروں
 نہ آیا خط کوئی پرزہ ہی آنا کاش جانان کا
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر
 چراغ جلتا ہو لیکن یہ شام جلتا ہو
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی

نادان ست سانپ سے کھیلنا نہیں کرتے
 یکا یک دل کا تلک جانا یہ آفت ناگمانی ہر
 مرض ہجر کا تو نذیبنا یا ہم نے
 لغافہ تیرے آنکھوں سے لگایا آپ کا نامہ
 اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے
 ہماری جان گئی اُس کی اک ادا ٹھہری
 پہنچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان تلک
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں
 کراٹھٹا بیٹھنا شکل ہوا ہے
 وہ بھول گیا جس کو کہ تو یاد کرے ہے
 مرغ دل کیوں نہ بھنسنے دانہ بھی ہو دام بھی ہو
 ستار اپنا چلیگا کبھی تو کا مران ہو کر
 زمین کو سے جان بچ دیگی آسمان ہو کر
 کام جنت میں ہر کیا ہم سے گنہگاروں کا
 کہ لذت عشق میں کیسا ہو مجھ کا مزا کیا ہو
 گم کردہ راہ باغ ہوں یاد آشیان نہیں
 تھمتا تو مجھ سے نالہ آتش فشان نہیں
 اُسے نسخہ بگتے ہم دو اسے درد ہجران کا
 ہر جا تھیں ایجان جان یاد کریں گے
 یہ دل ہمارا ہی ہر دم مداح جلتا ہو
 طاقت نہیں رہی ہو مجھے انتظار کی

حکایت

ہو کے دہترش رو مجھے گالی ہزار دے
 باغبان کے ڈر کے مارے باغ میں جاتے نہیں
 باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
 ویاغروہ مجھے دل نے کہ غش سے ہوش میں آؤ
 جو آب نامہ کیا آیاتن بجان میں جان آئی
 شکوہ انہ ظلم کا نہ شکایت جفا کی ہے
 پھینک دیئے ابھی ہم چیر کے پہلوا پنا
 موت مہر ہم ہر کلام سخت غیرت دار کو
 ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہو راہ
 عبث آرائشیں ہن غافلہ جسم قضا آئی
 حال ابنِ نوح جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
 غافلہ ایسی کڑی ہو منزل ملکِ عدم
 نہیں درودِ دل منہ پہ لانے کے قابل
 قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
 مردوں کو جلاتی ہو ترسی ناز کی آواز
 دل دے کے اوپری تجھے دلبر بنا دیا
 واجب القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم
 تیرے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
 بیٹھے تھے مطمئن کہ لے آئے ہیں دانِ دل
 بند ہو گا نہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو
 اگت کا نشہ جب کوئی مر جائے تو جائے

یہ نشہ وہ نہیں جسے ترشی اتار دے
 جو نیا گل ہو اُسے ہم دیکھنے پاتے نہیں
 ہم نے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلدستہ کیا
 پیامِ خط ابھی آیا ہر قاصد کے قدم لے لو
 گیا یان سے کبوتر و انیسے آیا مرغِ بجان بکر
 اُن کو ستم کی خو ہمیں عادت وفا کی ہے
 تجھ پہ قابو نہیں دل پر تو ہو قابو اپنا
 اندمال زخمِ شمشیر زبان ہوتا نہیں
 دینا سے گزرنا سفر ایسا ہو کمان کا
 بنے گا نخل ماتم قد فنا ہو گی یہ رعنائی
 صحبتِ بر سے بگڑ جاتے ہیں یون اشرفِ صان
 رہبروں کے پاؤں کا حسین نشان ملتا نہیں
 یہ قصہ ہر اُن کے سنانے کے قابل
 پر ترسے عدم سے آگے کبھی دستور نہ تھا
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز
 ایسے ستم سے کہ ستمگر بنا دیا
 ہاں میان سچ ہو کہ ایسے ہی گنگار ہیں ہم
 تھا اسی خاک پہ آخر ہمیں بسمل ہونا
 اس کی نہ تھی خبر کہ دیں پھر وہ ہو رہا
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش دیدار رہا
 یہ درد سراپا ہو کہ سر جاکے تو جائے

صراطِ عشق پر از بسکہ ہر تابت قدم میرا
دل یہ جس کے لیے پہلو میں طہان رہتا ہر
آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم
آئے چارہ گرو قید سے رکتے ہیں کمان ہم
آس دم جو تو نے کی طلب بوسہ نہیں
صحبتِ آلودگان میں پاک دامن پاک ہیں
دزدیدہ نظریا تو چرائے گئی دل کو
جاننا حفظ ہر دل میں مجھے عاشق لیکن
ہاں نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم
وہ دیا کیا تازہ پانی خنجر قاتل میں ہر
سطحِ سینہ پر ترے اوستہ و خیز یہ کیا
یا ر اغیار ہو گئے اللہ
مرکل عشق میں کوئی بھی گرفتار نہو
ہمیشہ آگ نکلتی ہے اپنے سینے سے
کیسی ہنسی کمان کی خوشی کیسا اختلاط
ہمارے گل کوست پوچھو بڑی اسکی کہانی ہر
قیمت تو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہو کس نہ
تھے تابع فرمان پر یزاد حسن زاروں
سج ہو کہ روزِ بدر میں کسی کا کوئی نہیں
ترقی موجِ دریا میں لاکھوں ہی ڈوبے
ہم ہیں مشتاقِ سخن اور اُس میں گویائی نہیں

دھم تم شیر قاتل یہ بھی جم جاتا ہر دم میرا
یوں سننا ہر کہ اُسے بھی خفکان رہتا ہر
بلکہ پہلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم
کیا جانیں سکتے ہیں تصو ر میں وہاں ہم
جی چاہتا ہر لے لون تری ضد سے پر نہیں
خاک سے دُعا نہ آئے چادرِ مہتاب میں
یا آنکہ لگاوٹ سے لگائے گئی دل کو
اپنی کیا بات بھی کہو دے جو تجاہل نہ کرے
اک اد احسن کی عتاب بھی ہے
اُسکا زخمون کو مرزا زخموں کی لذت و لہین ہر
اُبھرا اُبھرا نظر آتا ہر کچھ اٹھا اٹھا
کیا زمانے کا انقلاب ہوا
دوست تو دوست ہو دشمن کو یہ آزار نہو
الہی موت دے گزرتے ہم ایسے جینے سے
ہم کو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے
نشانی اُس کی چھلا ہر یہ پچھلے کی نشانی ہر
دو تین ہاتھ جبکہ سب بام رہ گیا
کہلاتے تھے ایجان سلیمان بھی ہم بھی
تیرے بھی بھاگتے ہیں خزان میں شجر سے دور
مگر جسم نہ ڈوبے سنبھلتے ہے ہیں
اس لیے تصویرِ جانان ہم نے کھجالی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکنائی نہیں
 کوچ کی اپنے اب طیساری ہو
 اس دردِ دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
 سچ بتاؤ کہ دھیان کس کا ہو
 سچ کس شعہ رو کا کھاتے ہو
 کون سے ماحر و پہ مرتے ہو
 ہاکے بیتابیوں سے دل کو نہ مین دل سمجھا
 نہیں جنت نہ سہی خیر جہنم ہی سہی
 گزر افلاک کے پار گیا لامکان تلک
 مر مگر گئی بلبل جو کیا یا د چمن کو
 ستاتا ہو کڑھاتا ہو جلاتا ہے مولاتا ہے
 کیسے نالوں سے اٹھا لوں مین زمانہ سر پہ
 آنکھیں تو قتل کریں ہو ٹم جلاتین کیا خوب
 نہیں غم زاہدان محشک کو خورشیدِ محشر کا
 ہوا حبیب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن ہو
 قاصد سوزن سے کیوں ہو رشتہ سوزن دراز
 کیا ترا اسے غیرت لیلی مین سودائی نہیں
 چیلانِ نفاس کے مین اندرون کچھ نکست گل مین
 امیدوار کیوں نہوں مین تجھ کریم سے
 جان تک تیری محبت مین گتو اٹیٹھ مین
 کیا بھروسہ اسکا ہو جب یا رہو دس مین کا

اسیلے تصویرِ جانان ہم نے کچھوائی نہیں
 تیرا حسا فظ جناب باری ہو
 قسمت مین جو لکھا ہو اتنی شتاب ہو
 دل مین غم سیری جان کس کا ہو
 شمع کی طرح کچھلے جاتے ہو
 سچ کہو کس کو سب کر کرتے ہو
 کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسل سمجھا
 اتنا تھوڑا ہو مجھے تو کسی قابل سمجھا
 او تیرا آہ بے ادبی یہ کہان تلک
 غربت مین خدا یاد دلائے نہ وطن کو
 خبر ہوتا نہیں عاشق سے وہ نامہ بلن بھون
 فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو
 تم تو قاتل بھی ہو اے یار سچا بھی ہو
 سلامت ہو اگر سایہ ہمارے وامن ترکا
 گرہ پڑ جاتی ہو جو قف دھاگا تو کر جوڑا
 بدنا ہوتا ہو قد سے ہو جو پیرا ہن دراز
 موج بوسے زلف کی پٹری جو پستائی نہیں
 کہ آمد شد ہو اس کی کوچہ متقا بلبل مین
 نو مید کون ہو ترے فضلِ عیم سے
 ہاتھ جینے سے ہر دست اٹھا بیٹھے مین
 ماہ رمضان جی طرح نکلے ہو پورے مین کا

فرقت میں تری جان تلفت کی نہیں باقی
 دل دے دیا ہو ایک بے کافر کے ہاتھ میں
 نہ تم پر میں نہ دل پہلو میں رو میں آہ کس کسکو
 دینا میں اگر ڈھونڈیجے تو کیسا نہیں ملتا
 آجکے پانوں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
 کئے ہیں خوب سے نظر سے بلغ ہستی کے
 بآئٹلے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں
 نہ کھٹے بعد فتنہ کو چپہ جانان ہم سے
 ایسے رسوا ہوئے ملنے سے پر نیراد و نکے
 گنگارون کے تن سے جس طرح سے دم نکلتا ہو
 آس کو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ
 ساحل دکھائی دیتا ہو مجھکو نہ تھا ہر
 جہان میں حرمہ عشرت سے وہ چند ہو سوا غم کا
 آہ و دیا یہ کروں نالہ کروں صحرائیں
 حال کیا کہتے بھلا اس بلبیل ناشاد کا
 کین ہست آہیں مگر ان کو خبر طعنی نہیں
 بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے واقف
 اجازت وصل کی شب فنی جو چھ کینہ پرورد نے
 چمن سینچا یہاں تک باغبان نے خون لب سے
 جٹائے دیتے ہیں حق کو گواہ کرتے ہیں
 پیسہ میں نہیں عاشق ہوں جاتی

اے جان جان جان جان تو ہوں دی نہیں جاتی
 اب حق میں دیکھیے مرے اللہ کیا کرے
 مقام شکر ہو دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہو
 پر چاہنے والا نہیں ملتا نہیں ملتا
 خار صحرا سے جنوں عرش کے تارے توڑے
 جہان کو بس مرے پرورد کا دیکھ چکے
 بار غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے
 یارب آباد نہور و فضلہ رنخواں ہم سے
 متوحش نظر آتے ہیں سب انسان ہم سے
 نکلتا یوں ہوا شکل ہمارا کوئے جانان سے
 ایسی رسوائی کا جینا ہمیں درکار نہ تھا
 وریائے عشق میں مری کشتی بتا ہر
 اگر ہر عید کا ایک دن تو عشرہ ہر محرم کا
 مچھلیاں دشت میں پیدا ہو ہرن دریا میں
 آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جس نے مگر مٹیاد کا
 نام بھی ہنسنے ڈیو یا نالہ و فسر یاد کا
 نہیں ہو جو ستم روزگار سے واقف
 تو زاہد ذبح کر ڈالا تری اللہ اکبر نے
 کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے
 ہٹاتے سے فلک کے ہم آہ کرتے ہیں
 ہے موسیٰ ہی سے یہ سن ترانی

ہاں سچ ہو کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
 نشانِ سو فار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا
 رکھا تھا ایک دل سو جگلیا کیا خاک دکھلاؤں
 فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
 خضر کو بھی ہو مسافت ایک دن دو رات میں
 کشتی عمر یہ اب دیکھیے کس گھاٹ لگے
 تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا
 کہہ دو ملک الموت خبر دار نہ آوے
 عجب ہم بے گنا ہوں کو نہ کر بد نام اور واعظ
 مرتے مرتے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدار حیف
 فراق کو کوئی ہیگا جو دے سزائے فراق
 بجائے روحِ قالب میں تری الفت مائی ہو
 نہیں کچھ قدر سایہ کی طربھا گو قد میں انسان سے
 دل بے درد کی بلا جانے
 میں ہی جانوں ہوں یا حشر اجلانے
 رہ گیا نشی قدرت بس جگہ کو چھوڑ کر
 لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
 چھوٹا تھا دل نفس سے سو پھر دام میں پھنسا
 لڑانہ اُس بُت خانہ خراب سے آنکھیں
 کسی پہ حفظِ ترا دل یہ آئینکا پھر کیا
 دے تھیں کچھ خبر نہیں ہرگز جانوں کا حال کیا ہے

اے جانِ پاکین کی تری مست نہیں جاتی
 لگا ہوتی دل پر آہ کس کا فرکی مڑگان کا
 بین کس کس شعلہ بد کو بیٹھ چاک دکھلاؤں
 کیا سنسی آتی ہو جھکو حضرت انسان پر
 مانگ اُس کا فرکی کالی رات تھی ظلمات میں
 نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
 دیکھو تو لے ہی جان ملک الموت کس طرح
 جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
 لگے سنگِ خجلت شیشہ ناموس پر تیرے
 زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف
 میں داد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس سے
 ارے ادب و قاجب سے طبیعت تجھ پہ آئی ہو
 جو اعلیٰ ہو سوا اعلیٰ ہو جو ادنیٰ ہو سوا ادنیٰ ہو
 دردِ دوری کا مبتلا جانے
 جو گذرتی ہو جان پر میری
 میں وہ ہوں مگناں جب دفتر میں نام آیا مرا
 اے حفظِ دل میں ہو نہ ٹپکنے کسی سے ہم
 جو اٹھلا تو زلف سیہ فام میں پھنسا
 خود کو پیٹے بٹھائے خراب اے تو من
 ابھی سے ڈرتا ہے اتنا پری جانوں سے
 تھاری وقت میں طے پیاسے چلین کیا کیا لپٹے

تھر گئے اور نہ دیدار ہوا ہا سے نصیب
خائل دل کے ہاتھوں سے جو دریا میں بہا ہے
تمھارے ہاتھ جو منہ می سے آج لالہ سے
یاد آتی ہے جو صورت کسی متوالی کی
شکل ناگاہ جو دیکھی بخت بنگالی کی
حسرت سے رہ گئے ہم ہم تلک نہ پونچے
کس کی زلف کی ناگن نے امداد مار ڈالا
زلف گھٹکتے سے کل کھڑے پہل کھائی
ساری جگت پہ یارو میں ڈولتا پھل ہوں
جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا +
اچھا کیا ہے تنے جو باندھا ہے سے بے
کیا ہمیں سیر حرن سے کام ہو اے مہربان
آپ ہم ڈوبے ہوے ہیں اپنے غم کے رنگین
دن گنا قریا ہیں اور رات زاری میں کٹی +
بس اب آپ تشریف لے جائے
طبیعت کو ہو گا قلق چند روز
جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
کبھی صدمہ بگولے کا کبھی صدمہ کی زحمت ہو
کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا صحرایین
یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو
سبق صبر و ستم یاد ہوئے جاتے ہیں

سیکڑوں عاشق بمانا ز حنیفہ اللہ خان
غضب کرتے ہو صاحب اک پانی میں لگاتے ہو
کوئی پسے نہ پسے ہم تو پا کمال ہوے
ہوں مسلمان پہ بول اٹھتا ہوں جو کالی کی
دل سے میا خستہ کھلی مرے جو کالی کی
دم ہم تلک نہ پونچا ہم دم تلک نہ پونچے
کہ کو سون تک سری تربت پہ پھیلا کوڑیالا
ناگنی دسے کو بانہی سے نکل آئی ہے
ساترین پر وہ ریلی پسہ چاہ پر نہ آئی
خو رشید اسے دیکھ کے نیچے اتر آیا
جیتے رہے تو سمجھنے اور مر گئے تو خیر
خار آنکھوں میں نظر آتا ہے تھوہن بوستان
کس سے طیلین بچاگ لکے ساتھ گائین ہولیان
عمر کٹے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی
گذرنا جو ہو گی گذر جائے گی
ظہر نے ظہر تے ٹھہر جائے گی
یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
ہماری خاک یوں اڑتی پھرے لے ابدت ہو
سر پہنے کو رہا کوئی نہ ہر اپنا
قمت میں جو لکھا ہو انسی شتاب ہو
ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدم مجھ جسم ناتوان کی
دل دلا سے سے ہی کرتا بیکراری پیش تر
اب آگے کیا کہوں احوال جی تو سننا ہوا
یہ آدمی ہو کہ برسوں جمال رہتا ہو
دماغ فرقت زلیست بھر سوزِ جنم بعد مرگ
اسقدر مجھ سے قوی میری نقاہت ہوئی
ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری
بنفص بیمار کی اپنے چوسیمادیکھی
بے زبانی نے ہین قیدِ قفس سے دی بجا
نغمہ بلبیل سے ہوتا تھا جنھیں دورانِ سر
کو چہ قاتل تملک اسے دل رسائی کیجیے
ناتوانی سے جنوں میرا یہ حال زار ہو
ایک دم بھی زلیست بھر بار میں دشوار ہو
نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بس و ستار
ایذا تین اٹھائے ہوئے دکھ پائے ہوئے ہیں
اسے جان دم نزع جو آنا ہو تو آؤ
قیدِ قفس میں آج چمن یاد کر کے آہ
میں نے تنکو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا
اب جو بچتا میں تو بچتا نے سے کیا ہوتا ہو
تا فلک آہِ بشر بار یہ فرقت کی گئی
دعدے پر تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

رگ رگ میں نیشِ غم ہی کیسے کہاں کسانکی
خانہ ماتم میں ہو رُسنے سے زاریِ بیشتر
زبان کرتی ہو لکنت اور کلیجہ سُتھہ کو آگاہی
وگر نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہو
ان بتوں کو کس توقع پر خدایا چاہیے
بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی
کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
کب ہا ہو تے جو ہم صیاد کے گھر بوتے
زارِ غم دیکھے یگر دن اُنکی لحد پر بوتے
کاسے سرِ ہاتھ میں لیکر گدائی کیجیے
توڑنا تا نفس کا بھی بہت دشوار ہو
آمد و رفتِ نفس گویا چھری کی دھار ہو
دہن زخم بچھا را کیے قاتل قاتل
ہم دل سے بٹک لے ہیں اکتائے ہوئے ہیں
یوں بعد ہمارے اگر آئے تو ہمیں کیسا
کیسا پھر ملک کے مرغ گرفتار رہ گیا
میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا
وہی ہوتا ہو جو قسمت کا لکھا ہوتا ہو
غل پڑا عالم بالا میں کہ پھونکا پھونکا
کننے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

ہر عرش آستانہ دو لستراے دل
راحت گئی اگر تو کیا زنج نے گذر
گو ہر اشک سے لب و زہر سارا دامن
نظر دن سے دور رہنے کا پیارے گلہ نہیں
سہل تر دل سے بھلا دن سائے عالم کو چین
مر مر گئی بلبس جو کیا یا چین کو
بعد از فنا زمین سے نہ اٹھا مرا غبار
آہ گھنچون تو بہانے ابھی تھپہ آنسو
کون جتنا ہے اے صنم مر کے
ہوا ہو عشق تازہ ابتداے آہ ہوتی ہو
زردیا زور دیا مال دیا گنج دیے
بھرا گئے ہیں پیدا بڑھکر غبار دل نے
سینے پیرے زخم ہیں کیا بے نشان لگے
صدائے نالہ دل آرہی ہو نکست کل سے
دیکھ پھٹا نیگا اوبت مرے ترسانے سے
آنکھ میں دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے
عجب طرح کا یہ منہ ہے حصول کیونکر ہو کار اپنا
کسی بکس کو اسے بیدا کر مارا تو کیا مارا
روح نے پھر کے کہا جب تن بجان چھوڑا
زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو سے یا رکا
مہربان مجھ پہ ہوا ہی مہ الاور سیرا

اللہ ربہ حرم کبریا سے : دل
خالی رہی وزیر نہ مہمانسراے دل
آجکل دامن دولت ہی ہمارا دامن
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
یا دتیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہے
غربت میں خدا یا د دلائے نہ وطن کو
ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ ہو
مکل آئینے شہر سنگ سے نیکر آنسو
آؤ تو دیکھ لین نظمنہ بھم کے
مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو
اے فلک کو کسی راحت کے عوض بچنے
پھینکا ہو دور ہم کو اس دشت متصل نے
جرا آج ہاتھ ملتا ہے بچا ہا کہاں لگے
چلی آتی ہو شاید کوچہ منقار بلبل سے
اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤنگا تھانے سے
ہند کے کالے حلب میں جا کے لہرانے لگے
نہ جانے پاتے ہیں اس تلکسم نہ زندگی کا طرینا
جو آپ ہی مر رہا ہوا سکو گر مارا تو کیا مارا
جسکو جی جان سے چھوڑا اسے لبس ہاں چھوڑا
دل نہیں قابو میں ہر اک کافر و دیندار کا
آج تقدیر سے چمکا ہے مقدسیرا

کشتہ تیغ ناز بہن ہسم لوگ
منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے کیونکر ہم ضعیف
تشنگی سے عاشقوں کا کام ہوتا ہوتا
مقدور ہیں اگر ہوتا برآنا مطلب دل کا
نہیں آسان ہوتے دیکھ سکتا ہے بسل کا
عزیز اس سے نہ کیجے گروہ مانگے جان شیریں بھی
قتل عشاق پہ گر باندھی نہیں تھنے کسر
حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا قافل
گنتی برگشتہ ہر وقت یہ حفیظ اللہ خان
تہ سے کیا راز چھپاتا ہے حفیظ اللہ خان
یاد آئے ہیں یکس کے پھل سے رخسار حنظل
شرط الفت ہو ہی حفظ کہ تو نے مجھ کو
وحشتِ دل سے جو گھبراتے ہیں ہم
خدا بھی دوست رکھتا ہو نہایت اپنے شیدا کو
اے صنم دیکھی جو تیری خود نمائی آنکھ سے
آمارت جس کو ہو برسوں نہیں جاتی ہر لوہا کی
سرمردے چشم میں گر صید فکرن تو نکلے
چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل چلتی تھی
خیال آجائے رونے کا جو میری چشم گریان کو
حسن کے باد شہر نے کوچ کیا
دل کو اسے عشق سوے زلف سیہ قام نہ بھیج

واہ کیا سرفراز ہیں ہسم لوگ
پانوں اٹھ سکتے نہیں ادھر ہوا راہ دور کا
تیجے پر اپنے کس دن آب تو رکھو ایسکا
نہ رہتا مری جانب کو اٹھ کر ہاتھ قاتل کا
یہی باعث ہو جو منہ پھر گیا شمشیر قاتل کا
جواب تلخ سے دل توڑ لیے ہرگز نہ سائل کا
ہر طرف کو ہے یہ پھر گنج شہیدان کیسا
وہی مونس وہی ہدم وہی ہم راز ہوا
دل دیا جس کو وہی ورپے آزار ہوا
تیرے چہرے سے ہیں آثارِ محبت پیدا
رونے روتے ہو گئی جو چشم دریا بارِ صبح
بھول کر بھی نہ کبھی یاد کیا میرے بعد
کو سون صہا کو چلے جانے ہیں ہم
جلے تیر تخی سے نہ آئی آج سوئے کو
گر گیا سارا تاشائے خدائی آنکھ سے
جہان پھوٹا نکلتا ہو نہیں مٹا نشانِ برون
ہر تیر نگہ ہونے کو آہو نکلے
تو بے گل مکتی تھی ہر اک بلبل چمکتی تھی
برنگ ابر کر دے سبز کو سون تک نیابان کو
دیکھیے خط تمہا رے آیا ہے
رہز نون میں تو ساغر کو سیر شام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی پہلو کی جان کی
 دل کے بار اچھی کوئی طالبِ جان ہو
 نہ رکھا ہو دنیا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
 آہ کیوں کہیں گے اے حفظِ بہر آئے آنسو
 ہو رقم کس قلم شوق سے اے غیبِ دہن
 دو جس دن سے ہوا تجھ میں حسن سے میں
 کیا لکھوں جیسی گذرتی ہو مرے دل پہ نظیر
 دہر و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
 سبے تاب ہوں میں دل پر طلبگار کسی کا
 اگر غیب سے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
 قدر گل پوئے غضب ہیں گلشنِ ایجاد کے
 لاکھ پورے میں چھپ کے تم بیٹھو
 بسوئے سنے کے ہوا اے محمدؐ یہ باگِ سناہ
 کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغانِ دل
 تو دردِ زنا یک وضع پر رنگِ بہان نہیں
 کیا جان تھا میری تکیں بھی تو بہت اور
 اوجم آنکھوں میں سما ہو ذرا شکل دکھا دو
 افسردہ ہو بیٹھا آ آ کے لبِ باہر بہت
 تیری دوزی سے اے پیالے یہ دل پر درد اور غم
 آج بھی تھے لفظ دردِ جہانِ خراب میں
 جتنا کہ کسی کا دل پر بہت اضطراب میں

آتشِ مجاہدینِ اشکِ یہ کس کس مکان کی
 ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہی تو بہان ہو
 الٹی ہو برادر و لونِ جہان میں عشقِ حسان کا
 کیا تجھے عالمِ عسدرت میں وطن یا د آیا
 اشتیاقِ قیس کہ بیدار تو دار و دل میں
 نہ مجھے باغِ خوش آتا ہو نہ گلشنِ نہ چمن
 دل میں داند و من و انم و داند دل میں
 رخصت اے اہل وطن ہمتو سفر کرتے ہیں
 یارب نہ جدا یاد سے ہو یاد کسی کا
 بسرِ سلیم غم ہو جو مزاجِ یار میں آئے
 ہلے کیا کیا صورتیں ہیں صدقے آدم زاد کے
 دیکھ ہی لیتے دیکھنے والے
 ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی سن کی ڈیان
 بیٹھو تو کچھ سناؤں تمہیں داستانِ دل
 وہ کون سا چمن ہو کہ جبینِ خزان میں
 ہو چہ کوئی شیفۃِ آفت نہیں کرتا
 جلد آؤ کہ بسرِ نیر ہو پیمانہ ہمارا
 خود تری ذات کوئی تجھے بدنام بہت
 کہ روزِ عید بھی گویا ہمیں ملہ محرم ہے
 بدلی کبھی نہ شکلِ فدا انقلاب میں
 وہ کہ زمین بدل ہے ہیں آج خواب میں

نامہ اعمال محشر میں جو مانگیگا خدا
اسے صدمہ کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
سیر ہر شاخ شہرہ ہو نگاہ و یار کا
مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحان مانعین
کتے تھے آئے کو خاطر سے ہماری پرسوں
ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی
تو سا ہو کا نے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے

جاؤ بھگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لیے
دل نہ اُسکا نے کہیں اللہ بے مقدر کا
سچ کہا ہی باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا
صد اطمین کی سنتا کون ہی نقار خانے میں
ہوے برسوں نہوئی پروہ تمھاری پرسوں
ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی
وہاں دگیسو کا تیرے مارا نہ مجھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

اگر پوچھے کوئی مجھے کہ کیوں لاغر ہو یہ کہ تو دن
دل کہاں سیر و تماشا پہ مرا لگتا ہی
کتے منطس ہو گئے کتنے تو انگر ہو گئے
نہ موت ہجر میں آئی نہ مجھ کو خواب آیا
پیام مرگ بیان آگیا مگر وہاں سے
اگلی کج ہو کیا و گرنہ بختا یہ حال
انتخاب بہشت بلغ خلد ہو شکوے دوست

محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے
جی کے لگانے سے جینا بھی برا لگتا ہی
خاک میں جب تلگئے دونوں برابر ہو گئے
کیس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب آیا
جو اب نامہ کا میرے نہ با صواب آیا
ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا
رشتہ صبیح برین ہی اک زمین کو سے دوست

فارسی غزلین

غزل ۱

<p>دل بیروز وستم صاحبِ دلان خدا را کشتی شکستگانیم ای بادِ شرطہ بر خیز آسائش دو گیتی تفسیر این دو خوشست در کوئے نیکنامی مارا گزرند ادا دند آئینہ سکندرجامِ جم است بگر ہنگام تنگدستی و رعیش کوش مستی ترکانِ پارسی کو بخشندگانِ عمر اند حافظِ نچو پندشیر این خرقة می آتو</p>	<p>درد اگر رازِ پنهان خواهد شد آشکارا باشد کہ باز نسیم آن یارِ آشنارا باد و ستانِ تلطف بادِ شمنانِ مدارا گر توئے پسندی تغیر کن قنارا تا بر تو عرضہ دار و احوال ملک دارا کین کیمیاے ہستی قارون کند گدارا ساقی بشارتے وہ پیرانِ پارسیار ای شیخ پاکداسن معذور دار مارا</p>
---	---

غزل ۲

<p>نیچ فیض و کرم معدنِ لطفِ یزدان ای صغم مہرِ خدایتو بخِز زربِ انبیا ساقیا لطف و کرم کن تو برائے خالق چند سوز و بھراق تو دلِ خستہ من آہ چون ماہی بے آب طپان می ماند</p>	<p>یک نظر سوی غریبانِ بگن ہم ای جان تکلیسکین شود و خاطر این خستہ طان منتظر ساغر وصل اند ہمہ تشنہ لبان رحم فرماے تو بر حال من ہمدان در فراق تو شب در درِ حفیظ السرخان</p>
---	--

غزل ۳

<p>خطِ سبز و لبِ لعل و رخِ زیبا داری شیوہ و شکل و شمائلِ حرکات و سکنات</p>	<p>حسنِ یوسف دم عیسیٰ یہ بیضا داری انچہ خوبانِ چمہ دارند تو تنہا داری</p>
--	---

<p>تا تبسم کنی عفتل نگوید سرگز سنبیل و یاسمن و نشترن و سرسوی دل و دین بچو همسر پوش و خرد صبر قرار</p>	<p>که تو در آب خضر لولو لالا داری از سر زلفت و عذار و قد بالا داری دیگر از خسرو بیدل چه تمنا داری</p>
غزل ۴	
<p>نماشد در شکست شیشه دستی مویلی را شعار خولیت کردی تا چو شبنم یوفائی را کسے چون سن ندارد پاس رسم آشنائی را بلے ناکس نمیداند طریق آشنائی را ز مرهم به نیسازد کسے داغ جدائی را</p>	<p>نصیحت به نسا زد و رد لم زخم جدائی را بخاک خون نشاندی ز چو گل مار در گلشن حیات خویش را چون شمع صرف دیگران گم به صورت بردیت چهره همچون عکس میگردد امید از دست مردم چاره دل برنجی آید</p>
غزل ۵	
<p>هر رگ من تا رگشته حاجت ز نار نیست داغهای سینه من کتر از گلزار نیست درد من در عشق را دار و کجاست دیدار نیست با خدا کار است ما را ناخدا در کار نیست آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست</p>	<p>کافر عشقم مسلمانے مراد رکاز نیست ما غریبان را تا شایه چن رکاز نیست از سر بالین من بر خیز ای نادان طیب ناخدا در کشتی من گر نباشی گو مباحش خلق میگورید که خسرو مبت پرستی میکند</p>
غزل ۶	
<p>هر روز آه و ناله کنم از براه تو عمرے گذشت تا شده ام آشنای تو باشد همیشه شیفته دل در پیوای تو اے اے بر کس که شود مبتلائے تو تو بادشاه حسن و خسرو گدائے تو</p>	<p>هر شب منم قناده بگرد سرائے تو جانان باین شکسته دله بیوفامشو روزے که ندمده شود استخوان من یکدم شب وصال میسر نشد مرا بر حال زار ما نظرے کن ز راه لطف</p>

غزل ۷

من آن پروانه عشقم که در آتش وطن دارم منم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارد به محشر گر بر سر منم چه آوری همین گویم نه بندایی که در هجرت مرا حبسست و آنانی اگر در گلشن عشرت ندارم راه اے محفی	چو فائوس آتش دل را زیر پیرهن دارم نهان در زیر هر حرفی گلستان سخن دارم شہید خجسته عشقم گواه خود کفن دارم ز افغان داغها بردا غم خان چمن دارم بجہا اللہ کہ باری گوشہ بیت الحزن دارم
--	--

غزل ۸

مارا بہ غمزدہ گشتہ و قصار بہانہ ساخت رفتم بہ سجودے پے نظارہ رخس دست بدوش غیر نہاد از سر کرم اقرار وصل کرو و نیامد ہزار حیف رفتم بچنے پے دیدارِ حسن او خون قہقش یگینے را بیاے خویش	خود سوے ماندید و حیا را بہانہ ساخت دست برد کشید و دعا را بہانہ ساخت مارا چو دید لغزش پا را بہانہ ساخت در روز وصل پایہ خار بہانہ ساخت دورم نشاند و تنگی جا را بہانہ ساخت مالید آن نگار و خارا بہانہ ساخت
--	--

غزل ۹

رو سے جدا کہ اے صبرِ لطیفی لقب کس نیست در جهان کہ حسدت عجب نامند ہر کس نیافت جرئہ از جام وصل تو تا زلفت تو شب است و خفت تہابِ حسن رفتن بہر طریق ادب نیست در زہمت دل با دمتزل غم و سرخاک تقدیرت مطلوب حیا می از طلبم گفتہ کہ چیست	آشوب ترک و شورِ عجم قتنہ عرب اے در کمال حسن عجب تر ز ہر عجب زین نرنگاہ نشہ جگر رفت و خشک لب واللیل و الضحی است بر آورد و روز شب اما شقیم دست نیسا بہذا ادب کاین موجب شرف بود آن مایہ طرب مطلوب ادب ہیں کہ دہر جان زین طلب
--	---

غزل ۱۰

<p>وے شمع شب افروز من از من چہ را رنجیدہ جاے تو در چشمان کتم از من چہ را رنجیدہ یک شب بیا همان مین از من چہ را رنجیدہ تازندہ ام یا تو ام از من چہ را رنجیدہ آتش گند بخشیدہ از من چہ را رنجیدہ چون لالہ دل خون شدم از من چہ را رنجیدہ تو شمع و من پروانہ ام از من چہ را رنجیدہ فردا بگیرم دامن ت از من چہ را رنجیدہ لعل لب ت حلواے من از من چہ را رنجیدہ من یا زنی کو خواہ تو از من چہ را رنجیدہ</p>	<p>اے ماہ عالم سوز من از من چہ را رنجیدہ یک شب ترا همان کتم تا جان و دل تو را من اے جان من جاناں من بر من نگر سلطان من من عاشق زار تو ام از جان و فدا تو ام رنجیدہ رنجیدہ از من گنا ہے دیدہ بنگر عشقت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم من عاشق دیوانہ ام افرد جهان افسانہ ام گر من بہ میرم در غمت خونم فدا بر گردنت اے سرو خوش بالاے من وے دلیر رعناے من من سعیدی دل خواہ تو ابروے چہ چون ماہ تو</p>
--	---

غزل ۱۱

<p>زلف داری بچو عنبر لب چو شکر و کدو قیلہ آزاد گانی اے صنم بار و رخ دروہندم ستمندم تن گرفتہ ت و پ داروے دردم تو داری در میان ل و پ ہم دی در پیش آید بستہ باشد دور نفستل خواہم از لبانت ب و د و س و ہ کس نگفتہ شعر بچوں س و د و د و س</p>	<p>اے بیالا چون صنوبر وی زخت چون م و ہ آفتاب عاشقان و ماہتاب و لبران در میان روخ اندر کشید رخ و ط ت و پ آمد نگار من مرا از عشق تو ل و پ لب لب نہاودہ باشد تا سحر اے نگار اگر تو مارا نیک شی میسان کنی شاعران بسیار گفتہ شعر اے پیر نمک</p>
--	--

غزل ۱۲

<p>سراپا دل کشی نکلین نگاری کردہ ام پیدا</p>	<p>پہستان بگل گل خداری کردہ ام پیدا</p>
--	---

<p>بتی غارتگر دین سحرکاری کردہ ام پیدا عجائب و لرزائی طرّفہ یاری کردہ ام پیدا سر دیوان حسنی خوش شعاری کردہ ام پیدا بد اعستان دل رنگین بہاری کردہ ام پیدا باین ہر چار آتش کار و باری کردہ ام پیدا ریش از دیدہ خونبار باری کردہ ام پیدا بر درِ ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا</p>	<p>قیامت قاسمی بالا بلا سے آفت جانی سحر سے کافر سے زائد فریبے عشوہ پردازی جو اسے نکتہ دانی طبع موزونے سخن سنجی بیجا جانان تماشا کن چراغ آن تن سوزان جگر آتش تن آتش سینہ آتش دیدہ با آتش گوار کاروان بخت دل از سینہ جی جستم سروسامانم از عجز و شیا و نچو ز خواہست</p>
--	--

غزل ۱۳

<p>کہ تشنم ز مدہوشی سراز پاؤں سرپارا چہ در بندی خودے یا قہم جملہ بلا بار کہ مشکل می نماید حل او ہر پیر و بر تارا و گر پسند بر من وعدہ امر و ز فر دارا گر نیزی نیست گر نیاید پسند آن شاو زیارا اگر بنید مرا صد پارہ گرد و سینہ خارا بدہ یکذرہ باری بدر گاہ خودم مارا</p>	<p>لایا ایہا الساقی بنوشان چہام می مارا سر اپا بچو دم گردان ز قید ہستی حرمان بلا سے بند ہستی سخت عقد مشکلفہ دارد بیا و جلوہ گر شو بردلم اسے راحت جانم سر ریو دل بکلب تن میا دارم و لیکن بہ شبہای فراق تو دور روزان مجھو رسی شیا زو انکسار و عجز من از حسد گذر کردہ</p>
---	--

غزل ۱۴

<p>علی مرتضیٰ اشک کشائی شیرین دانی امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شانی سرور جان خاصانی نشا طار و ج پاکانی کہ از خستہ تو بلا سے علی داری تو سامانی</p>	<p>ترہے عز و جلال بو تر لبے فخر انسانی ولی حق وصی مصطفیٰ و ریای فیضانی امیر کشور فقر سے شہر اقلیم عرفانی انیس محلّ النسی جلیس مجلس تقدسی شیا ز اندر قیامت بی سروسامان نخواہی شد</p>
--	---

غزل ۱۵

<p>الفراق ای تنگے ناموس الوداع اچھی عقل پیش ہے برآید از دروغم میخروش و میخروش ندیم عشق است و رندی مشربم چو شکر نوش کمترین از بندگانش بنده ام خلطہ بگوش ہستم اکنون بت پرست و کافر و زناروش گشتہ ام از ہر یک دو جامے طاعت و ش</p>	<p>ست گشتم از دو چشم ساقی پیانہ نوش نیست اندر اختیارم ضبطِ حالت چون کنم ز ہدوتقوی در فگندم زیر پابے آن صنم خدمت پیر معان بر خود گرفتہ فوض عین وے بزم من شیخ دین و سچہ خوان مسجد نشین بردمیت اندیشتم بعد عجب ذوق تیار</p>
--	---

غزل ۱۶

<p>وز موی تست نافتہ تا تا زار زار نالم چو خند لب بگلزار زار زار صد جوے خون زدیدہ خوفا بار بار دارم بہ سینہ اے گل بخار خار خار ہر موی بہر تن من بیمار مار مار تا چند باشی آہ باغیب ریار ریار افتادش آہ باہت مکار کار کار</p>	<p>اے از رخ تو و ز دل گلزار زار زار اے گل عذار بے گل روی تو تابہ کلمہ شب ریختم بیا و قدت سر دنا من باشد ز بلخ کشتن تو گلچین قیب دین ویشب خیال زلف تو میداشتہ کہ بود دور از ویار و یارم و بے یار و یکس گر چہ سداہ سر و ز دل خشہ توید</p>
---	---

غزل ۱۷

<p>دریاب ساسنے کہ گشت است از بے طلب وصل تو در زمانہ ہوا نیست تنگ از کثرت خیال تو روز و رات چو شب حیرت قزو نوہ بر من ازین نقش بوجہ صدیاد پیش میرود و صدیش از عقب</p>	<p>جانان ز اشتیاق تو جان آدم بلب تاجان بود بہ تن ندیم دانستہ و ست کہ در خیال عارض و گہ در خیال لطف رختے و آمد از بے تو صد ہزار دل کاین سحر سامریست و یا جنتہ یکلم</p>
---	---

<p>بنده کشیده تیغ بملک فرنگ و روم لے کج خیال بچو سر زلف خود دام شورشید زہرہ برقص آورد و چرخ</p>	<p>تفسیر کردہ تو ہمہ مصر تا حلب از حزن راست انچه توئی باز گو سبب مگر بار بد بصوت کشد نغمہ طرب</p>
غزل ۱۸	
<p>طاقی محراب دعا است یا نعم ابرو است این پر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است حلقہ فتراک چشمش دام چین و لہریہ یا قیامت یا بلا یا فتنہ یا آشوبِ شهر نقشہ خواب پریشان رشتہ عمر سچ</p>	<p>قبلہ حاجات عالم یا رخ نیکو است این خندہ صبح قیامت یا فروغِ رویت این یا کند عنبرین یا بچش جادو است این یا نہال باغ جان یا قیامتِ بچوست این مشکِ تاناراست این یا کاکلِ خوشبو است این</p>
غزل ۱۹	
<p>ہست از خلد مگر دامن صحرا خالی عزتِ شاہ و گدازیر زمین کیسانست چشمِ تعظیم ازین بخیرانِ توان داشت شمعِ فانوسِ نیمہ لیکِ برسامانی از غم آباد جهان نیست بہم عیشِ دلم</p>	<p>کہ مگردید دل آبلہ یا حسالی می کند خاک براسے ہمہ کس جان خالی بہر کس جان کند صورتِ دیبا خالی شد میان من و پیراہن من جان خالی گشت تا جامِ میراز سے شدہ میا خالی</p>
غزل ۲۰	
<p>فلق از سوزش پروانہ داری نبودہ عاشقِ لیسی بحبِ قمیس لبالب جامِ خواہم ساتی از محو دلم قربانِ این مژگانِ دایرہ طریقِ بخودی سد و دگر دو</p>	<p>ز سوز عاشقان پروانہ داری تو صد بار عاشقِ دیوانہ داری چرا خالی لبِ پیانہ داری عجب تیر و کمانِ ترکانہ داری اگر بستہ در میخانہ داری</p>

تراب آوازہ عشقت فزون باد | کہ ہاے وہوے خوش مستانہ داری |

غزل ۲۱

یہ بین در وقت قنچ حسرت دیدار نگار سن
نکہ از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد
فلک را کرد از فطر حرارت کورہ آتش
اگر استی نجستہ سم سمن را نمی آید
بغیر از روئے حسرت شکل دیگر در نظر ناید
سبا واپاے تو در نعرش آید گر قدم نہی
کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار سن
مگر دار دچرخ از داغ دل شبہای تار سن
معاذ اللہ رفتہ گر بر زمین مشیت غبار سن
بیاپاے و رسیدای کاش این مشیت غبار سن
بہ بیند گر کسے آئینہ لوح مزار سن
صفا ہا صورت آئینہ می دار و غبار سن

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو
وعدہ وصل نکر دے بمن خستہ وفا
واقف از درد دل غمزہ و جان حزین
واسے صد وای کہ در دل مارا از مہر
در دمن نیست بجز نام تو تا جان دامن
زود باز آئے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو
جان من چند کشد محنت ہجران بے تو
چکنم نیست کسے اوشہ خوبان بے تو
نکند چرخ فلک ذرہ درمان بے تو
مونس جان حزین دیدہ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد بقیارم فریاد رس آئی
بے یار و ناتوانم برب رسیدہ جانم
بہر درد و ادوائے ہر بچہ راشفاکے
سلطان بے دزیری خلاق بے نظیری
در دمراد و اکن زحمت زتن جدا کن
مسکین در دمندم سوزندہ چون سپندم
کس نیست جز تو یارم فریاد رس آئی
جز تو و گر ندارم فریاد رس آئی
از تو کنم گدائے فریاد رس آئی
ز راق و شکاری فریاد رس آئی
ایمان بمن عطا کن فریاد رس آئی
دل جز تو در نہ بندم فریاد رس آئی

شہا بے طہیم غمناک کشیم ہستم شکستہ خاطر در بند گیت قاصر	اکنون بجان رسیدم فریاد رسائی ہستی تو جملہ نادمہ فریاد رسائی
---	--

غزل ۲۴

میرجا سید مکی مدنی السہری من بیدل بجال تو عجب جیسے انہم چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر فلجے نیست بذات تو بنی آدم را ماہر نشہ لبانیم و تو فی آب حیات شبہ حراج عروج تو ز افلاک گذشت خوات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ طوط نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز دہام نسبت خود بہ سگت کروم و بس شغلم عاصیانیم زمانیکی اعمال سپرس بہ در فیتق تو استادہ بصدد عجز و نیاز سیدی انت جیمی و طبیب قلبی	دل جان باو فدایت چہ عجب خوش قلبی الہام چہ حال است برین بو العجمی اسے قریبی لعلی ہستی سلی بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی رحم فرما کہ ز حد سیکزد و تشنہ بسی بقاییکہ رسیدی ز رسیدی بچ بنی زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی زان شدہ شہرہ آفاق بشیہ بن ربی زانکہ نسبت بسگت کوے تو شدہ بلی سوے از غے شفاعت مکن از بے سبی رومی وزنگی دہندی مینی و حبلی آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی
---	--

غزل ۲۵

تو ہی کہ قبلاً اسماں و کعبہ جانے تو ہی نصیب خدا یا رسول صل اللہ بگرد بیت تو ہر روز چرخ میگرد خدا ز نور ظہور تو خلق پیدا کرد کیسکہ رو سے ترا دید و جہ حق برآید بجواب ہم ز جالت کیسکہ یافت نصیب	چگونہ کنس یہ ہند برور تو پیشانی تراست شاہی کونین و شان سلطانی کنہ بمصرع لولاک منقبت خوانی تو آفتاب جہانتاب و نور رحانی کہ خود حدیث شریف تو ہستی بنانی ز چشم او شدہ زائل حجاب ظلمانی
--	--

<p>ملاحظت تو دل یوسف صبح ربود خدا بوصف جالت به صفحه عارض ز آفرینش آدم تو بود و مقصود و گرنه مشت گلی بود طغیت آدم تو بود و بخدا خداے نوح پی کنون سفینه است نگاهدار ز غرق نشسته است به فردوس منتظر ضیاء ترا ب نفیعت کونین از تو میخوابد</p>	<p>توئی سیمیر من رشک ماه کنعانی نوشته سوره یوسف بخط یحییانی ترا ملائکه کردند سجده میدانی ز تست عزت آدم تو فخر انسانی و گرنه کشتی او گشته بود طوفانی که بحر جرم در آمد بحسد طغیانی که در جناب تو جایش بود بدربانی ز آفت دو جهان نیز ایمن و آمانی</p>
---	---

غزل ۲۶

<p>هر چند وصفیت یکیم در حسن زلف نریا تری وز هر چه گویم بهتری جفت عجب و بتری بسیار بلبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری و سه رنگس رعناهی تو آورد و ده دهم کافری من این ندانم تو ملک مستی ز دنیا میری تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری باشد که از بهر خدا سوای غریبان نگیری</p>	<p>اسے چہ ادبیا سے تو رشک نشان آوری تو ازیری چایک تری و ز برگ گل نازکتری آقا قمار ویدہ ام ہنسرتبان و زیدہ ام عالم ہمہ یغیاست تو خلق خدا شیداے تو ہرگز نیاید از نظر نقشہ زری و پست خود چہ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدا خمس و غریب است و گدا افتادہ و ز شہر شما</p>
---	---

غزل ۲۷

<p>ماہ نو پیش رخت آئینہ دار و روستے تو از سر بالین من جانم مشو یک دم جدا حور و غلمان را حجاب دعویٰ حق نیست فرقت تو مثل مجنون کردہ حال زار من</p>	<p>توئی گردون رشک دار و از کمال ببرد تو تا دلم خوش میکند زلفت معتبر لب تو منقعل گردد اگر خورشید بیند و روستے تو زین شدہ جانم فقط در شوق مست و جو تو</p>
--	---

دو گلستان زمان ہر وہی غیر از تو نیست خواستم بہر چند دربان تعلق را کستم مگاہ پر سیدی نہ احوال دل خانہ خراب در شب وصلت کہ عہد نو عروسی تو بود گر گنی جو رجوا یا کئی بر من عتاب و بہدم از کردگار خود ہمین خواہم دعا	از بیان دہم فزون وصف میان موسے تو لیک بہر دم جذبہ دل میکشد خود سے تو چون کتم شکوہ بتو ترسم زمین ابرو سے تو یا فتم لذت محب در شور ہائے دہو سے تو خوش نماید عاشقان را ہر چہ باشد نخے تو مانہ بگزارد خلک آسائش پہلو سے تو
---	---

غزل ۲۸

چہ تدبیر ای مسلمانان کہ من خود را نمیدانم ہو الا اول ہو الا آخر ہو الظاہر ہو الباطن نہ چون عاشقان شوق نہ چون زاہدان اہل مکانم لا مکان باشد نشانم بے نشان باشد نہ شرقی ام نہ غربی ام نہ بری ام نہ بکری ام نہ از خاکم نہ از باد ام نہ از آسم نہ از آتش الا یا شمس تبریزی چرا ہستی درین عالم	نہ ترساؤ ہوویم نہ کبرم نے مسلمانم بھریا ہوو یا من ہوو گر چہ بے نمیدانم نہ چون کافران کا فرہ دانشمند نادانم نہ تن باشد نہ جان باشد نباشد جان نام نہ از ملک عراقی ام نہ از خاک خراسانم نہ از آدم نہ از حوانہ از فردوس نہ اندانم بھریستے و مدہوشی نباشد هیچ سامانم
---	---

غزل ۲۹

دلش گرم رہاں بودی چہ بودی مکانم لا مکان بودی چہ بودی بگردناستہ آن تانہ نیستہ لب لب تو آب زندگانے سگ کو سے ترا بیچارہ خسرو	توان نا توان بودی چہ بودی نشانم بے نشان بودی چہ بودی دل من ساریاں بودی چہ بودی بکام عاشقان بودی چہ بودی کیے از بہر ران بودی چہ بودی
---	---

غزل ۳۰

اے سرور ہر دوسرا دی رحمتہ للعالمین اے رہبر جن و بشر اے صاحب شفق القمر اے شاہ اقلیم سخا اے شمع ملک ہدای افلاکیان خاک بہت شاہان گدای و گت کردی سفر تازین جہان ہای و شکر امتان دائم ترا خوانم بدل جانم بیا و تاشتعل اے پیشوا اے انبیا اے شافع روز جزا	اے صاحب تاج و لو محبوب عالم آفرین اے منبع علم و ہنر اے مہبط روح الامین اے جامع اعجاز ہای شایع جبل التین از بندگان مہر و مت ہر یک ز نور مستین نوری نہ دار و این مکان در لامکان گشتی مبین مہر تو ام در آب و گل شوق جالت و نشین بنا جمال دلربا بخشیم آرزو دار دہین
--	---

غزل ۳۱

نہ من بیہودہ گرد کو چہ و باز ارمیگردم خدا یا رحم کن بر من پریشان وارمیگردم شراب شوق مے نوشم بگرد یا رمیگردم خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان گئے خندم گئے گریم گئے افسم گئے غمزم ہزاران غوطہ با خونم و رین و ریا سے بی پایان بیاساقی عنایت کن تو مولانا سے رومی را	مذاق عاشقی دارم بے دیدار میگردم خطاکارم گنہگارم بحال زار میگردم سخن مستانہ میگویم و لے ہشیار میگردم مریض تا تو لہم یکس و ناچار میگردم سیحار در دلم پیدا و من بیار میگردم برائے گوہر معنی بدریا قہر میگردم غلام شمس تبریزم قلند رواء میگردم
--	--

غزل ۳۲

بس ششدرم در حال خود حیران غم با مجتبی از ہر صدق صادق و از ہر عدل عادل ہم ہر ہر پیر من کان پیر پیران جہان است آوردہ ام پیش شفیق نام بزرگان از لقین ام سلیبی بردرت در پوزہ خواہان چون گدا	ہر خود ہم آل خود فرایدرس یا مصطفی وز ہر ذی النورین خود و از سوسے حیدر مرتضی جملہ از و شد مقتدری او ہست از تو مقتدرے از نام شان ہل لنا و اشفع لنا یا مصطفی یعطی لنا من و صلک اسی مالک ملک ہدے
---	--

غزل ۳۳

شدم بر صورتی عاشق کہ بر مہ می کند غوغا اگر برویش نمی بینم دو چشم چشمہ گردد خیالے را کہ میدارم غم را بھرے باشد نگار من بعد خوبی روز آتش نکتے دار یلا ز بہر جانانی قضا می شرے باید	چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبریا چہ چشمہ چشمہ لولو چہ لولو لولو لالا چہ بھم بھم بھم محم چہ محم محم ولما چہ نکست نکست عنبر چہ عنبر عنبر سارا چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل کانا
--	---

غزل ۳۴

مسند شوکت شاہ مبارک باشد گل گلزار ز بوی پیش طرب سلسلہ بین چشمہ نیلیم خوش کویر گل آتش چراغ لایق الدجیم جامے و عطوفت کلاب نہ چہت باین زمانہ غزل کو بتلاش آدوسے	مخا دی جشن و رین خانہ مبارک باشد میسرا چید کہ خانانہ سب ارگ باشد خوشنا بھو پری خانہ مبارک باشد رواق بزم امیرانہ مبارک باشد طلب ہست مردانہ مبارک باشد
--	--

غزل ۳۵

اے دل من صید دام زلف تو زلف تو بلا ہے سرور و مقام بند شد در زلف تو دلما تمام دا و تشرفیت فلاستے بندہ را لائق رخسار گر گرنگ تو نیست رم کنند از دام مرغان چہ عجب صبح اقبال است طالع ہر نفس	دام دلما گشت نام زلف تو بس بلند آمد مقام زلف تو دام بند آمد تمام زلف تو زلف تو اے من غلام زلف تو جو نقاب شکفام زلف تو جانب آراہم رام زلف تو بندہ جامی راز شام زلف تو
--	--

غزل ۳۶

<p>برگزیدہ ذوالجلال پاک بنی ہمتا توئی نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی پانہادہ بر سر یگنبد خضر توئی عاجزان را رہنما و پیشواے ما توئی مصطفیٰ و محبت و سید اعلیٰ توئی</p>	<p>یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی نازنین دلربا محبوب رب العالمین در شب مطح بودی جبریل ندر رکاب یا رسول اللہ تو دانی شان و عجز اند شمس تبریزی چہ دانہ لغت تو پیغمبر</p>
غزل ۳۷	
<p>بلبل مکہ و بلحا و سیل مینے کترین بندہ در گاہ او یس قمر نے سر و بلغ ملکوتی و گل یاسمنے زانکہ تو بلبل آن باغ و فای چنے</p>	<p>یا رسول عربی شاہ سوار مدنے در حریم حرم خاص تو جبریل غلام تو کہ در باغ رسالت قدت سر و زریست رخ بران وضہ کن خاک رش شو جامی</p>
غزل ۳۸	
<p>گرفتارم گرفتارم گرفتارم پرستارم پرستارم پرستارم خندیدارم خندیدارم خندیدارم شکر بارم شکر بارم شکر بارم دنا دارم دنا دارم دنا دارم</p>	<p>بدام آن پری نور رشید رخسار چو مجنون در طریق عشق لیے ز لیخا و اربہ عشق یوسف لبش می گفت با ما در بسم ببریدے سحر یا از من تو الفت</p>
غزل ۳۹	
<p>قدرت کردگارے میںم مرغ دل را شکارے میںم دل خود بیعتدارے میںم در کفن جسم زارے میںم</p>	<p>جلوہ حسن یا رے میںم چہ بلا بود ناوک نگش در عشاق تو صورت بسمل کردہ ام در غش گر بہان چاک</p>

حشیم تو گر جیا ہوے حین است گلشن و بہر را بقائے نیست صدہ نہ مرگ ہم کم است از و خود بخود پیش یار اسے عاشق	زلف مشک ستارے میں گہ خندان گہ بہارے میں انچہ درانتظارے میں رازدول آشکارے میں
--	---

غزل ۴۰

مرحبا احمد بے میسم محمد بے گشت نورشید فلک شہرہ جان بخشی تو ہجرتو مرگ صال تو حیات است حیات گر بگویم کہ ایا زے و خدا محمود است یا حبیبی ارے گفت خدا مثل کلیم برو اے خضر دلم تشہ دیدار کسے است	عین ربے بحقیقت و مجاز اعرابی آمدہ عیسی مریم پے در مان طلبی جسم را جانے و جانانے و روح قلبی بسر عشق کہ امین ہم بنو دے ادبی حق پسند این چہ حال است این بلجہی نچرم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
--	---

غزل ۴۱

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سہری پانہادی بر فراز عرش زین ہیز بست آبروے دین و ایمانی تو اے در تیمم پیش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول شد چہ گویم وصف ذات پاک تو چون بنا شتم یا محمد را ز تو سن پیداوار	ختم شد برواٹ پاکت منصب پیغمبری نیست از خاک نزا دان با کوس امیری از تو زینت یافت و کوین تاج و تہری جملہ موجودات عالم را تو خود سر و قری ہر چہ پیگویم از ان صدہ مرتبہ بالاتری کار ساز عاجزان و مرغصہ گاہ محشری
---	---

غزل ۴۲

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش تو ام میکنی یاد موی یاد نمی آیم ہنوز	بسکہ نزدیک ام از دل فراموش تو ام مصرعہ دلچسپ از خاطر فراموش تو ام
---	--

در تیر از کم حرفی لعل لب تو می چشم	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گلن بجیب مهر میرز و شکستندمای ماه	آنقدر کز خوشیتن رفتم در آغوش توام
طوق قمری جلوہ چشم پری با من کند	اینقدر دیوانہ سرو قبا پوش توام
مخمس ناری	
اے شہ فخر بشیر صل علی مجتبی	ہست ذات تو حلاوت زہمہ جملہ بنی
ہمہ را در وہمیں است ز شرف غزلی	مرحبا سید کی مدنے اعرابی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
یا فتم آنستہ وصف رخ تو طالع	دل افغانی نور جبین تو زہے صل علی
سورہ شمس بتوصیف رخت گفت خدا	نسبتے نیست بذات تو طبع آدم را
بر تر از آدم و عالم توجہ عالی نبی	
عرش پر نور شد از ذات تو اے نور قدم	حور و غلمان سر خود را بکنند پیش تو خم
گفت یوسف کہ چمن تو زہے مشتاقم	من بیدل بچال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است برین بولہ جی	
روے تو مطلع نور رشید عنایات تمام	شاد گشتند ز تو لید تو ہر خاص و عام
یافتہ گلشن کونین خوشا تر ہست تام	نخل بہستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
ز ان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین طبعی	
ہست در بان در پاک تو روح الا عظم	مخند دانند گدائے تو شاہان نعم
عذر ما را بپذیر اے تو چشم عالم	نسبت خود لب گت کروم و بس منتفعم
ز انکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بڑا دبی	
مخزن کونین توئے آمدہ اے مایہ نور	ذکر تو ہست بہ تو ریت نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خدا کرد و انجیل بزبور	دات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ نملور
ز ان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
وصف ذات توحید گویم شدہ والاوجات	بالعاب و ہنت تفرہ رسد ہم نہ نبات
عوض داریم ز تو بعد ہزاران صلوات	ماہمہ تشنہ لبانیم و تو کے آب حیات
لطفت فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبے	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعله فشان روز جزا حدت خور
از تو آسید ہمین است تقسیم کوثر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اگر تشریف لبتی ہاشمی و مطلبی	
بہ دے عرصہ کو نین چو سپ تو نوشت	آدم و نوح زدہ بر سر فتر اک تو دست
رتبہ تو ز حد مرتبہ بالا تر رفت	شب سراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقلے کہ رسیدے نہ رسد ہیج بنی	
یک نظر سوے من انداز ستہ بندہ لواز	حکم فرما بہ امیدم بزبان اعجاز
ماہمہ بے سرو سامان و تو مارا ہیمہ ساز	بدر فیض تو استادہ بصدع عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندے یمنی و حبلی	
ایستاد است خلیل حمد پیش تو نبی	نظر مربر و کن شدہ عالی نبی
ز آتش ہجر تو بگذشت ز حد تشنہ لبی	سیدے انت حبیبی و طیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی	
مجنس و دیگر	
اے بتلاے عشق تو جن و بشر و پری	روشن ز عکس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشترے ہم نہرہ و ہم مشتری	ہے چہرہ زیبائے شکر تباں آذری
ہر چند وصف میکنم در من زان زیب تری	

نے جو ر دار دے پی با تو مجال ہمسری	از دلبران ہم دلبری خستہ است بر تو دلبری
تو فخر مر خا ور سے تو رشک ماہ انوری	تو از پر پی چاکب تری و از برگ گل ناز کتری
وازیہر چہ کو ہم بہتری حقا بجانب دلبری	
من نبیل شوریدہ ام کز برگ گل رنجیدہ ام	ہر چارہ سونا لیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوییدہ ام از ہر چین گل چیدہ ام	آقا تھا گردیدہ ام در بہستان و زیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
اے نوریزدان سرسبز از طلعتِ جلوہ گر	اے خلعت و حدت بیزاج حقیقتِ یسبر
مشعل بکف گردہ اگر خورشید تابان در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شمس ندانم یا قمر فرزند آدم یا بری	
حق گو یرت کای عین حق جان بودی و با جان شدی	از نور من پیدا شدی و از ذات من پنهان شدی
من جو ہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نکوید بعد ازین من دیگر کم تو دیگری	
خورشید نقش پاے تو گردون چمن پیراے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر دے غوغاے تو
ای عرشِ اعظم جاے تو ای عاشقت مولے تو	عالم ہمہ بغیاے تو خلق خدا شیداے تو
این تر کس رعناے تو آور در رسم کافری	
در بارگاہِ مصطفیٰ امیکر دین ہائے ندا	اے شافع روز جزا دے خواجہ ہر دوسرا
سرتا بیاے سہ لقا ہچون شہید بے نوا	خسر و غریب است فلک افتادہ در شر شما
باشد کہ از ہر خدا سوے غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ خاک آن قدم	تو تیاے چشم سازم و مہدم

تینہب عشق از دہد از حینہ
 ز کس بکتب غم شقی لاغی کزوم
 اگر شود لطف و کرم در تمان سن
 ز جوس گر تیکم است گلگون
 دو گونه ریخ و غذا بست جان مجنون
 چه غم دیوار است را کہ باشد چون شیتیان
 گناہ گر چه بنود اختیار ما حافظ
 گردوم از تو نقش توام و نظر پس است
 بے تو جان قطره ایست بر لب شوق
 گنج قارون کہ فرو میرود از قعر منور
 دور از تو سراسیمہ تر از دو و چراغ
 آتش مزاج من بگذار این عتاب را
 بہر کہ او نیک مے کند یا بد
 تا طبع نازکت نہ پذیرد ملاست
 ما ز یاران چشم یارے داشتیم
 روزم بہ غم و شب بہ الم می گذرد
 دادست دست حق کہ بہرست وری مے
 گفتگوے نا ملائم نیست رسم عطلان
 ما بیا و تو سلامت بخمال تو خوشیم
 گناہ من ارنامہ سے در شمار
 مذاتم آن گل خندان چہ رنگ بودارد

بسیا کین دولت از لقا نرسند
 تنم بکا خند مسط کشیدہ پیمانہ
 جلوہ طاعت و ہر عصیان سن
 شدہ مژگان سن فوارہ خون
 بلا سے صحبت بیالی و فرقت یلی
 چہ بال از موج بحر آنرا کہ دارد لوح کشتیان
 تو در طریق ادب کوش و گناہ سن است
 دل پیش تست دولت سن نقد پس است
 در تو دیر آمدے حکیم دایک
 خواندہ باشی کہم از غیرت درویش
 بے بزم تو خون سچکد از چشم یا غم
 چین بر چین ندید کسے آفتاب را
 نیک و بد ہر چہ می کند یا بد
 آن بہ کہ نامہ را بدعا مختصر کنم
 خود غلط بود انچہ مانیدہ شستم
 عمر ہمہ با محنت و غم می گذرد
 دارد و گر نہ بہتر ازین پشتار دست
 از برای زرم گفتن شد زبان بی استخوان
 غیر نادیدن تو ہیچ پریشانی نیست
 ترانام کے بودی آمرزگار
 کہ مرغ ہر چہ گفتگوے او دارد

رسیده مژده از انجا و فرج گشت دید ازین تویدرخم شد شگفته و شاداب هر ایک چشم خواب نیست بر بستر تنهایی آب چون در روغن افند ناله خیر و ارج درین سرای کس خوس کن بخوشی سخنی تا زنده ایم لطف خود از من کن دروغ	چنانکه قطره باران به کاه خست رسید چنانکه باغ ز تنبم چنانکه گل ز نسیم به هر آواز پائے چشم بکشایم که می آئی صحبت ما جنس باشد شمره آزار با که بهتر از سخن خوب یادگار نیست بعد از وفات کس به کس حسان نمیکند
---	--

اشعار در ذکر نامه و پیام

بپایان آمد این دفتر حکایت بچینان باقی نامه مهمل است نوشتن به ولیکن ترسم نامه شوق ترا من مختصر خواهم نوشت لغتهای دل بود پیچیده و مکتوب بن نویسم نامه و از بس که خون میگیرم از هجرت و رکنار نامه اغیار یا دم کرده سے نویسم نامه و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامه رسید و خیر رسید چو می بینی مجال دل غمیده احسن شد شرح شوق مینوشتم دیده خونبار گفت راه و رسم است دوستان را قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم شکایت شب هجران و فقرت دوری بر دیگران نوشت بے نامه وفا	بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی که تو آن نامه بخوانی که در و نام من است بمستتر از مستتر از بیشتر خواهم نوشت از شکست نامه خواهی یافت مضمون را تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ خدا دارد تا بدانم بعد ازین قدر فراشکاریت بسته ام ز کس صفت بز نامه چشم خویش را در حیرتم که جان بکدایم کنم نشان را دل من شد خون خوش آب از دیده بیرون جلای سرخه یاش بگذاری که من خواهم شربت که بیاد آورند یا ران را + شکایت شب هجران تمام بنویسم ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم بر جاشیه سلام هم از من دروغ داشت
---	--

از بر لے نامہ ماقاصدے در نسبت	کاروان اتک با منزل منزل میرود
-------------------------------	-------------------------------

اشعار در شوق و تمنا

ز حد گذشت جدائی میان ما دورست بیا که بے تو بجان آدم ز تنه سال بیا که بے قل رویت بهار دلگیرست نگه نمیرود از ضعف تا در دیده	بیا بیا ز فداے تو ای بیا دورست بیا که نیست مرا بیت ازین تکیه بانی بیا عجز ز شکله چو طفل بے شیر است از ان زمان که تورفتی نگاه بهارست
--	--

اشعار فراقیہ

انچہ من دیدم من سیکتم از جور فراق ز بجران دیدہ ام حالیکہ کافرا اجل بنید غریب کوے تو ام با وطن چکار مرا ندا نم دل چه شد لیکن ز خون دیہ دتم احوال رور فراق آمد و بسوزنی نیست	که شنیدارست و کہ دیدارست که پیش آید خدا کو تاه ساز و عمر ایام جدائی را سپرده ام تو خود را بمن چه کار مرا که مرغ داشتم در آشیان سینه بسن شد من اگر گشته شوم بهتر ازین روزی نیست
--	--

اشعار در ذکر وداع

امشب وداع یا زهر گم علامت است بگذاشتا بگریم چون ابر در بهاران درود اعش گر زرقم احتیاج غم نیست توان بهجر تو آسان وداع جان کردن شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم رقم از پوست و قوت رفتن یار یار وداع میکند تاب وداع یار کو روزے وداع بر سر کویت ز خون دل	شام فراق نیست که صبح قیامت است کز سنگ گریخته و وقت وداع یاران دوست میداند که استقبال بهر آن شکل است و دل وداع تو آسان نمی توان کردن آه این چه سخن بود که این بار شنیدم و چنان رفت و من چنین فرستم و مدد وصل میہ ہر طاقت انتظار کو سعد جان نستان دہد یز نم گذاشتم
--	---

اشعار در انتظار

<p>طاعت نماز مارا بی روی یار بود نوش آن حیات که در انتظار میگزد تنها بیا تو نیست که تنها شستم بیا که گوش بر آواز و چشم بر راهم خانه تست دل ای خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بفریاد گذشت بهران ندیده که بدانی عذاب چیست وز و ورے نشین و نظاره میکنی خالتبار و قیامت شب بهران باسد کسی که از تو شود دور این چنین سوزد ورنه جان دادن مایه و شوار بود که رسوا کرد و ناحق در عرب عشق فلان مارا صدر و زان بیک شب بهران نمی رسد شرمند ام که بے تو چرا زنده مانده ام کز خیال اہل درد و بہمن بنده مانده ام دہر خود را تسلی تا بکے چشم بر آہ من کہ جانم میسر و دتا بر سرم صیاد می آید</p>	<p>عمری گذشت تا کہ در انتظار بود اگر چه وعدہ خوابان و فانی دارد بیا و وعدہ ای گل خوابان شستم نشسته بر سر راه است گریہ و آہم انتظار طلب و وعدہ تکلیف چسرا شبم بگریہ و روزم در انتظار گذشت ز اہد ملو عذاب عذاب قیامت است مے افکنی تو بر تن من آتش فراق شب بهران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آہ آتشین سوزد مرگ را تلخ با حسرت دیدار تو کرد شبے لیلے بقوم خویش گفت از دور و محرومی گویند روز حشر بیا یا من نمی رسد دور از حریم وصل تو شرمندہ مانده ام بیدر و من بہ محنت بچسبان کش مرا ز رویت تا بکے نو میدگر دو نگاه من بدام انتظار و من آن صید گرفتارم</p>
---	--

اشعار متعلق بہ قدوم مسافرا

<p>دلم ہمے طیدا ای سینہ شست رمی آید اے درد و اے ہر تو کہ در مان من رسید</p>	<p>بگو شتم مرثوہ وصل از در و دیواری آید قاصد رساند مرثوہ کہ جانان من رسید</p>
---	---

بجیسر سویم چہ آئی امی سرم پامال تو بازم زیار و عدہ دیدار میسر رسد امروز عجب مضطربم بے سببی نیست	باش تا جانم بدون آید با استقبال تو دل در طپیدن است مگر یار میسر رسد گریار سر وقت من آید عجب نیست
---	--

اشعار و عدہ و عهد و پیمان

اے صبر پا پیدار کہ پیمان شکست یار قریب وعدہ امروز فردا کار نکشاید صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست اے عهد شکن با تو اگر کار نبودے دل بہ مهرش چہ نغم تکیہ بپیش چہ کنم	کارم نزد دست رننت و نیامد بدست یار کہ سن امروز فردا را نمیدانم نمی دانم دیدہ ام دفتر پیمان بتان حرف بگرفت کار دل ما این ہمہ دشوار نبودے کہ بیک صحبت اغیار دیگر گون گردد
---	---

اشعار مناسب بزرگان از خردان

سشنیدہ ام کہ ز سن یاد می کنی گاہے شد آرزوے تو از حد اسید واران را غریب کوے تو ام با وطن چہ کار مرا ذوق الطاف تو اے کاش نمی یافتہ لم سازم قدم زدید و تو ایم بسوے تو	خوش آن گد کہ گئے یاد او کند شاہی چو اشتیاق مہ عید روزہ داران را سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا یاد ہر لطف تو اکنون سبب صدمہ است تا ہر قدم بدیدہ کشم خاک کوے تو
--	--

اشعار جواب فصل گنج

من پسند کسان نمی کنم گوش ناصحی بیوہ میگوید کہ دل بردار ازو نمیدانم ز منع گریہ نقی چیست ناصح را	این را بہ کے دگر بگو تیر من بہ فرمان دلہم یاد دل بفرمان منست دل از من دیدہ از من آستین از من کنار از من
--	---

اشعار و تشکر یہ

بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام	غبار کوے تو ام گر بر آسمان شدہ ام
---------------------------------	-----------------------------------

<p>احسان دوست در حق من بی نہایت است</p>	<p>من بے زبان کدام کیے را بیان کنم</p>
<p>اشعار اظہار بیگناہ ہے خود</p>	<p></p>
<p>دگر مرا بہ چه تقصیر متهم کر دے نمیدانم گناہم چیست کز من سرگزانی آری آنکہ از چشم تو افکند مرا بے تقصیر</p>	<p>چه کرده ام کہ بمن التفات کم کر دے سرت گردم قصورے در وفای خود نمی بینم چشم دارم بہ ہمین درد گرفتار شود</p>
<p>اشعار بیوفائی خود پر بیان</p>	<p></p>
<p>ہر جفاے کہ کنے راحت جانست دلی تو شرط یارے در ہم وفاداری نمی دانے یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گر یار ز احوال من آگاہ نئے بود بصد کرشمہ و نازم شکار خود کر دے دستے شد کہ رو و وفا مسدود است چو مے بینم کسے از کوے او دلش آدمی آمد روا مدار جوانے بمیرد از غم تو</p>	<p>رسم انصاف مباد از جہان برخیزد ہمین دل میتوانے برو و دلاری نمی دانی ہم ز دل فریاد ہا دارم ہم از فریاد رس در دمن سود از دہ جانکاہ نئے بود کنون کنارہ گرفتے چو کار خود کر دے نہ کسے میرود آنجا نہ کسے مے آید فریے کز وے اول خود دہ بودم یا دمی آید تو ہم جوانے و از خود امید ہا دارے</p>
<p>اشعار شکایت</p>	<p></p>
<p>شرط عشق است کہ از دوست شکایت نکنند ہزار شکر کہ مارا سر شکایت نیست نبشین و مے کہ شکوہ ز در و نہان کنم با و رد و جبہ شکوہ ز جہان نئے کنم از شکوہ بس کنم کہ دل یا رنا زک است</p>	<p>لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید و گر نہ قصہ جور ترا نہایت نیست جو رے کہ کردہ تہو خاطر نشان کنم گیرم جان کہ وعدہ نمود و وفا نکرد خوے کرشمہ نازک و بسیار نازک است</p>
<p>اشعار در اظہار دوستی غائبانہ</p>	<p></p>

نزد یک شد که عشق نسان بر ملا شود زمانه دشمن و ما بیدلیم و نجت سیاه با خلق آشنا نشود و قباله تو میخواهم از خدا بد حاصل هزار جان	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود تو رحم گر نکنی کار مشکل افتاد است بیگانه باشد از همه کس آشنای تو قاصد هزار بار بیدم بر اے تو
---	---

اشعار شوقیه و شکایت آمیز

بیایا که بدایه نهایتی دارد تا بکجه از بزم وصلت دور میداری مرا نمی آئی نمی خوانی نمی جویی نمی پرسی	طپیدن دل بے صبر قایتی دارد تا بکجه آواره و مجور میدارے مرا چرا از آشنایان این قدر کس بخیر باشد
---	--

اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا با دیگران کن که من خسته دل با غیر من نشیند و دشنام میدهد خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری	زنده از بهر همین ام که جفاے تو گشتم مارا بنور بوسه به پیغام میدهد طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا
---	---

اشعار رشک

ناله جو روئے عقاب و نه کن میکشد مرا رشک آن تازه گرفتار تو ام میسوزد	باغیچه لطف میکنی این میکشد مرا کز تو حیران شود و تکیه بدو اکر کند
--	--

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و سپرد جان آنچنان بیگانه ام از مردمان در عشق تو رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر روز محشر چو پرسند که خون تو که ریخت نه درد میدود از دل نه تاب می آید	اگر نشد که هجر کدام است و وصل چیست کاشناے من جهان نا آشنای من بود دل میریزد و چشم به بالاسم کنند آه حسرت کسم و سوسه تو نظاره کنم نه صبح می شود و امشب نه خواب می آید
---	--

نگہ تا کے گریزان دارم از تو	گرفت ارم چه پنهان دارم از تو
اگر از عشق بودم که چسان می باشد	ببخبر کرد چنانم که خبر دار شدم
اشعار در وصف جمال	
نمیداند کس در عشق او غیر از خدا عالم	عجب حال بدی دارم درین سودا خواشا عالم
بیچ میدانه چاهای سر و قامت سیکنی	سیکشی وزنده می سازی قیامت می کنی
بدل زد یا بس زد یا بس زد	چه داند کس محبت بر کعب زد
اشعار ذکر آه و ناله	
میل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد	طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد
گریه های خانگی دل را تسلی بخش نیست	در بیابان میتوان فریاد خاطر خواه کرد
تنگ آمدم اے ناله دلخواه کجائی	فریادی ام از دست تو ای آه کجائی
اشعار حسرت و محرومی	
خبر من بر ساینده مرغان چمن	که هم آواز شما در قفسی افتاد است
مدتی شد که ز خاک قدش محروم	در میان من داد و بوسه به پیغام افتاد
مار از خاک کویت پیراهن است بر تن	آنم ز اشک حسرت صد چاک تا بدانم
بغالم هر که را بنیم بدل در دوغی دارد	ز دست غم منال ایدل که غم هم عالمی دارد
اشعار آه و درد	
من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام	گاهے ز دل بود گله گاهے ز دیده ام
چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد	که نارسیده قیامت دلم قیامت کرد
دل را نوید آمدن او نمیدهم	ترسم بجال خود بگزارد و اگر مرا بکشد
روز مارا ساخت چون شب تیره آناه از فراق	چند سوزیم از فراق آه از فراق آه از فراق
آئی نرم گردان از کرم دلہای خوبان را	و گرنہ عشق را ناپید کن یا عشق بازان را

<p>دلہا ہم مجروح قنادند بہ یک سو</p>	<p>این کو چہ آتشوخ ستمکار نباشد</p>
<p>اشعار و کتب ادیب</p>	<p>اشعار و کتب ادیب</p>
<p>ماہِ من در مکتبِ من بر سرِ رنق ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم کہ دادے تند و تعلیم بیداد ز قید مکتبِ اندوہ آزادم بحکمِ باد</p>	<p>اگر معلم یزدان آن سرور آزاد کن او بجز رفت مادر کو چہ ہا رسوا شدیم تو ہرگز این قدر بد خو بودی کیست تہاوت ز خوشحالے دلم طفل معلم مرده را ماند</p>
<p>اشعار متفرقہ</p>	<p>اشعار متفرقہ</p>
<p>صائب دو چیز می شکند قدر شعر را صائب با خجلت سائل بر منم در کرد گر چہ مرغ نیم بسمل مانده ام در قید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان تو بخشم نہ پرستے زنگلے ز پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است برو بکار خود اسے واعظ این جفریاد است دل من لفظ و یاد تو معنے گرد و رم از تو نقش تو ام در نظر بس است شب تاریک و بیم موج و گردا جنبی جائل اشتیاقیکہ بدیدار تو دار دل من سواد ویدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئی تو این شکایت نامہ نامہ ربانی ہا تو تست حال من دیدست قاصد حیلج نامہ است</p>	<p>تحمین ناشناس و سکوت سخن شناس بے زری کرد من انچہ بقارون زر کرد یا بکش یا داندہ وہ یا از نفس آزاد کن از جان چہ عز نیاست بگو آن تو بخشم درین چمن کچہ دل خوش کند گر قمارے بہ من جو ر تو اقلیم در دآباد است مراقبہ دل از کف ترا چہ افتاد است معنے از لفظ کے مجدا باشد دل پیش تست دولت من نہ قید لب است کجا داند حال ما بسکاران ساحل ہا دل من داند من و نہم و داند دل من کہ تا ہنگام خواندنت چیم من افتد برے تو انچہ دیم از جدائی ہا جدا خواہم نوشت گر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم</p>

موتے شد کہ رہِ مہر و وفا مسدود است دل بتو دادم و افسوس نمی دانستم اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را یا تو شب و روز قرین دلم هست از حلقۂ بندگیت برون نشوم	نہ کد امے رود آنجا نہ کسے مے آمد کہ لیس از برون دل شوخ چینن خواہی شد بدل روشن نمیکردم چراغ آشنائی را لطف و کرمست گوشہ نشین لہم هست نالغش حیات در نگین دلم است
--	---

مستزاد اردو

مستزاد اول

حالِ دل کس سے کون کوئی بھی غمِ از نہیں غمِ فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چپکا رہنا ہی بھلا
زلزلے کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ بہ بیچ
کو تسال ہے کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دامنِ بلا
سیکڑوں ہن جگر افکار ہزاروں دلریش ترے ہاتھوں لیکن
پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا
کیا تری چشمِ سیہ مست کی کیفیت ہو کہ جہاں ہو بدست
جس کو اب دیکھو وہ بدست ہو ہشیار نہیں اہست ہوشِ رُبا
مرٹے خاکِ دریا رہِ عشاقِ ظلمت کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھ کے اب جائیں کمانِ طاقتِ رفتار نہیں مثلِ نقشِ کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیار ہوا
وہ میسما نہ معالجِ مرا ز نہسا رہا ایسا بیزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سر نیزہ مرگان صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا
 آپ کے آنے کی دانت نہایت تھی خوشی بس تمنا تھی ہی
 ہر دین کلبہ غم مطلع الوار ہوا خوش دل زار ہوا
 یار بے سرو وفا ہی یہ نہ تھا دل کو یقین تادم باز پسین
 رحم کا اُس کے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غنچہ ار ہوا
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا اسی واسے نصیب بھر کجا وصل حبیب
 میرا دشمن یہ عبث چسب شمعگار ہوا غم کا بنار ہوا
 طاہر اس شوخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیون نہ اب ہلک کر دن
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پری تیری کا گل میں صنم
 ہائے آزار کسی ٹھہر کا سے دے نہ ذری لطف کراور کر کم
 ہجر کے جو رکی اب تاب نہین ہر مجھ میں سچ یہ کتا ہون جی
 دلبری اب تو ذرا بہر خدا کر تو مری جان من کر نہ ستم
 تیری مری کی دھڑکی پان کی سرخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے
 دیکھ تو خنجر مرگان نے کیا کیا ہی پری رہا ہوتھوں پہ یہ دم
 جان من تیری ہی الفت میں بہ بر باد ہوا سو گل کس سے کروں
 مثل سیاب کے بیاب ہون فرقت میں تری اے صنم میری قسم
 دین ددل دونوں دے دولت ایمان بھی ہی اس ہالیوں نے تجھے
 دلبری تسبیح بھی تو نے نہ ذرا ہائے کمری یہ ہو سینہ پہ الم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یا رونجھے دینا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
 زلفون میں پری رو کے گرفت رکرایا پھر شانہ بنا کے
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی اپنے پھر بھر کے پلائی
 پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
 بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مراد کس مکر و ہنسر سے
 پھر نونگا کان کی بالی میں جھلایا دُردانہ بنا کے
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
 پھر انپی شمع رو کے اوپر ہم کو جلایا پروانہ بنا کے
 غیروں کو بلا کر دھنگا پاس بٹھانے محبت کے گویا دوست
 ہم تو دوست یگانہ کو الگت دور بٹھایا بیگانہ بنا کے
 اکبر کی ہی طعن و توافع سے شب و روز کو کرنا تھا لائب
 دُنیائیں مگر رکھنا ہو تو رکھ لے خدا یا سروانہ بنا کے

مستزاد چہم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ ہو غم سیری غذا
 تو ہو معشوق مجھے غم سے سرو کا نہیں کھائے غم تیری بلا
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کما سب
 پھر جو بنیاد رہے تو جھکے بتا اُس کا سبب سیری تقصیر ہو کیا
 بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تھیں ہشیاری سے بڑی دشواری سے
 تھے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ تو قسمت کا لکھا
 طلب بوسہ یہ کیوں اتنا بُرا باتے ہو ہیں پچا تھے ہو
 دیکھو ہم ہیں وہی جا نیاز ہیں جانتے ہو کرتے ہیں جان خدا

ہر حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھوں قاتل
 تیرے آب و دم شمشیر کو تیرا بھل سمجھے ہے آبِ لب
 کیا کون تیرے مین انداز واداکا عالم ہو ستم ہائے ستم
 دیکھ کر ہوش رہین کیا کہ نکل جائے ہر دم ایسا ہوش رُبا
 نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
 ہمتو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر ہی بات بحب

مستزاد ہفتم

زلزلت پر سوچ مین دل ایسا کرتا ہوا چھٹا دشوار ہوا
 بیٹھے بٹھلائے نیا عشق کا آزار ہوا ماضی میں ہوا
 ہر دم وہم نفس و مونس و ہزارہ و رفیق نہ رہا کوئی ضیق
 در و فرقت کے سوا کوئی نہ غوار ہوا غم فقط یا رہا
 خاک صحرا کی ترے پھر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
 پار تلون سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا
 مجھے چپ چپ کے تم اے یا بیویوں جا کے ہوا سکا باعث کو
 کہن ہر مرے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون دلدار ہوا
 بار بار تجھے کہا ہاے نہ مانا کتنا عزم طرا اب سہنا
 آخرش دام محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار ہوا
 یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہر کو عالم بھدا
 واسے تقدیر کہ وہ یار شہکار ہوا تن پہ سدا ہوا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہر کوئی کب تجھے اے رشک مقرر کسے تاب نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
 عاشق زار کو ہو درد دل و دردِ جگر ہے بہت حالِ بستر
 چشمِ رحمت بکشا سوسے من اندازِ نظر اے شہِ جن و بشر
 اے صبا ہو جو ترا کو چہ جانان میں گزر کیو بادیدہ تر
 رونے عاشق کی تپِ غم سے ہر حالتِ ابر کچھ نہیں تجھ کو خبر
 ہو گئی عمر بسرِ عہدِ جوانی گزرا کچھ بھی دق نہ رہا
 غافلِ جاگو اٹھو صبح ہوئی باندھو کمرِ بج گیا کو سحر
 کیون یہ سنسان شبِ ہجر کیا مر گئے سب نہیں کھلتا سبب
 بولے ہر کوئی مٹو نہ کوئی مرغِ سحر اور نہ بچتا ہے گھر
 دل میں ہو یاد تری سر میں ہو سودا تیرا لہجہ ہے پتھر پہ فلک
 تیرا ہنسی دیکھتا ہے آنکھ کو منظورِ نظر گوشِ مشتاقِ خبہ
 آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منہ کو ڈھانکو غم نہ بجا نہ کرو
 آنکھ میں مروے کی رہتا ہے کیان نورِ نظر شوق سے دیکھو ادھر
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری
 عرش سے فرشِ تلک چاہے نظر جائے جہر تو ہی آتا ہے نظر
 نہ پیچے جو ترا دل تو یہ ہر بات عجیب کیا اکون والے نصیب
 سوزِ فرقتِ دین کیوں تالا پُرد و اگر کوئے پھر میں اثر
 کون ہے جس کو ترا عشق کہ اے یارِ زمینِ آسمان ہو کہ زمین
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر راتِ دلِ شمسِ ہجر
 یہ مراد دل یہ مرا وصلہ سیرا یہ جگر کردیا سینہ سپر
 ایک دم رشکِ تہان سے نہ کرین قطع نظر ہوگا ہر قطعہ گھر

ہم کیا جان ہو کیا نطق ہو کیا عقل ہو کیا ملا اس کا پستا
وہی تو ہی بنا کون ہو آیا ہو کہ کچھ بھی ہو تجھ کو خبر

مستزاد ہشتم

مرضِ پھر میں دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا
اب تو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا
جان آخر ہو بس اب ہو نٹھون ہو آیا مراد شکل دکھلاؤ صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا
وہ تو نہ دھتا ہوں اُسے پہلو میں مگر بس نہیں ملنے کی آہ نہیں
جیت جس دن ہے جدا مجھے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا
خواب میں بھی نہیں اب شکل دکھلاؤ وہ صنم ہے کیسا ہر قسم
نہیں رہتا اب تو پھر تھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا
ہو گیا تھا ترے سودا کی کو وحشت میں سکون پھر ہوا اُسکو جنون
بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا میں جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہر سر کی قسم
جز ترے ادھر سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا اچھا لقا نہ ہوا ہوش بجا
نشہ عشق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر ہوا ہیشا ہوا
وہ بھی دن ہو گا آئی کہ جو میں اُس سے ملوں ہو کے خوش ہوں کہوں
طلحِ خفتہ مرا شکر ہو بیسار ہوا وصل دلدار ہوا
کو نسا ملنے کا تیرے کرے عاشقِ سلمان ای مری جانِ جہان
پاؤں میں سلسا بہر گرا بنا ہوا ملنا دشوار ہوا

مستزاد نم

اسی طیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر و نکر و دوا
 اُس میسج کو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں ابھی ہو جائے شفا
 بیوفا تجسا جان میں کوئی زہنا نہیں کیجیے کس سے کلا
 سچ تو یہ ہو کہ ہمیں عشق سزاوار نہیں تیری تقصیر ہو کیا
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دے خوشخبری یاں ہر بے بان ہی
 لایق سیر چمن اب یہ دل افکار نہیں کیوں رُلائی ہو صبا
 کتنا چاہا کہ ترے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم
 اسی صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہیں ہوا جل بھی تو خفا
 شمع مرنج کا تری پیارے کوئی پرزوا نہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں
 دھام کا کل کا ترے کوئی گرفتار نہیں چچ یہ ہم پہ پڑا
 فوج کرنا ہو اگر جھکو تو اسی عربہ جو خیر حاضر ہو گلو
 کوئی ارمان مجھے جو حسرت دیدار نہیں مرنج سے پردہ تو اٹھا
 قاصدا اُس سے تو یہ کہہ دیجو اسی ماہِ حبیب ہوں ہلاکی کے قرین
 ترے آنے کی توقع مجھے اسی یار نہیں جھوٹی قسین تو نہ کھا
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہو یہ انداز ترا
 تو مرے حال سے فسوس خبر دار نہیں ہے یہ قسمت کا لکھا
 دیکھ پھٹتا میگا موٹس تو نہ کھو مفت میں جان ترک کر عشق تباں
 فائدہ اس میں سوار نہج کے زہنا نہیں رکھ نظر سوے خدا

مستزاد دہم

ہم کو دن رات بجز عشق صنم کا رہنیں کبریا کی ہے قسم

کون دل ہو غم فرقت سے جوتا چار نہیں ہو عجب طرح کا غم
 یا دین تیری میسیا ہو کیوں پر مری جان کیا کروں حال بیان
 ہاتھ اٹھاؤ بھگتوے عشق سے نہا نہیں کہ چہ ہوں لاکھ ستم
 ہدم دہم سخن و سونس و ہمارا نہیں اور نہ دوساز کوئی
 جو غم دور وترے کوئی بھی غمخوار نہیں ہاں مگر دیدہ نم
 زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہ نقا اسکا عالم ہو خدا
 پاس فوس مے تجھ ساط حدار نہیں ہو فزون کیوں نہ الم
 دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے اے دلبر ہو گرا امید نظر
 ہکو دنیا میں سوا تیرے سر و کار نہیں چاہے بے جسکی قسم
 کیوں ہراساں نہ ہو عالم کہ ہو حیرت کا مقام ہو یہ مشہور کلام
 چھوٹتا دام محبت کا گرفتار نہیں جب تک دم میں ہو دم

محسّات اردو

محسّ اول

لے کاوے رکھتے ہیں ہم دھیان ادھر دیکھ	بھالی ہو بہت ہو کتری آن ادھر دیکھ
ہم چاہتے والے ہیں ترے جان ادھر دیکھ	ہولی ہو صنم ہنسکے تو اک ان ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے تو گل غندان ادھر دیکھ	
ہم دیکھنے تیرا یہ جال اس گڑھی اے جان	آئے ہیں یہی کہے خیال اس گڑھی اے جان
تو دل میں نہ رکھ ہے ملال اس گڑھی اے جان	کھڑے پترے دیکھ گال اس گڑھی اے جان
ہولی بھی یہی کہتی ہو ایمان ادھر دیکھ	
ہولی کی طرف ہو جو ہر اک جا میں نمودار	سنتے ہیں کہیں راک کہیں مے سے ہیں سرشار

ہر دل میں ہمیں تو تری نظروں سے سرو کا	پچکاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یار
ہلکو تو فقط ہر سی ارمان ادھر دیکھ	
ہر دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غل	ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل
ٹوٹ جیتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہو لکل	ہولی کی خوشی میں تو نہ کر ہم سے تغافل
ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے ہمارے
ہن بیان جو کھڑے آن کے اس شوق کے لئے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
انک پیار کی نظروں سے مری جان ادھر دیکھ	
ہر چار طرف ہولی کی دھومیں ہیں ابا ہا	دیکھو جدھر آتا ہے نظر زور تماشا
ہر آن جھکتا ہے عجب عیش کا چرچا	ہولی کو نظر سیراب تو کھڑا دیکھے ہر بیان کیا
عجب یہ آیا ارے نادان ادھر دیکھ	
محکم دُوم	
مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی پس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں اس
جو پوچھے تو کیا انتہا کا سیرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں رونق گلزار ہر مرے دم سے	اڑا کے نغمہ سرائی میں ہوش بلبیل کے
ابھی نہیں ہر شہکار میری قدر نہ تھی	کہ گیا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
ہوں چند روز ترے گریں سہان صیاد	
عزیز رکھتے ہیں میوے سا غزل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین بلبیل کو
صد آفرین ہر مرے صبر اور تجر بل کو	کہ جھانکتا نہیں جاک قفس سے بھی گل کو

کرتا نہ مری جانب سے بدگمان صیاد	
مرا خیال ترے دل میں کب گذرتا ہے غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہے	کبھی نہ مانو نگاہ میں تو خدا سے ڈرتا ہے پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے
افس کو لیکے میں آ جاؤ نگاہ کمان صیاد	
اُدھر چراگ میں الجھانے کی ترے سنبل بچنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بالکل	اُدھر پروں کا دم بچا کے ہوئے محبت گل نکالو نہ قدم آشیان سے اُوٹلبل
لگائے بیٹھے ہیں پھندے جہاں تھا صیاد	
اگرچہ سیری بھی کی اُس نے خانہ بربادی پر اسے تو ظلم پہ جلاوٹے مکر باندھی	مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شاکِ چین میں رکھا نہ بیل کا نام تک باقی
خدا کیسے پوچھیں جو چاہے بے نشان صیاد	
اے اس کے دام میں آتا میں زینہارا زیند کبھی قریب نہ جاتا میں زینہارا زیند	یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زینہارا زیند فریب دانہ نہ کھاتا میں زینہارا زیند
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد	
انجمن سوم	
کشتی جو خالق نے تجھے سب روغن کی سوئی صورت سے تیری جو عیان شانِ خدا کی بھری	پہنچو نہ کی دی تجھے اللہ نے پیہری اے چہرہ زیبا نے تو رشک تباہ آوری
ہر چند وصف میکم در حسن زان زینا تری	
ہن ختم تیری ذات پر اوصاف امت پروری پائی ہے کس مخلوق نے یہ برتری پروری	اللہ کے محبوب سے کس کو مجالِ ہمسری تو از پر سی چاکت تری و زبرِ گلِ نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائبِ دلبری	
میں نے مصور سے کہا ہے مثلِ ہی یہ نازنین	تصویر اسکی کچھ سکے تجھ سے یہ ممکن نہیں

یہ بات سچ کتا ہون میں ہو دے نہ گرجھک لوقین	صورت گرتقا شہین رو صورت یام بین
یا صورتے کش این چنین یا ترک کن صورت گری	
ہر سارے عالم میں کوئی تجھساہین دکھلائے تو	دعوے ہو جسکو حسن کا محفل میں تیری آئے تو
احوال تیری مح کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ یغیاے تو خلق خدا شیداے تو
این ترکس رعناے تو آورده رسم کافی	
جبریل سے معراج میں کئے لگایوں وہ صنم	تہنے تو دیکھا ہے جہان بتلاؤ تو کیسے ہن ہم
روح الامین کئے لگا اے مہ جبین تیری قسم	آفا تھا گردیدہ ام ہر سرتبان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز ی دیگری	
ہمسر ترا ہرگز نہیں حور و ملک جن و بشر	مکھڑے سے تیرے ہی عیان شانِ خدائی سرسبز
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
ششی وانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری	
ہم بکیسون کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	ای بابا و شاہ ہل الی اے خواجہ ہر دوسرا
مثل شہید بے ذرا ہے آستانہ پر پڑا	خسرو غریب است و گدا افتادہ و در شہر شما
باشد کہ از ہر خدا سوسے غریبان بنگری	
مخمس چارم	
غشہ سے ظاہر سرسبز ہی جلوہ حور و پری	غمرے میں تیرے موبو پنہان فن جاو گری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہی تیری صورت میں بھری	ای چہرہ زیبائے تو رشکِ بتان آذری
ہر چند و صفت میگویم در حسن زان بالاتری	
نقاشِ قدرت نے تجھے جس دم بنایا سرسبز	جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ سب آئے نظر
سارا مرقع دھڑکا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبتر
شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری	

مشق خرام ناز سے تو جلوہ کرتا ہی جہان	جون سایہ رہتے ہیں ٹپے عشاق بے تاب تو ان
چاہیں کہ اٹھیں خاک سے سوہم میں یہ طاقت کہاں	اسی راحت و آرام جان باقد چون سرور وان
زانسوم و دامن کشان کا رام جان ہری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے پہلے تو اک بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پراں تھامے عشق میں دیکھا تو یہ صورت ہوئی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگر	
در پر جو اپنے دیکھ کر مجھ کو وہ شوخ بچیا	ہو کر غضب کہنے لگا تو کون ہر آنکھ یان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے می قطع پڑھا	خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شہما
باشد کما ز بہر خدا سوے غریبان بگری	
مخلص ہیم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہو بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہر میں اتنا وہ بنی
یا بتی یک نگہ لطف بہ آئے وانی	مرحب سید کی مدنی اسبلی
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی	
منظر نور خدا شکل ہی محسوس منم	محو تیرے ملک و عورت ویری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصویر کا سا ہی عالم	من بیدل بحال تو عجب جیسا غم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بونہی	
دشت عالم میں سرا سیمہ گزاری اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی حیات
ردا کی خضر کرامت کہ نہیں پاسے ثبات	ماہرہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگزد و تشنہ بے	
خود کہا بن و بچین تو ظاہر میں کس	جو ہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے جا
سر سے لے پاؤں تک نور خدا نام حسدا	نسبتے نیست بذات تو نیل آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی بنی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہی مکان کا اکرام آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	دہی جنت ہر جان مین ہو جان تیرا مقام نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
ہوئی انجیل کمان ناسخ تو ریت و زبور ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور	تیری خاطر سے خدا نے یہ نکالا دستور ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون ادراک گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیثِ لولاک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک شب سحر جحر منجم تو گذشت از اجلاک
بتحافے کہ رسیدی نرسد تیج نبی	
جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مدح نہ ذم خود ستائی ہو ز بس رسم فصیحان عجم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا سکتے ہیں اور کیا ہیں ہم نسبت خود و بسکت کردم و بس تنفعلم
زانکہ نسبت بسبب کوئی پوشدنی ادبی	
مہم ن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب پر تر الطف ہر اعجاز میسے بھی خوب	بند و اور نہ پر ہر مرض حرص و ذنوب یا طبیب الفقرا انت شفا رلقلوب
زان سبب آمدہ قدسی پے درمان طلبی	
پنجم ششم	
کہا تو نے حال اس سے مرے درد کا کہا سچ فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا	اور میرے انتظار کا کیا ماجہ کہا خاصہ صنم نے خطا کو میرے دیکھ کیا کہا
حرف عتاب یا سخن دلکشاک	
آتا ہی ہول اب تو مرے دل مین ہو ہو	صبر و قرار ہونے ہیں خاطر سے ایک ہو

جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	تجھ کو قسم ہے کیونہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیوں وہی جو اس نے مجھے بر ملا کہا	
میں تو کمال ہجر میں ہوں اُسکے بیقرار	دن رات اُسکے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا تجھ پہ آشکار	قاصد نے جب تو سنے کہا کیا کہوں میں یار
پہلے تو مجھ کو اس نے بہت ناسزا کہا	
میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اڑے	گھبرا کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پرشتاب خبر کرنے کو تجھے	میرے تو کچھ خطا نہیں تو ہی سمجھ اسے
بیجا کہا یہ اس نے مجھے یا بیجا کہا	
تجھ تو اس نگار کی خوب تھی سب عیان	کیون نامہ لکھ کے تو نے کیا درود بیان
اب آنکر کریگا وہ کس کیا خرابیان	کہتا تھا میں تجھے کہ نہ بھیج شکوہ میان
لیکن قسط یہ تو نے نہ مانا مرا کہا	
انجمن سہفتم	
سیان تو ہم سے نہ رکھ کچھ غبار ہو لی میں	کہ روٹھ ملے ہیں آپس میں یار ہو لی میں
چچی ہر رنگ کی کیسی بہار ہو لی میں	ہوا ہر زور چین آشکار ہو لی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہو لی میں	
اب اس مینے میں پہنچی ہر بیان تلک چال	فلک کا جامہ پہن شرخی شفق سے لال
بنکے چاند سورج کے آسمان پر تھا ل	فرشتے کھیلے ہیں ہو لی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا تھا ر ہو لی میں	
گلون نے چنے ہیں کیا کیا ہی جوئے رنگ برنگ	کہ جیسے کپڑے یہ عشق ہیں پینستے تنگ
ہو اسے پتوں کے بجتے ہیں تال اور مردنگ	تمام باغ میں کھیلین ہیں ہو لی گل کے سنگ
عجب طرح کی چچی ہو بہار ہو لی میں	

ہبار ہولی کی ہم نے تو برج میں دیکھی کوئی تو ڈوبا ہو واسن سے لیکے تاچولی	کسین نو دیگی اس لطف کی سیان ہولی کوئی تو مرلی بجاتا ہو کہ کنھیا بھی
ہو دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی میں	
جو کچھ کماتی ہو اہلا بہت سپا پاری گلاں دیکھ کے پھر چھاتی کھول دی ساری	چلی ہو اپنے پیا پاس لے کے پچکاری پیا کی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی فی قرار ہولی میں	
جو کوئی سیانی ہو ان میں تو کوئی ہو ناگند کوئی دلاتی ہو ساتھ کو یار کی سوگند	وہ شور بورتھین سب تک سی پٹ یکچند کہ اتو جامہ وانگیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
پھر آ کے کھیلنے ہو کر دو چار ہولی میں	
محسن ہشتم	
کب لالہ نگل کر سکیں عارض سے تیرے ہری محبوب تجھے سیکھ لیں ناز و داد و دلیری	قدوسے محل سر دسی رقتار سے کبک دری اے چہرہ زیبائے نور شکرتان آفری
ہر چند صفت بیگم و حسن زمان نہ پاتری	
ہو شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک دیکھے ہو جو تیرے تین کتنا ہی ہر یک بیک	دن رات صورت کو تری شمس قمر ہے ہن تک تا نقش می بند و پاکس انورہ ستاین فلک
جوری نہ انم یا ملک فرزند آدم یا پری	
تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہو جو دلوانے تیرے عشق میں ویسے نہیں کچھ ایکدو	کھو دے ہو وہ ایمان کو بانرہم ہو وہ زنا کو عالم ہمہ نغاسے تو خلق خدا شیدا ہے تو
این زکس رعنا سے تو آوردہ رسم کافری	
ہو خلق و خوبی میں بھر اس طور سے وہ نازنین کرا اس بیان کے راست کا آتا نہیں تجھ کو یقین	ہزار و مانی دیکھے تو ہوتے وہ حیرت قرین صورت گزریاے چین رو صورت آن یارین

یا صورتے کش یا بچپن یا ترک کن سو تاربی	
ہیں خلق میں ہر سریان نگین ادا زیا صم کی غور تو سچ ہو ہی مجھ کو محبت کی قسم	گلگون قربانازک بدن صذریب ذریعہ ہم آفاقا گردیدہ ام ہر تان و رزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہرے دیکری	
آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب ملتا اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل قطیر مبتلا	ابر و کمان جادو و نظر شیرین سخن و عفو زرا خمس و غریب اسف و گدافتادہ و رشر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بکری	
چشمیں	
آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہو اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہو	چشمہ آج جگر اس آگ کا مانوس ہو کس کی نیرنگی یہ برقی شعلہ فانیوس ہو
ہو ستر اس سے اٹھا سو جلوہ طاؤس ہو	
یہ زم میں تیر ہی صم جسم بچشم تر گئے دیکھ تیرے حسن میں کیا کیا ہوا اے گھر گئے	مر گئے پھر جی بکٹے تڑپا کیے ڈکھ بھر گئے صبرا و تسکین یہاں سے کوچ کب کے کر گئے
اب دواع تنک ہو اور رخصت ناموس ہو	
ہیں نے جانا پھیلنے یہ گلستان کی طرف نزدہ صحرائیگئے فی باغ و بستان کی طرف	یا کتنا آب یا تو کوے جانان کی طرف لیگئے اکبار تو گوہر غریبان کی طرف
جس جگہ جان تناسو طح مایوس ہو	
ہیں جو ان پہونچا تو اس جاؤ دھیر دیکھے خاک کے استنہ میں عبرت پکڑ کر ہاتھ میرا خوف سے	کوئی بے سایہ کہیں سایہ کسی پر کیا کوے مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہو یہ دارا اور یہ کیکاؤس ہو	
یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت اعلیم دیتی تھی خراج	یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت افلاک سے آتا تھا کاج

یہ ہن جن کافرشتون کو نہ ملتا تھا مزاج	پوچھو تو ان سے کہ مال و شہرت دینا سے آج
کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و فتنہ ہی	
کر دیا ہو عشق کے غم نے تو بے طاقت نہ تھے	اس مرض کی بی طرح لپٹی ہو اب آفت نہ تھے
بس یہ کہتا ہو نظر سیراب نہ حکمت نہ تھے	گر نہ بخشے شافع محشر شفا قدرت نہ تھے
عارضہ سے تھے تو حیران جا لیلئوس ہو	
محسن ہستم	
سرور او تو وہ نبی جسکے نہیں بعد نبی	دیکھ کر شان تیری عرش کی بھی شان دہلی
انبیاء تھے کہیں وقت شفاعت طلبی	مرحب سید کی مدنی العبدی
دل و جان با فدایت چو عجب خوش لقبی	
ہو ترے جلوہ سے سجود ملا تک آدم	ہو ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین لعلی	
تجھ کو گر خالق کو نہیں نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد میں آدم کی ہوا تو پیدا	نہیں ہے نیست بذات تو بنی آدم را
برتراز عالم و آدم تو چہ عالی نشی	
ابراہیم و کرم سے ترے سیراب انام	ثمر خلق سے ہو تیرے جہان شیرین کام
ایجو ترو تازگی افزا ہے ریاض اسلام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زبان شہہ شرعہ آفاق بشیرین طبی	
موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور	وہن نازل ہوئی تو ریت و اخیل و زبور
انکی ہر خاص زبان میں کہ نہ وہم سے دور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زبان سبب آمدہ قرآن بزبان عزلی	

جب گیا سوئے فلک کہے زمین کے طرشت	دیکھے سیباغ و بہشت ایک سے لیکر بہشت
کر چکا گلشن نہ چرخ کا جب تو گلشت +	شب حراج عروج تو ز افلاک گذشت
بتقائے کہ رسیدی ز سیرج بنی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم	آکے در پر ترے آنکھوں کو کہ فرشت قدم
اور ادب سے یہ کہے کھا کے ترے در کی قسم	نسبت خود بسکت کردم و بس منفعلم
ز انکاء نسبت بہ سگ کوئے تو شد بد ادبی	
سوز عصیان سے جگر سوختہ جب مخلوقات	آئین صحرائے قیامت میں طلبگار نبات
کہیں سر شہید احسان ہر شہادتیری ذات	ماہرہ تشنہ لبانیسم و توی آب حیات
لطف فرما کہ زہد میگزرد تشنہ لبی	
ہر خطہ سر کے دل بیمار کا بھی حال وہی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہو وہ بھی
کہ گیا آکے آشنا میں تیری جیسے قدسی	سیدی انت حبیبی و طیب قلبی
آدرہ سوئے تو قدسی پے دربان طلبی	
انجمن یازد ہم	
کوئی جاوے جو آدھر شام و پچا ہے گاہے	تو کہے اُس سے یہ بانالہ و آہے گاہے
چاہے رحم سر حال بنا ہے گاہے	اس طرف بھی تھیں لازم ہر نگاہے گاہے
وہ دم لحظہ بلحظہ نہیں گاہے گاہے	
دلہ سوزش ہر سدا لب پہ ہر دم دم سرد	اشک سرخ آنکھوں میں رنگ ہر خسار کا زرد
ہمد مو پوچھو نہ کچھ حال دل غم پرورد	ہر بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں آتی کہ راہے گاہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے	خون کے دریا کئے جاری کئی چشم نم نے
جو نہ کہنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے	اب تو یہ عہد کیا چاہ کے تم کو ہم نے

حصہ دوم

حسین

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین بھجن۔ ہولی۔ ٹھٹھی۔ چوٹا سا۔ بارہ سا۔ واسا۔ واسا۔
دوہا۔ سورٹھا۔ کبت۔ شویا۔ خطوط منظوم بزبان بجا شا لکھن

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
مات پتا سے بر بھویو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے سکھی بیٹھی تاکون راہ
جو آئی سوئے سن ای جان جانان	شوم مرہون منت سن فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	تلخہ تلخہ جیہ جات ہیہ پستمین کب آے
چہ باشد کز طریقہ سریانی	برائے وصل سن خود رارسانی
ہنسٹ کھیلستین تو چلون جو پوجے جم آس	راکھون برتین ای سکھی جائے خضر کے پاس
باین سودا رسم شاید بسودے	رسان ازمن بہ پیغمبر درودے
کلپت بتی رین یہ پیشم لے نہ آئے	جنگلے کارن ہو سکھی تن سن دیو جلاے
خیال جبر تو مارا کرد محتاج	چو در ماندہ پیش بازوڑا ج +
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کوڈنہ ترو آج لوہ سردم تاکون راہ
برگل رخچو کردم سرخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

پران پر یارب سے گئے سد ہولین نہ باب	ورن آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال من بیدل پہنچا ہے	زبان درخ گوہر باب بگشا ہے
لکھ لکھ سوئی سیجیان جل بھر آوت نین	حافظ جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے در گریہ گہ در خندہ نے شد	گئے مرد و گاہے زندہ نے شد
دوم	
رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہے	قفس میں کب تلک طریقوں نہایت بقیاری ہے
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی گت لیس ہوت ہے جو کوئی کرے سینہ
ہجوم نا توانی سے بہت اب جان عاری ہے	
تن سوکھ کنگری بھیکو رگن بختین سب تار	رووان رووان دھن لکھے کہ باجست نام تہار
مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہے	
پریت تو ایسی کیجیے جیسی کرے چکو ر	کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتوے داہی اور
محبت اسکو کہتے ہیں ہی بس شرط یاری ہے	
تن سمندر سن مر جیا کو تو غوطہ دیون	پاے نکلون لعل کو یا لعل کارن جیہ دیون
سنو اسیان شمار و تم یہ دقت جان شاری ہے	
تن سوکھ سچر بھپور ہپیو رکت ناما سس	پران چھریہ رہ گئے کلس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہ یان تو دم شاری ہے	
لکڑی جل کو تلا بھیتی کو تلا جل بھپو راکھ	مین پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھیتی نہ راکھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب من کی باری ہے	
ناکچ کیا نہ کسلی رین گنوا می سوے	خالی ہاتھوں جلوہ ہون دیکھوں کیا گت ہے
لج میں سب سے سینتے ہیں کہ پہلی رات بھاری ہے	
دوب پڑے دھرتی پتے تا پر چکو گھام	دو ڈری تلپھت جاے ہون تہو نہ چوت سیام

مقدرا سکو کتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آود پیارے موہنا میں بیچ تو ہے یوں	نا میں دیکھوں اور کونا تو ہے دیکھیں دیوں
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقیاری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دو تلمذ دین ہے حسبہ یہ العام باری ہے	
دیش نبی کے جا رہوں اور دھو بھوے ہوں کیس	راکھوں دان میں آپنا سدا فقیر ہی بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساخچی واکا بات ہو اور سا نچادہ ہے نبی	واکے سندربول پر دارون اسپتاجی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دیش رسول کا جاوین سدھ بد بھول	جہہ کارن ہم ہو رہے ہیں ملک دھول ٹھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہاں کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوئے	درشن بن بیاکل رہوں چن چن آوے رہے
ہیں تو زلزلہ یاں جنبش باد سباری ہے	
دسترونیہ سجائے کے جو اتر آوے آج	نیہہ نبی کے کامری اوڑھے آوت لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس میں سے عاری ہے	
پوری ہوسن کا منانت ہے ہیہ چین	سندر میں جو پوکے رہا کردن دن رین
ہیں اس معبد مختاری بے اختیار ہے	
تج کر باٹ رسول کی نت کریں جو پا پ	شن شن میری کھنچن اونچین ستاوت پات
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تلمیذ بخاری ہے	
چپا	

فراق یار میں ہر دم لبون پر آہ و زاری ہو	
پرتیسہ کس کر نہیں کا ایسا مارا تیسہ	تن من سارا چھ گیا اٹھت کر بیچے پیر
تھاری تیج ابرو کا جگر پر زخم کاری ہو	
من ہلادت دن کیسا ہما کٹھن ہو رہا	ہاے دنی کیسی کرزن بن دیکھے نہیں چین
اگلے سے آگے تو لگ بایسی امید ساری ہو	
تن پر اچرانا رہو باڑھ گئے سب کیس	سدھ بدھ آب کچھ نارہی ہنسٹ ہو سگڑا دیں
تھارے عشق میں پیارے عوج جالت ہاری ہو	
رکت ماس تن ہون نہیں کا سے پہنچون نہماے	پاپن بٹری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پہ بھجھو بھاری ہو	
پتیم و گھیا لے گیو سکھ کو لب گیو ساتھ	رین بھجھو با ہوے گیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب ہوتی طیاری ہو	
پیارے تم مت جانو تم کچھ پڑے موہ چین	جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہو دن رین
گذرتی حال پر میرے نہایت بیقاری ہو	
پر دلیسی کی پریت پر سبکو من لپے	دامون اتنی کھوٹ ہو ہے نہ سنگ لیجاے
محبت اسکو کتے پن کر پر ہون انتظار ہو	
پیت تو واسن کیجیے جانوں من پٹیاے	بھنے بھنے کی چیلے ہون جھم اکارت جاے
جگر پر چھار ہی پیارے محبت آب تھاری ہو	
گری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھار	بھکھوٹ سے پہلے ملو جو اتر اچا ہو پار
سنو تم آشنا یہی نصیحت اب ہاری ہو	
نخب	

سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
آہو شیا م سن لیجے ونے کے برج بال +	پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال
کٹے دن تو نہیں تریان تڑپتی بتین رے چھتیاں دیاندھ نام کی بتیاں نپٹے کرتب کماٹی ہر	
تم بھڑت بھڑتے شکل سکھ سماج آئندہ	بھتین منو نش چند رین جامن جم بن چند
صورت کراکلی بتیاں ملو ہر نگ بھر چھتیاں کپٹ چھل چہدر کی بتیاں تجو تب بھلائی ہر	
پر تھم بچن کی صورت کرے پر تھم دھالے	بج باتین گھاتین کپٹ ہر موہن جدورائے
چلے برج چند برج کو جانکی پرشاد سن بتی درس پیاسا بھالے ہر ہر کھ چھتیاں لگائی ہر	
سنو دوا بچ چند جو برج بالا کی بین	برج نایک برج مون کٹے برج بہار برج این
سبب کیا ہی تھی گوہن پری کیا چوک من موہن نہی پیہم جگ پاک وگر جوہن چرن ج و طورئی ہر	
بھئی کون اپرا دھرتے من موہن برج گرام	تو درشن کے آسرنے تین گڑی لگ دھام
سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر ہمارے چوکے جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
ششم	
رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہر	قفص میں کب تلک تڑپوں نہایت بقراری ہر
برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن رین حافظ کا ہو کے کون لاگین ہائے نہن	

انہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہے	
پریت ریت تم اگلی بھی دلی بسرے	ایسی کو بڑکرت ہو جیسی تم کری ہاے
نہیں معلوم کیا ہے ہوئی تقصیر بھاری ہے	
پریت پریت لگے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ لبس ہوے یہاں بٹا بٹا بٹے
ترس آتا ہے دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہے	
حافظ چکل کاں سب تم سن گئی پریت	تم نہ ہو ہی تھو ہوے کرن لگے پریت
اسی کا نام الفت ہے یہی کیا شرطیاری ہے	
پریت کرے سے نا بھئی گاؤں دھو سب نام	حافظ واہی گت جیسی مایا ملی نہ رم
بجائے شک آنکھوں سے بیان اب خون جاری ہے	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب کچھ پرے دین گے دکھ میت
نہیں تقصیر کچھ آنکی یہ سب قسمت ہماری ہے	
پریت کبری سکھ لیں کو تن من دھن بسرے	سوال گے دکھ دین مات کری کون آپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہے	
ارے پیہا زردے بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرد جاے سب گات
تری آواز یہ پوکی چین لگتی کٹاری ہے	
پیارے تھو سدا بہن ایک گھڑی بسرے	پتھر پتھر جیا جاے اب لے بنیں چپ چین
نہیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہے	
ہم بیا کل تڑپیں یہاں دہان کرو تم چین	اے پیارے من سو ہنا پریت ریت یہ ہر نہ
نہ یہ طرز محبت ہے نہ کوئی شرطیاری ہے	
حافظ لاگی ناچھے کرے کوٹ آپاے	گرد جن ارد سب گانوں گھر جو چاہے بھالے
نہیں معلوم اس حافظ یہ کیسا فسر ہادی ہے	

ہفتم

خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں	لگا کر دل وہ اوروں سے ہمیں بیزا کرتے ہیں
بدھنا کا ہو کی کوں لاگین ہاے نہ نین	تلچھ تلچھ جیا جات ہی چھن پل ٹپے نہ چین
بہت عکین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اور چھن چھن ادھکے	بیدا یاد جانے نہ نین جن سب کروا پائے
کین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلچھت بیا کل ہیں پڑے گھر گھرولی گوال	او دھوگر جن سب کین یوں پیارے ندلال
کہ ٹھو کر سے سیجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب لائے	تلچھٹ بیتے یہ دوس سواب سہو نہ جاے
محبت کر کے عاشق کو نین یوں خوار کرتے ہیں	
اگن بروتن من و مٹی نکس چاہت جان	درشن آسا لگ رہی کر پا کر و آب آن
نین تو کوچ دینا سے ہم ایو دلدار کرتے ہیں	
او دھو دیکھو حال جو سو کیو سب جاے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلاے
بھلا اس طرح سے کوئی کین ایو یار کرتے ہیں	
چوک ہوک کیے مٹے جب و جان جاے	چلت سمے او دھو اٹھیں کیو نہ کو دھائے
بھلا غفلت کین ایو کوئی ہشیار کرتے ہیں	

ہشتم

ہر سون جاے کہو یہ کوئی	
تلچھت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گئے پرچیں	نرمو ہی ایسے تھے چٹھو نین سندیس

مہات کر و نطاب جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن لو بھنگی یہ پریت	باے دلی سو کا بھٹی کمان گئی محم سیٹ
کا سون کھون کر سے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پڑے نہیں جیہ چین	گھائل سی تڑپت پڑی بکل ہما دن رین
سو دید اہم کا سن روئی	
جو میں ایسو جاتی نر سو ہی ہن آپ	کبھون ناین بسا ہتی پریت ریت کو پاپ
جاے کمان تم کا اب جوئی	
اچھ من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	تلپھ تلپھ بتین ہین حافظ یہ دن دین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جو میں جاتی آپ دے ہن بسرے	کبھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
ہو دن بیتے درشن بن کر پا کر داب آے	بیا کل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیو دلاے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجبات پیاری بھٹی بیری کو پی گوال	آنکے رنگ سون جاری ہین چھا نر بھال
حافظ ایسو کری نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین ناین پران	کر چوری دھٹی کروں کر پا کر داب آپ آن
چھن سون دور تھا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تم ہیہ دیو بسرے	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہلے
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
انہم	
اودھو کب آئے ہین بسواری	درشن کو نر سین برج ناری

ترے دیدار کا شتاق ہوں میں شاہ ام	برقن پرودہ رخسار خود از جسم و کرم
حسن رخ کی ترے تعریف ہو قرآن میں رقم	من بیدل کج سال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ چال است بدین بواجبی	
ای شہ جو دو سخا تھ پہ درود اور سلام	باعث کون و مکان جلوہ حق خیر نام
اک نظر میری طرف بھی ہو باحسان تمام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز نام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
تجھ پہ جان میری نثارے شہ عالی ہم	ہمدران و م کہ گزشتند ز عرش اکرم
عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم	نسبت خود بساگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو بس بے اونی	
مصدر علم لدنی ہو تری ذات حضور	ایک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور
منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
پہن اطاعت میں تری حور و ملک اور جنات	توئی محبوب خدا شافع یوم العرصات
واہ ہر ایک تری بات ہو مانند نبات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
الطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے	
دہشت روز جزا سے ہوں سراپا مضطر	عاصیا نراست توئی بہر شفاعت سرور
سر بسیر لوجہ گنا ہوں کا ہی میرے سر پر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے فخری لعلی ہاشمی و طہلبی	
تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یکدست	عیسیٰ و آدم و موسیٰ و ملائک یک لخت
کہتے تھے رتبہ عالی سے پہن تیرے ہم پست	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیج بنی	

مچھکو بھی کیجیے فیضانِ نظر سے ممتاز	گشت کو نین ز فیض تو ہمہ سرافراز
اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز	بد فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندی تہی و طہی	
نفسِ آمارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہونِ مغلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہر گناہوں سے خلیلِ حمد عاصی محبوب	یا طیب الفقرا انت شفا ر لقلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے در بانِ طہی	
مدرس اردو	
اول	
جانِ مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	ولے نہ دیکھا تھا درو والہم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	برا ہی مرگ سے اک ایک دم جدائی کا
غضبِ ہر قہرِ یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
گڑھی گڑھی مین اٹھے ہر ٹپ کے دل سے آہ	جگر کے ٹکڑے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکلِ عربی دیکھتا ہوا بواللہ	یہی کے ہر وہ سینہ سے سر دھڑکراہ
غضبِ ہر قہرِ یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
مجھے نہ کیونکہ مرے دل مین داد اور بیدا	کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے بریلو
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو سکھ نہ دل پر شاد	بھلا مین کس سے اب اس ظلم کی کروں فریاد
غضبِ ہر قہرِ یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نکلتا ہوں	گلی مین آس کی کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں
کبھی تو آہوے جنگل مین جا بھٹکتا ہوں	نکلتی جانِ ہمیں اور پڑا سکتا ہوں

<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>پھر دن ہوں دشت و بہا بنیں ات دن غناک خراب حال جگر خستہ از رگریان چاک جلا تا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ جس پر آن ٹپے غم وہ کیا جیسے پھر خاک</p>	<p>پھر دن ہوں دشت و بہا بنیں ات دن غناک خراب حال جگر خستہ از رگریان چاک</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں کل جاتا جدھر کہ جاؤں اُوھر غم جگر کو ہر کھاتا تو وہ بھی ہاے ذرا دل نہیں ہو ٹھہراتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نہیں آتا</p>	<p>کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں کل جاتا جدھر کہ جاؤں اُوھر غم جگر کو ہر کھاتا</p>
<p>عجب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>نہ بھوک لگتی ہو نہ پیسہ منہ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چہنچہ کو بجاتی ہو جو دن پیسے ہو اور ات بھوک لگاتی ہو کلیجہ اوٹے ہو اور چھاتی اڑی آتی ہو</p>	<p>نہ بھوک لگتی ہو نہ پیسہ منہ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چہنچہ کو بجاتی ہو</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>جدائی ہاے محبت کی کیا بڑی ہو شر نظر سیر سحر کے اب غم کو روئیے تاکو کہ دل نہ بزم میں پہلے نہ خوش لگے ہو بہت بُرا ہو یہ عاشق کے حق میں دکھ ہو ہو</p>	<p>جدائی ہاے محبت کی کیا بڑی ہو شر نظر سیر سحر کے اب غم کو روئیے تاکو</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>جب سے تم کو لگیا ہو یہ فلک اظلم کہین ہم پہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر ہم کہین جی ترستا ہو کہین اور چشم ہو پر ہم کہین نہ تسلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہین خاک اپنی زندگی پر ہم کہین چھوٹ جاوین غم کے یا تھوڑے ہو ہم کہین</p>	<p>جب سے تم کو لگیا ہو یہ فلک اظلم کہین ہم پہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر ہم کہین چھوٹ جاوین غم کے یا تھوڑے ہو ہم کہین</p>

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدہ خونبار سے	رات دن سر کو پکتا ہر در و دیوار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل یار سے	ہی بُرا احوال اب تو بھر کے آزار سے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
و کسی سے مرد الفت و کسی سے پیار ہو	و کوئی اپنا رفیق اور و کوئی غمخوار ہو
دل ادھر سینہ میں ٹرے جی ادھر تیار ہو	کیا کہیں اب تو بہت مٹی ہماری خوار ہو
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
پر نہیں اڑ کر تھارے پاس جو آجائے	جی ہی جی میں کب تک نحت جگر کو کھائے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ	ہر گھڑی مثل لعل میں غم سے ہر حالت تباہ
ہر جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہیں کیا تم سے آہ	بن سوئے اب تو نظر آتا نہیں ہرگز تباہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
سوم	
اپنے عجزِ ارون سے کوئی آن نہیں لے بول لے	دور و مندوں کا کمالِ رمان نہیں لے بول لے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان نہیں لے بول لے	دم غنیمت ہر اسے نادان نہیں لے بول لے
مان لے کہنا مرا ایمان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہر حمان نہیں لے بول لے

<p>آج تجھ کو حق نے دی ہو حسن و خوبی کی بہار کو نہ ناجبلی کا اور جو بن کا ست گن اعتبار</p>	<p>چاہنے والوں سے کوئے کچھ سلوک و مہر و پیار کا ٹھہ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہو پیارے بار بار</p>
<p>مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان ہنس لے بول لے</p>	
<p>اس قدر مست کر میری جان اپنے جو بن پر گمان کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہو اس میں میری جان</p>	<p>یہ نہیں رہتا سدا کا فرسی کے پاس مان قہقہہ ٹھٹھا ہنسی ٹھیکہ کیلین پھر یہ کہان</p>
<p>مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان ہنس لے بول لے</p>	
<p>کیا ہمارا حال دل خوبی تری کہتی نہیں آہ کھیتی حسن کا فر کی ہری رہتی نہیں</p>	<p>یا سہاری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہیں ناؤ کا غذا کی پیارے یہ سدا ہستی نہیں</p>
<p>مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان ہنس لے بول لے</p>	
<p>کیسے کیسے خوب رویاں ہو گئے ہیں میری جان تو جو روٹھا روٹھا سمجھ رہتا ہو زامراں</p>	<p>اپنے غمخواروں سے کیا کیا کر گئے ہیں خوبیاں دیکھ بھٹتا دیکھا غافل حسن پرست کر گمان</p>
<p>مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان ہنس لے بول لے</p>	
<p>حسن کا عالم ستگر ہر گھڑی ملتا نہیں مجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہیں</p>	<p>گل بھی ٹھل اکباری ایجان پھر کبھی کھلتا نہیں دو دھار دل جب پھٹا پیارے پھر ملتا نہیں</p>
<p>مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان ہنس لے بول لے</p>	
<p>اب نظیر آگے ترے رہتا ہو حاضر صبح و شام</p>	<p>پیارے سے ہنس بول پیارے پی موانفت کا جام</p>

پھر کہاں یہ دلبری عیش کی باتیں مدام	اچھ نہ ہو لگا رہیگا آخرش اللہ کا نام
مان لے کہنا مرا ایسا جسے بولے حسن یہ دون کا ہر وہاں ہنس بولے	
چارم	
جان ہر جب تلک یاں سیکڑوں شادی غم ہونگے کنارہ بوس اور عیش و طرب بھی دسم ہونگے	ہزاروں عاشق جاں باز اور لاکھوں صنم ہونگے گر جتنے یہ اپنی صفت کے ہیں یہ عجب ہونگے
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
تجھارا لب ہر جتنا حسن کا عالم قیامت ہر ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم قیامت ہر	اگر ہر بیش تو ہنسو گرنہ کم غنیمت ہر بھروسہ کچھ نہیں دم کا عزیز و دم غنیمت ہر
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
ہماری چشم بھگی اور تجھارے عارض گلگون گڑنی بھر بیچھ کے ہم پاس کرو عیش و قلمون	غرض تم دقت کے لیلی ہو پیارے اور ہم مخمور کسی کے کہے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہنا ہون
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے کیے ترسایا گیا جب دقت کا فراتھ سے پھر بار تھ کب آیا	غلط فہمی تمھاری یا کہ جس نے تم کو سکھلایا غرض ہم نے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی گھلایا
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
ابھی یاں لفتیں بڑھتی ہیں اور دان ناز کی گھاتیں	غنیمت میں طاپنے پیار کے اور چاہہ کی لائیں

جب نکمچین منگنیں ہو چکیں چوں اشاراتین	کہان بھرون مرس کے اور کہان عیش کی راتین
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوئیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے	میان اکرن وہ آویگانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے
ہمین ہر بقراری اور تھیں ہر دم طرداری	نیمت ہر ہاری اور تھاری گرم بازاری
تطیر اب کیا کے آگے غرض آخر بنا چاری	کہان بھر ہم کہان بھر تم کہان لفت کہان یاری
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوئیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے	سیان اکرن وہ آویگانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے
پنجم	
حب نہ اختتم رسل شہی و مطلبی	کہ پس از تو نہ فرستاد خدا پیچ بنی
ثمر پیش رس و وحہ عالی نسب	بزبانہ شدہ موصوف بہ شیرین ربی
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب شوق بقی
تو ہی محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہر بڑا مرتبہ عالی ہو بہت تیری جناب
نام سے تجھ کو پکارین نہیں شرط آداب	اس لیے کرتے ہیں یوں یاد نہ کر القاب
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
آپ کی ذات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور	ہوئی مخلوق خدا سب ل و جان سے مسرور
جن دانسان و ملائک کا تو کیا ہو مذکور	کتنے تھے اپنی زبانوں میں یہ سب وحش و طیور
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جانہاز	دل سے خودی تری درگاہ کے حاصل ہل نیاز

دشمنہ ہجر سے مجروح بصد سوز و گداز	اُنکے ہر ایک لب زخم سے آئی آواز
<p>مرحباسید کے مدنی العربی</p> <p>دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی</p>	
ذکر غیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہے	منزل رحمت اینرودہ مکان ہوتا ہے
<p>دل سے ہر اک کے عیان شوقِ نمان ہوتا ہے</p> <p>اہل مجلس کے بھی یہ دروزبان ہوتا ہے</p>	
<p>مرحباسید کے مدنی العربی</p> <p>دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی</p>	
واہ کس درجہ تحمل شب معراج میں تھا	لائے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا
شوق سے غاشیہ بردار سرا قیل ہوا	آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کہا
<p>مرحباسید کے مدنی العربی</p> <p>دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی</p>	
آپ جن وقت شفاعت سے فراغت پائیں	جائزہ لینے کو امت کا جہان میں آئیں
<p>کہ جو داخل نہوا ہووے اُسے بلوائیں</p> <p>حور و غلمان بے تعلیم زبان پر لائیں</p>	
<p>مرحباسید کے مدنی العربی</p> <p>دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی</p>	
اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہے	جس طرف کان لگا کر کے سنا یہ غل ہے
گلستان میں یہی آواز شکست گل ہے	سر سر شاخ یہی زمزمہ ملبس ہے
<p>مرحباسید کے مدنی العربی</p> <p>دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی</p>	
سرور بٹیک کے ہر قمری شیریں گفتار	شکرستان میں ہر اک طوطی شیریں منقار
درہ کوہ میں ہر ایک تدر و کسار	اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تکرار

<p>مرحباسید کی مدنی لعلی دل جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>باعث راحت آرام دل و جان ہو یہی نغمہ پر دازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی</p>	<p>سخن روح فرماے جن و انسان ہو یہی طائر گلشن فردوس کی دستان ہو یہی</p>
<p>مرحباسید کے مدنی لعلی دل جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>صدق دل سے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ گوش جب تلک منھ میں ہو اور تاکہ ہے باقی ہوش</p>	<p>روسیا ہی سے گناہوں کی مگر ہوں روپوش یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہیں لب خاموش</p>
<p>مرحباسید کی مدنی لعلی دل جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>سامنے آنکھوں کے آیا جو خیال اطر بھرت رہی کی دولت سے مشرف ہو کر</p>	<p>پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے پیک قطر وجدین ان کے کہنے لگے یادیدہ تر</p>
<p>مرحباسید کی مدنی لعلی دل جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>دل میں جب چہ سہ انور کا تصور آیا نجم ثاقب کی طرح خال سویدا چمکا</p>	<p>گر سہ خانہ وہ تھا خانہ نور رشید ہوا خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صدا</p>
<p>مرحباسید کی مدنی لعلی دل جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>آرزو ہو کہ کبھی تجھ مرا ہو سیدار دور سے دوڑ پڑوں دیکھ کے نور رخسار</p>	<p>خواب میں ہوں میں زیارت سے مشرت اکبار سیر کو رکھ رکھ کے قدم پر یکہول میں ہر بار</p>
<p>مرحباسید کی مدنی لعلی</p>	

دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
قبر من آئین نکیرین جب از مہر سوال کہ بتا کون ہر یہ مسر سپہر اجلال ہو کے صورت سے مخاطبت کہونین فی الحال	لو عجیبین یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال
مرحبہ سید علی مدنی السردنی دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری تو شفاعت کو لٹھے اور لون کو ہونا چاری خوف ہو مجھ سے گنہگاروں کے دل پر کاری بچھے بچھے چلے پاوی یہ ہول ب پر جاری	
مرحبہ سید علی مدنی السردنی دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
رباعیات و قطعات	
قطرہ	
یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستدار جب مُند گئی یہ آنکھ تو ای دوست بعد مرگ سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے پھٹکے ہر کون گر کسی کے مزار کے	
قطرہ	
کمان نطق فصیح از طبع نابخار ہو پیدا اگر ملک عرب تک مادہ خرسو بار ہو آدے تھان زراغ سے طوطی کی کب گرفتار ہو پیدا کمان آس میں عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا	
رباعی	
جو کوئی کسی کو یار کلیا دے گا اس دار سکافات میں سن ای غافل یہ یاد ہے وہ بھی نہ کل پا دے گا بیدار کر گھیا آج کل پا دے گا	
رباعی	

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں	تو ہی نے کیا ہو شرک سے پاک ہمیں
یارب ہو بخیر خاتمہ احسن آہ	زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں
رباعی	
آیا ہو خیال بے دستانی	کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
اوبت نہ سینگا کوئی میری	کیا تیری ہی ہو نیکی خدا کی
رباعی	
امید وفا تھی بے وفا تو مکیلا	عاشق کش و دشمن آشنا تو مکیلا
حق بات یہ ہو کہ ہم نے دھوکا کھایا	کیا سمجھے تھے ہائے اور کیا تو مکیلا
رباعی	
ناحق ہو تھیں دغہ روز حساب	عشاق کو بیخوف کیے جاؤ خراب
لکھتے ہیں ملائک کہیں اچھون کی خطا	کرتا ہو خدا کہیں حسینوں کو عذاب
رباعی	
مدت ہوئی بہکو جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مسربانی کرتے
لخت جگر و کباب دل تھے طیار	تم آتے تو ہم یہ مہمانی کرتے
رباعی	
دل کو مستدار بقراری کے سبب	نہ چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی	جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب
رباعی	
کچھ پوچھو یہ منشی کہ کیسا ہو مزاج	اچھا ہو خدا کا شکر جیسا ہو مزاج
دیکھو اب بھی اچھل رہا ہو دل و دودھ	ستھلا ہو مزاج اُسپر ایسا ہو مزاج
رباعی	

نشیہ آلی نین مندلال کے نچیلے اونٹیلے ہیں۔

سوتا

۱۔ جاہے سمیر کی چار کرے ارچا کر کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تو رنگ تے راو کرے چے راؤ کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گزنا زہ کی کو دیو کہیں دنتی ہوہ بجاوے۔ چنیٹی کے پاتین میں بانڈہ گیندہ چاہے سمندر کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت میں دنتی ہو بار کری گرنارس بھینی۔ کرشن کر بانڈہ دین کی بندہ سنی استی تم کاہے کی کینھی۔ لیچو تے رچک ہی گن سون وہ بان لبار مٹون آب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے دائن کی گت لینھی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن پوتا بے جہم لے لے کمان و ہون چھپانے۔ رہے پنڈوا کو روا جادوانا کمان و ہون گتے تے نہیں جات جانے کہیں چیت رائے اینکے گنی کو لکھو رہے بے یزین کال سانے۔ وہرا کے کلائے یہی جو سنورے پھرے تے پھرے اوہرے تے جانے۔

۴۔ جاپ چھو نہیں منتر پھتو نہیں بید پوراں سینو نہ کھانیو۔ بیت گئے دن یون ہی بے رس موہن موہن کے نہ بکائیو۔ چیر و کھادت تیر و سداپن اور نہ کو دین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لہو توڑ نہ تو چھوڑو غریب تو از کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رہے من شوچت شوچت سان ستان سو نہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ گئے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت نئی ہو۔ تہہ تے من شوچت تو اپنے

اگرچہ پتھر پتھرِ تنہا الفت کا اے شکر ہم اپنا بولتے
تو تھا یقیناً کہ اُس کے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کہے ہیں نالہ پھرے ہیں روتے
خراب و خستہ ذلیل و رسوا تھے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جیسے وہ گئے اُدھر نہیں یاد کیا
ہم یاد میں جس کی آہ سب کچھ بھولے
بھیجی نہیں کچھ خبر نہیں یاد کیا
اُس نے ہمیں بھول کر نہیں یاد کیا

رباعی

اگر جو روستم پہ طبع آئی اچھا
یاں روز جزا کی آس ہو روزِ فزون
ہو شوقِ محبت آزمائی اچھا
کریجے جو ہو سکے مبرا ئی اچھا

رباعی

جب پاس وفا سے ہزار نہ رہا
قربان میں کس ادا سے کتا ہو تھین
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
اسنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

رباعی

لکھا دیگیا اگرچہ دستِ لکھا
جیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو یہ
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر لکھا
یہ کتاب تقدیر نے کیونکر لکھا

رباعی

تیرے لیت و دیناں نہ لائے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حسرتیں دل ہی میں
میرے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صدمہ پسند آئے جھکو
کوئی بت درجہ بھالے مجھ کو

جس دن نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ بچہ دکھائے بھکے
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کہتا ہوں میں	اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفادہ غصہ پی کے عنہم کھاتے ہو	حجاج و فقیر مفت کھلاتے ہو
جس نے پالا وہی جو دینے والا	ناحق اے صبح تم تو گھبراتے ہو
رباعی	
وان شکو سمنہ ہوا جو مجبوری سے	یاں تاک میں دم ہو درد مجوری سے
تم چونچے وہاں ادوین یاں پر ہو نچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
ہو کھائے یہ داغ شعلہ زرا خاک نیچے	جو زیست سے جلتا ہو بجلا خاک نیچے
ہوتے جاتے ہیں خاک اجڑاے وجود	یک چند جو یوں جے تو کیا خاک نیچے
رباعی	
دل درد کا مبتلا حسد رابی یہ ہو	تو یار سو بیوفا حسد رابی یہ ہو
میں جان دوں تجھ پہ جو نہ تجھ کو معلوم	اے خانہ خراب کیا حسد رابی یہ ہو
رباعی	
افسوس شکایت نہ سانی نہ گئی	دلبر سے فریب کے گرائی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو برد سے دشمن	اُس شوخ سے بھر کو بدگمانی نہ گئی
رباعی	
مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہے کوئی	اس طرح بھی جان سے گزرتا ہو کوئی

خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی *
رباعی	
ہو اور ہی ایک سوزش نہانی	یہ بات طبعیوں نے کہان پہچانی
سمجھو نہ عرق کہ دیکھ کر دل کی جلن	تپ شرم سے ہو گئی ہو پانی پانی
رباعی	
عاشق ہوئے کیا کہ اک مصیبت آئی	چون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تھکا تنگناے عالم	جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی
رباعی	
تو ہی نہ اگر ملا کرے گا	پھر عاشق جی بے کیا کرے گا
آنکھوں سے مین اپنی اُسکو دیکھوں	ایسا بھی کبھی حسد اکرے گا
قطعہ	
چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کا روبرو مین گزرے
آرزد مین گزر گئے دو دن	دور ہے انتظار مین گزرے
رباعی	
مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا	فریاد کا سارا زور کس نے دیکھا
اسی دل جو ٹرپ تو اُن کے در پر چلے	نا چا جنگل مین مور کس نے دیکھا
رباعی	
داغون کا بندھا جو زور پہنے دیکھا	زخموں مین رہا جو چور پہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر مین ناسور مین داغ	یہ چور کے گھر مین مور پہنے دیکھا
رباعی	
اے قدر عیث موت تجھے کھلتی ہے	ساعت بھی حساب سے کہیں ملتی ہو

یہ دل کی دھڑک نہیں گھڑی چلتی ہے	ہترار نفس سوتی ہو گھٹنے گن لے
رباعی	رباعی
کب تک مفتی کا دم بھرونگا تو بہ اس فصل میں میں تو بہ کرونگا تو بہ	کب تک قاضی سے میں ڈرونگا تو بہ دیوانے ہو زراہ و بہار آئی ہو
رباعی	رباعی
دیتا ہو وہی رزق وہی عزت و جاہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ	اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے
رباعی	رباعی
بھر جائے جو پیٹ پھرے احمد سے پھر تو کوئی معشوق پری پیکر سے	پہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے جب پیٹ بھی بھر دیا شرابین بھی دین
قطعہ	قطعہ
چو فروغ کرد جمال و کشف الدجی بجالہ دل و جان باو خیال او صلوا علیہ والہ	چکنم بیان کمال او بلغ اعلیٰ بکمالہ ہن و حیرتے زخصال او حسنات ہیں خصالہ

تمام شد

حصہ دوم

حسین

دوہا و کبت لی ہوئی غزلین بچپن۔ ہوئی ٹھٹھی۔ چوٹا سا۔ بارہ ماہ سا۔ دائرہ۔
دوہا۔ سورٹھا۔ کبت۔ سو یا خطوط منظوم بزبان بجا شا لکھے ہیں

دوہا و کبت لی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
مات تپا سے بر کھنڈ کا ہے کیو بہا	سوامی کارن اے سکھی بیٹی تاکون راہ
چو آئی سوئے من اوجان جاناں	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	پلکھ تلکھ جیہ جات ہی پستہ ملین کب آے
چہ باشد کز طریق مسرابانی	برائے وصل من خود را رسانی
سہنت کھیلت من تو چلون چو پوجہ جم آس	راکھون برت من اے سکھی جائے خضر کے پاس
باہین سودا یرسم شاید یرسو دے	ہرسان از من یہ پیغمبر درودے
کلپت جی رہن یہ پیشہ لے نہ آئے	جنگلے کارن ہو سکھی من سن دیو جلاے
خیال جبر تو مارا کرد محتاج	چو در ماند بہ پیش بازو در آج +
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کو د نہ آج لوہہ مردم تاکون راہ
ہر گل رخ چو کردم سرخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

پران پیاجب سے گئے سدھولین نہ لے	درشن آساگ رہی چھاتی کون لگا سے
تو بر حال من بیدل بہ بخشا سے	زبان در سنج گوہر بار بکشا سے
لکھ لکھ سونی سچیان جل بھر آوت نین	حافظ جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے در گر یہ کہ در خندہ سے شد	گئے مرد و گاہت زندہ سے شد
دوم	
رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہے	قفس میں کب تک تڑپوں نہایت بقیاری ہے
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی گت اس بوت ہے جو کوئی کرے سینہ
ہجوم نا توانی سے بہت اب جان عاری ہے	
تن سوکھ کنگری بھو رگن بھین سب تار	روان دروان دھن لٹھے کہ با جفت نام تار
مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہے	
پریت تو ایسی کیجی جیسی کرے چکو ر	کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتو سے داہی اور
محبت اسکو کہتے ہیں یہی بس شرط یاری ہے	
تن سمندر میں مرجیا کو تو غوطہ دیون	پائے بکھون لعل کو یا لعل کارن جیہ دیون
سنو ایجان شاردنم یہ وقت جان شاری ہے	
تن سوکھ پنجر بھو رہیو رکت ناما سس	پران چھریہ رہ گئے کس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہ یان تو دم شاری ہے	
لکڑی جل کو تلا بھیتی کو تلا جل بھو را کہ	مین پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھیتی نہ را کہ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب من کی باری ہے	
نا کچر کیا نہ کر سکی رین گوانی سو سے	خالی ہاتھوں جلیوت ہوں دیکھوں کیا لگت ہے
لج میں سب سے سنتے ہیں کہ پہلی رات بھاری ہے	
دھوپ پڑے دھرتی پتے تا پر چکو گھام	دوڑی پلچھت جاے ہوں تو نہ چوت سیام

مقدرا سو کہتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آدھ پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نایم دیکھوں اور کونا تو ہے دیکھیں دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بیکاری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دو تہمند دین ہے حسبہ یہ انعام باری ہے	
دلش نبی کے جار ہوں اور دھور بھرے ہوں کیس	راکھوں دان میں اپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساخچی واک بات ہے اور سا نچا دہ ہے نیچ	واسکے سندر پول پر وارون اپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دلش رسول کا جاوین سدھ بد بھول	جہہ کارن ہم ہور ہے ہیں واکے دھول ڈھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہان کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوے	درشن بن بیاگل رہوں چھن چھن آوے رے
ہیں تو زلزلہ یان جنیش باد سیاری ہے	
وسترو نہ سجائے گے جو اتر آوے آج	نہہ نبی کے کامری اوڑھے آوت لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس دین سے عاری ہے	
پوری ہو من کا منانت ہے ہیہ چین	سندر میں جو پو کے رہا گردن دن رین
یہیں آس معبد مختار کی بے اختیاری ہے	
حج گریاٹ رسول کی منت کریں جو پا پ	سُن شُن میری کھنچن ادھنیں ستاوت پات
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تلمیذ بخاری ہے	
چام	

فراق یار میں ہر دم لبوں پر آہ وزاری ہو	
پتہ سم کس کرنیں کا ایسا مارتیہ	تن میں سارا چھ گیا اٹھت کر بیچے پیر
تھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہو	
من ہلاوت دن گیسما کھن جیرین	ہاے دنی کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین
گلے سے آگے تو لگ جایاں امید ساری ہو	
تن پر اچرانا رہو باڑھ گئے سب کیس	سودہ بدھ آب کچھ نار ہی ہنست ہو سگڑاویں
تھارے عشق میں پیارے عجب جالت تھاری ہو	
رکت ماس تن ہوں نہیں کام سے پہنچوں نہاے	پایں بٹیری لانج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دوری منزل کہ سر پر پوچھ بہاری ہو	
پتیم ڈکھیا لے گیو سکھ کو مہی گیو ساتھ	رین بچھو با جوے گیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جاناں کی اب ہوتی طیاری ہو	
پیارے تم مست جاو تم پچھڑے موہ چین	جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہو دن رین
گزر رہی حال پر میرے نہایت بقیاری ہو	
پر دلی کی پریت پر سب کو من لچپاے	دامون اتنی کھوٹ ہو ہے نہ سنگ لچپاے
محبت اسکو کہتے ہیں کہ برسوں انتظار ہو	
پیت کو واسوں کیجیے جاسوں سن تپیاے	جنے جنے کی پیٹ ہوں جنم اکارت جاے
جگر پر چھاری پیارے محبت آب تھاری ہو	
گری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھار	کھوٹ سے پہلے ملو جو آتر اچا ہو پار
سنو تم آشتا یہی نصیحت اب تھاری ہو	
پنجبم	

<p>سمنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر ہماری جیو کی جیون سدایا رے کھائی ہر</p>	
<p>آہو شیا م سن لیجی ونے کے برج بال + پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال</p>	
<p>کٹے دن تو نہیں زریاں تڑپتی بتن رے چھتیاں ویانڈھ نام کی بتیاں نپٹے کرتب کمائی ہر</p>	
<p>تم بھڑت بھڑے شکل سکھ سماج آسند بھتین منوش چندرین جامن جم بن چند</p>	
<p>صورت کراکلی بتیاں طوہرنگ بھر چھتیاں کپٹ چھل چدر کی بتیاں تجو تب بھلائی ہر</p>	
<p>پر تھم بچن کی صورت کرے پر تھم دھالے بج باتین گھاتین کپٹ ہر موہن جدورائے</p>	
<p>چلے برج چند برج کو جانکی پرشاد سن بتی درس پیاسا بچھالے ہر ہر کھ چھتیاں گائی ہر</p>	
<p>سنو اوج چنند جو برج بالا کی بین برج نایک برج مون کے برج ہبار برج این</p>	
<p>سبب کیا سی تھی گوہن پری کیا چوک من موہن نپن چم جگ پک وگر جوہن چرن ج وھوئی ہر</p>	
<p>مچی کون اپرا دھڑے من موہن برج گرام تو درشن کے آسرنے نین گڑھی گک دھام</p>	
<p>سمنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر پیارے جیو کے جیون سدایا رے کھائی ہر</p>	
<p>رہا کروے ارے صیاو بھ فیصل بہاری ہر قفس میں کب تلک تڑپوں نہایت بقراری ہر</p>	
<p>برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن رین حافظ کا ہو کے کہون لاگین ہارے نین</p>	

نہین زخمی بچا اسکایہ وہ میٹھی کٹاری ہی	
پریت ریت تم اگلی سبھی دئی بسرے	ایسی کو ذکر ت ہی جیسی تم کری باے
نہین معلوم کیا ہے ہونی تقصیر بھاری ہی	
پر تیم پریت لگائے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ لبس ہوے بیان جٹا جٹ بجے لبس
ترس آتا ہی دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہی	
حافظ کل کان سب تم سن گئی پریت	تم نرمو ہی ٹھہرے کرن گے اپریت
اسی کا نام الفت ہی ہی کیا شرط یاری ہی	
پریت کرے سے نا بھئی گاؤں دھو سب نام	حافظ دا ہی گت بستی مایا ملی نہ رم
بجائے شک آنکھوں سے بیان اب خون جاری ہی	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہائے کری ہم پریت	سوے اب سب کھ پرے دین گے دکھ میت
نہین تقصیر کھ آنکی یہ سب قسمت ہماری ہی	
پریت کری سکھ لسن کو تن من دھن بسرے	سولا گے دکھ دین مات کری کون اُپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہی	
ارے پیہیا نردوئے بول نہ آدمی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی ہین لگتی کٹاری ہی	
پیارے تھری سدھ ہین با یک گڑی بھرینہ	پلٹ پلٹھ جیا جاے اب لے نہین چپ چین
نہین معلوم کیا ہونی یہ اب حالت ہماری ہی	
ہم بیا کل تڑپین بیان دہان کرد تم چین	۱۰۰ پیارے من سو ہنا پریت ریت یہ ہی نہ
نہ یہ طر محبت ہو نہ کوئی شرط یاری ہے	
حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ آپاے	گرد جن ارد سب گانوں مگر چوچا ہے بھائے
نہین معلوم ہی حافظ یہ کیسا فسر باری ہی	

ہفتم	
خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں	لگا کر دل وہ اوروں سے ہمیں بیزا کرتے ہیں
بدھنا کا ہو کی کہوں لاگین پائے نہ نین	تلیھ تلیھ جیا جات ہی چھن پل پڑے نہ چین
بہت عکین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اور چھن چھن اڑھکے	بیدا ید جانے نہ نین جن سب کروا پائے
کین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلیھت بیا کل ہیں پڑے گھر گھر گولی گوال	اودھو گر جن سب کین یون پیائے نہ دلال
کہ ٹھو کر سے سبجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب آئے	تلیھٹ بیتے یہ دوس سو اب سہو نہ جائے
محبت کر کے عاشق کو نین یون خوار کرتے ہیں	
اگن بروتن سن دھڑکس چاہست جان	درشن آسا لگ رہی کر پا کر و آب آن
نین تو کوچ دینا سے ہم اودلدار کرتے ہیں	
اودھو دیکھو حال جو سو کیو سب جائے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلاے
بھلا اس طرح سے کوئی کین اویار کرتے ہیں	
چوک ہوک کیسے منے حب و جانش جائے	چلت سے اودھو اٹھین کیو نہ کو دھائے
بھلا غفلت کین لپی کوئی ہشیار کرتے ہیں	
ہشتم	
ہر سون جائے کو کی کوئی	
تلیھت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گے پریں	نرمو ہی ایسے تھے چھو نین سندیس

مسافت کرد خطابہ ہوئی	
ہم جانی کچھ دن و بے گئی یہ پریت	اے دئی سو کا بھی کمان گئی مہمیت
کاسون کون کر سنے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پڑے نہیں جیہیں	گمانل سی تڑپت پڑی بکل جاؤں رین
سودید اہم کاسن روئی	
جو میں ایسوخاقتی نر سو ہی ہن آپ	کیوں ناہن بنا ہتی پریت ریت کو پا پ
جاے کمان تم کا اب جوئی +	
اوسن موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	چلچلہ تلچہ تین ہن حافظ یہ دن دین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جو میں جانتی آپ دے ہن بسرے	کھون تو کرتی نہیں پریت ریت بچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
ہو دن بیتے درشن بن کر پا کر داب آے	بیاکل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیوہ بلاے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجات پساری بھی بیری کو پی گوال	اُنکے رنگ سون جاری ہین چھاڑے حال
حافظ ایسوکری نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین ناہن پران	کر چوری دھتی کروں کر پا کر داب آن
چھن سون دور تجا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تم ہین دیو بسرے	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہلے
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
انہم	
اودھو کب آئے ہن بسواری	درشن کو سر سین برج ناری

ایسی تم کو چاہتے کہ تو گوپی ناتھ	جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمارو ساتھ
کجا بھی تھیں اب پیاری	
ہر سون پریت ٹرہاے کے ٹروہین پھٹان	ہم جانی بھج جائیگی اُن کچھ اورے ٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری	
حافظ دھری بان پر کرے کون دسواس	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاگ ہساری	
لکھ لکھ سوتی سیمیان جل بھڑاوت نین	حافظ اب کیسی کروں پڑے نہیں جیہ چین
بھول گئیں سگری ہشیاری	
حافظ پیارے شام کی تجھاسی نہیں جات	مورچھت ہوئی دھری گردن بار بار کھچتات
کون لکھے یہ دشا ہاری	
برہ بان ایسے گئے نکسن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پا کرو آب آن
تم بن کو سدھو لے ہاری	
لچھین ات بیاکل پڑی بیج بالا ساراے	نکسن چاہت پران ہین کر پا کرو اب آے
مئے ہین ایس سبی ریت ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر	کھائے ہلاہل یہ سبی ہوئی رہ ہین بس ڈھیر
پھر کا کر ہو آئی مزاری	
برج سون گھر گھر سوگ ہو تم بن او مدلال	مورچھت ہوے دھنی گرین کرہ کرہ سبیل
ڈھونڈھت پھر بن مئی ریت ناری	
دھیم	
تم بن چین ہین نہیں پیارے	
پتھر پتھر جیہات ہر پٹے نہیں پیسہ چین	جب بنے ہو تم گئے روت ہین یہ نین

تا پر برہ دیت تن جا رہے	
کجا اب پیاری بھی نہیں دیو بسراے	کون ہماری پریت اب کہا کر و تم آے
بھلے پھنسے اب بند ڈارے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھ نہیں چین	جیسے جل بن ماچھری تلپھت ہر دن رین
سو گت کی جات نہیں پیارے	
او من سوہن سا نورے درشن دیو اب اہی	یا تو تم ہم سب کو دہان لیو بلو اے
کٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ ہریت آنکھیاں چٹکین پر یو برہ کو پھیرا	درشن آسا لگ رہی کو و شیا م جن دیر
دیکھین کو ترسین آٹ ساے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کے دکھ ہوے	نگر ڈھنڈھو را پیستی کہ پیت نہ کچھ کوے
پر وشن پھنسے نہیں رچھو ارے	
پڑے حل بجال ہن سب یہ گوپی گوال	تم بن سوہن آئے کے پوچھے کون احوال
بیا کل ہن سب یہ بیج دارے	
پیارے تیری یاد میں پڑی رہوں بیچین	مور تھت ہوے دھرتی گردن ہی حال ن رین
جہ سے ہو تم شیا م سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لئو نکو و سکھ	باڑھت پریت دن ہی ہے شوک روگ اور دکھ
سو اب کس بنے نہ ہمارے	
یا زوہم	
اودھو دیکھ چلے سوکسیو	
ہم کا کچھ بھادے نہیں گر جن کو اپدیش	تم بن سو نو سب لگے جیسے من بن سیش
حافظ کا سون کو تن دہیو	

اودھولا وہ شام سون چل کے ہیں ملائے	ناہن سب ایک دوسرے مر رہے ہیں کھائے
اگر پوچھو جو کچھ تم چھینو	
برہ جوگ دھارن کروں جہانباؤن کی شس	کیمہ اڑاؤن تن دھون جیسے سواک مہیش
پا ہی ہمیں ر جواب چھینو	
بھری سدھو بسرے تم وہاں رے کا چھائے	پتھر پتھر جیہ جات ہر ورن دیہو اب آئے
ناہن من پھٹتاے رہیو	
نہین آسا لگ رہی کب مل ہو تم آئے	حافظ تھن ہون کل نہین تلپتھر جیہ جاے
اب سو جات نہین تن دھینو	
اودھو اب جو نہین جان پڑی برہ روگ	مل لو ان کو لکھ پڑے ندی ناد سجوگ
تھن پڑو درشن اب لینو	
دوا زہم	
زبانی حال یون کنا تو جا کر نامہ بر پیلے	
بڑپ سے آہ سوزان کی تو کرو دینا خبر پیلے	
نینا ہلے لگا ہے کل دپڑے دن رین	دے بچھڑے جب سے سکھی نہین جیا کو چین
لگاوتے آنکھ جو تھے کرے جان کو صبر پیلے	
نہین کی کر کو ٹھری چلی دیون بچھائے	ملکن کی چک ڈال ورن کر سائین بھجین گئے
کرون خدمت میں آنکھوں سے بٹھاؤن چشم پر پیلے	
جن نہین سون دیکھتے کیا بھتے وہ نہین	تل تل پریت بڑھائے کے اب لاگے ڈکھ دین
بتاؤ کیا ہوئی پیار بھوکرنے تھے قدر پیلے	
بھو نرا لوبھی درشن کا کلی کلی رسس لے	کاٹا لاگا پیریم کا بار بار ڈکھ دے
ہوکن الفت کے کوچے میں نفع نیچے ضرر پیلے	

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کھون نا ہو سے
صبح گریا رہا جیگا تو اپنا ہے سفر پہلے	
یتیم پیارے اب دے گئے نذی کرار کرار	آپ تو پار اتر گئے ہیں چھانڈ منہ حار
قتل کرنا جو لازم تھا تو کرتے خبر پہلے	
بیکہ نہیں بے شک ہوں بے پر لاؤ نہ جاے	دشمن پیارے شام کے کیسہ بد ہو دین بے
مرے صیاد ظالم نے لٹھارے بل و پر پہلے	
سیر و ہم	
ہوئی غیروں سے الفت ہے اب تکرار کر دین	
خفا ہوتے ہیں ہر دم بج بھی ہر بار کرتے ہیں	
باط باطل روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار	بج گئے مانگت دان دوہر جو موت تندرکار
جست اب ہو کر سوا برس بازار کرتے ہیں	
چال چلت گجراج کی پائل شہر سنا سے	ما فو ظرہ کچھ منتر سون بدھنہ دیت جگاے
وہ ٹھو کر سے مسیحا ئی دم رفتار کرتے ہیں	
پریم روگ گیسے کچھ لگو برہ کو بان	ہکو او کھد چاہتے مسٹ ہوا بیداجان
اکہین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
مقرر اکاشی بھر مئی زمین دیت و شواس	کھٹ ہی بھیر ہر سین کیوں کو محبت آگاس
سدا دل ہی میں ہم اپنے ملاش یا کرتے ہیں	
چار و ہم	
کھانے کے آنکھ کیا جسے کوئی سیر صتم پہلے	
خدائی قہر ہو جس پر وہی ارکے قدم پہلے	
بیا کل جل بن بن جیون تلچو تلچو دیہی	سوئی گت حافظ بھی کو ڈخبر نائی

تھیں لینا مناسب تھا خبر سب سے صنم پہلے	برہ تھو سہرا تہو حافظ جی دن رین	برجھی لاگی پریم کی پڑے نہیں جا چین
ید قدرت نے لکھا تھا مری قسمت میں غم پہلے	ایسی تھیں نچا ہے ہی پیارے دان جاے	کجاات پیاری بھئی بہن دیو بساے
کے اقرار تھے ہم سے ہی تھے ہم پہلے	مست ناہن پران ہیں حافظ مٹھری آس	مین پیارے درس کے رشت پیاس پیاس
بھولائے تھے جو کچھ تھے کیے قول قسم پہلے	سیا کل حافظ درس بن پلھت ہیں دن رین	سمجھائے سمجھت نہیں روت ہیں کج تین
تمنا دل میں کیا کیا تھی سو پاس تجھ و غم پہلے	چانک چاہت ہوا نہ مل سکتی چاہت بھور	حافظ تو بلبو چھ جیسے چند رچکو ر
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھلاؤ دل سے غم پہلے		
پانزدہم		
صنم کی آرزو میں رات بھر اختر شماری ہو	کوک کروں تو جاگ ہنسنے چلے لگے گھاسے	خندنگ پھر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہو
ایسی کٹھن پریت کا کہ دودھ کروں او پیارے	اگلی کیا کروں میں اب نہایت جان غاری ہو	
جو میں ایسا جانتی پریت کرے ٹوک ہو سے	اگر میں جانتی پہلے سے میں اپنی غواری ہو	
وہ گے بالحمہ گے بالہم ندی گسار کسار	آپ تو پار اتر گئے یوں چھانٹو تھو دھار	
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہو		

کنک سول کا غذ بھو ماہک مس بھو بول	قلم بھجے گئی لاکھ کے لکھت نہیں دونی بول
کبھی بھو بکر و خطا تو یہ کیا عادت تھاری ہے	
نامیرے پنکھڑے پانوں بل اور پیات دور	اڑنے سکون کر کر پڑون رہت بسور بسور
نہیں طاقت ہو جانے کی نہ یان ل کو قناری ہو	
کا کا سب تن کھائیو چن چن کھو ماس	دو دنیا مسک کھائیو پیاد کھن کی اس
معزز بعد مرلے کے تمنا یہ ساری ہے	
شانزدہم	
غم دوری سے جی جلتا ہی شکلا نکھون بھجی ہو	
سجن سکارے جائینگے نین مرینگے رو سے	پرھنا ایسی رین کر بھو رکھو نا ہو سے
گو لیلی سے اسی پیاسے صبح زحمت ہا ہی ہو	
لکڑی جل کو یا بھئی کو یا جل بھو را کر	مین برکن ایسی جلی کو یا بھئی نہ را کر
جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہو	
ہا کہ تو تینا بھرے دو بے انجن سار	اسی پورے کوئی دیت ہو متوارن ہتھیار
انگاہ یار جا دو ہو کہ بو ذی کی کٹاری ہو	
کا گانین سکا س دولن پیاس لجا سے	پہلے درس دکھائے کے پانچھے پو کھائے
اجال پار سے کب عاشق کو انکھ پیاری ہو	
لے پیا باو وے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیر سلتی تو کیوں دینھے چوک
اوسے ظالم تری آواز نے آفت آتاری ہو	
جا بید اکر اپنے تو کیا جاسنے سار	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار
مر ساس دردی دارو سے افلاطون بھی عاری ہو	

ہم تو ابھی پریم کے پریم ہمارو دیس	سُدر نہین پانی یو کی تب لینجو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہماری خاکساری ہو	
تن سوکھ کنگری بھیو رگین سوکھ بھینن تار	روم روم سر اٹھت ہو با جت نام تہار
مرے ہر استخوان سے بھی ہی آواز جاری ہو	
دینھ سوکھ پنجر بھی رکت رہو نہین ماس	خالی پنجر اڑہ گیو باقی بھی نہین تاب اس
اجل لاری خبر جلدی سے ہمیر زسیت بجاری ہو	
مہفت ہم	
زبانی حال یون کہنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ گریان کی تو کردینا خبر پہلے	
بھوڑا ابھی درس کجا کجی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا ہیہ سیکھ جیاں سے
تری الفت کے کوچے میں نفع چھپے ضر پہلے	
سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روپ	برہنا ایسی رین گر بھو رکھی نا ہو کے
صبح گریا جانیگا تو اپنا ہو سفر پہلے	
جن کی ہون سے دیکھتی کہاں گئے وہ نہین	پریم پریت بڑھائے کے اپ لاگے دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پنگھ نہین بن پنکھ ہون کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شام کہن پر کیسے پہلے
مرے صیا و ظالم نے آکھا اڑے بال در پہلے	
وہ گے بالم وہ گے ندی کنار کنار	آپ تو پار اتر گئے زمین چھوڑ منجھ دھار
شکر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آؤ پیارے نین نین ہونڈ پاک توہ یون	انامین دیکھوں اور کہنا تو ہو دیکھیں ویلا

کروں خدمت میں آنکھوں سے ٹھانڈا چشم پر پہلے	
اگے دن پا چھ گئے ہر سے کیو نہ میت	اب بچھٹائے جوت کا چڑیاں جن گئیں مکت
عقل جاتی ہوا اس کو چے میں اس خاص گنہ پہلے	
اسیجہ ہم	
فراق یار میں دل کو نہایت بیکراری ہو	لبوں پر جان شیریں ہو یہ جیڑی یادگار دی ہو
پتیم تھرے عشق میں رہو رکست نالامس	باقی جو یہ بیان ہیں نکس رہی ہو سانس
شبابی جان آؤ تم تھاری استھاری ہو	
نقطہ اس درد سے ہر دم میں آہ و نالہ کرتا ہوں	نکلنا دم نہیں ہو زندگی کے دن میں بھرتا ہوں
تم میں پیاسے شام جی ترطبت ہوں دن رات	جیسے جل بن ماچھری تلچھ تلچھو مرحبات
تھارے عشق میں پیاسے ہوئی یہ گت ہاری ہو	
سنو اسکی ہو یہ چاہے جو تھے دل میں ہم ہمارے	تھاری دام الفت میں بہت کچھ بہت دہلے
پتیم پریت بڑھائے کے کاہنے تم کھ کھ سین	نا کچھ دیکھو ہم بھین نا کچھ لیسو چھو چھین
خفا تیری نہیں پیارے بری صفت ہاری ہو	
اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تجھے دیتے	محبت تھے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے
جیسے ہم نے کھی کرے وہ کو دوسرے	سدا آئی چھاتی بچے گھانے سکر دہانگ
تھارے بچہ کا دل میں ہمارے دھم کاری ہو	
جو کچھ اب دلچہ گزیرے ہو نہیں مجھ سے کہا جاتا	نہیں اب داغ فرقت کا صنم مجھے بہا جاتا
آؤنی ڈور تنگ کی کون ملاوے آوے	جو بدھتا کے من بے آپ آوے لجاوے
اسی کو دہرتے ہیں یہی تو فضل باری ہو	
صنم اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے	نہانی و نازولی اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے
کو و ایسو ہر جتر جو پیوے کے سندیس	پیوکی ماری ہوں مرث دن طن بڑھت گلیں

جگر میں آہ سوزان ہو نہایت بقیاری ہو	خداے دلسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ تم بن ہمو نہ تھ جی نا تھ نہین دکھلات	تم اپنا روے اقدس اب شتابی ہو کو دکھلاؤ ہمری تو اب نا تھ ہو نا تھ تھارے بات
یہ تم پر جان قربان ہو تھاری یاد گاری ہو		

بھجن

- ۱۔ راو دھا پیاری ناچت لال جی کے سنگ۔ ہمک تک تھئی تھئی نچت راو دھکا سنگ
نچت گو بند۔ ڈوھپ ڈومرونگ کھا بھری کھ موہر مرچنگ۔ راو دھا پیاری۔
اندروک سے اندر آئے برمھا آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہر چند۔
راو دھا پیاری۔ شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لپیٹے انگ۔ بھو مندرو کو دیکھ تا شا
جہنا اوٹھی ترنگ۔ راو دھا پیاری۔ برندا بن سون رہس مچو ہر سب گو پی آئند۔
کین کیر سونو بھائی ساو دھو دھن دھن گوگل چند۔ سورا دھا پیاری۔
- ۲۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔ ہم جانے ایسے بھنگی اُن کچھ اور سی ٹھانی۔ کاری تن کو
کون پتیا نو بولت مدھری بانی۔ ہمکو لکھ لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت برج دھانی۔
اسونی سیج شام بن سون کو تلچھت رین بہانی۔ سور شام پر بھول کے پچھڑے تاتی
ست جو ہرانی۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔
- ۳۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔ کہاں بے راہون بے رب شش آن سجوگ پرے۔ گرہ
بشست پٹت ات گیانی برج کچ لگن دھرے۔ پامرن اردھرن سیا کو بن مین
دیت پڑی۔ بھارتھ مین بہری کو اندر اگھٹھ ٹوٹ پرے۔ ہری چندر سے دانی راجا
پنج کو پانی بھر۔ تین لوگ بھاوے کی بش مین سر نہ دیہہ دھرے سور داس بنی

سوی ہوئی ہر کاہے کوچ کرے۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیاں لکھ را کھین جے نندلال کی۔
ایک دیوس مورے گرہ آئی مین تھی نتھت وہی۔ رت ماگت مین مان کیو سکھی سو
ہر گساگی۔ سوچت ات پچھتا رادھکا مرچت دھرن ڈوی۔ سور داس پر بھو
کے بچھڑے تین تھانہ جات سی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اودھو سب سوار تھر کے لوگ۔ آپ توکیل کرت کجا سنگ ہمیں سکھاوت جوگ۔
بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھیں وہ روپ۔ اب رس اس پلن جبت
کی کرت لاج کھئی بھوپ۔ ان دن مین نمکھیں لاگت بھو برہ پت روگ۔ ملو کا نھر
کمارا شونی مٹین سور سب سوگ۔

۶۔ پریت کرکا ہو سکھ نہ لہیو۔ پریت تنگ کری دیپک سون اپنوپران دھویو۔ ال گن
پریت کری حل ست سون سمیت سکھ گئیو۔ سازنگ پریت کری جونا و سون سو
نکھڑ بانڈھ سہیو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھ کئیو۔ سور داس
پر بھو بچھڑے رادھکا نینن نیر ہیو۔

۷۔ نش دن برکھت نین ہمارے۔ سدا رست پاوس رت ہم کو جب اتے شام سدھلے
ورگ انجن لاگت نہیں کھون اکپول بھئے کارے۔ کچک شوک تنہ سن سجنی کچ نیچ
مبت ہمارے۔ سور داس پر بھو اسب بڑھو ہے گوگل لہوا و بارے۔
کمان لگ کون شام گھن سند روکل ہوت ات بھارے۔

۸۔ اودھو سن ناہن دس ہیں۔ ایکے ہو سو گئیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھٹین
ات شتھل بے مادھو بن جھا دینہ بن شیس۔ بانسا انگ رہی آسا لک جیوہ کوٹ
بریش۔ تم تو سکھا ستیام سند کے سکل جوگ کو ایش۔ سور داس رس کن کے
بتیان پردہ من جگ و نیس۔

۹- اودھو ہوت کما سچائی۔ جیت چہہ رہی سانوری سورت جوگ کمان تم لائی -
پالاگون کیونہر جو سون درس دیواک بیر۔ سورواس پر بھوسون بیتی کرہی
سنا وہ ٹیر۔

۱۰- ہرز پھرت پران تلج رہی ہے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھ آوے سوال مشریر
نہ جات سی ہے۔ نیش واسر ٹھاڑھے مگ جووت یہ وکھ ہم نہ مشین نچی ہے
گون کرت دکھن نہیں پائی نین نیر بھر بس ہی ری۔ تے باتین بس رہین ہیہ
مین اولٹ بچن کی ری سور شیا م بن پر ب برہ بٹش مانور ب شش راہ
کسی رے

۱۱- بھنے نچ نین انا تھر ہارے۔ سندر شیا م دہان تے سچنی سنیت دور سدھا ہے
دے جل ہن ہم ہن سکھی ری کیسے جوہن نیارے ہم چکور چاک امید تر سدھا
ہرک پرت وارے۔ سدھ بن بست آش درشن کے جوی جوی مگ ہارے سور شیا م
کینھی دوہ ایسی مرتاک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- نا تھر انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دستے
نین سکل بھڑ آئے ہرن کر مین شکو میری گسے لیجے۔ سورواس پر بھو آش
لمن کی اب کی ہر بھڑاؤن کیجے۔

۱۳- جیت ہون تیرے نام کی مالا تھرے کارن جوگن ہوونگی بانڈہ کمر مگ چھالا۔
اک بن ڈھونڈھ سکل بن ڈھونڈھاکون نیائی تند لالا۔ سورواس پر بھو تھرے
دریں کو ہون برہتی بھالا۔

۱۴- دے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے ستا مین شیا م ہا ہے پر تم جنن ہری میری
نیند بھو کہ ہے۔ ادن بن مون پے رہونہ پرت جن دیکھت نین کو دوکارے۔
سورواس۔ پر بھو مہن ناگر گو برہ کوٹو بھیوتن ادکارے۔

۱۵۔ تمہرے دیش کما س کھوٹی۔ بھوک پیاس بند گئی آل ہرن برہ لیو تن لوٹی۔
 وادو رو رہیا پولت اودو بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آے کما تم کر ہو جب تن جیے
 چھوٹی گوب سندیشو ہر پے چھوت پر تخم پریت کیون ٹوٹی سور داس پر بھو یون
 جانت ہون بیر کر نیگے کوٹی۔

۱۶۔ اودو کب آئے ہن نند لال سہیرت تھ بہت دن بیتے سب بچ بال بہال۔
 گھیر لیو چوں اودو پریم بس پوچھت گوالن گوال سور داس پر بھو تمہرے ملن کو
 پھر کر ہن پر ت پال۔

۱۷۔ شیا م و نووے رے مدھ بنیان۔ آب ہر گول کا ہے کو آوین چاہت نو جو بنیان
 وے دن دھو بھول بسر گئے گود کھلاے کنیان۔ گہ گہ دیت نند جشو داتناک
 کلنچ کی منیان۔ زمان چارنے پھرن سکھے پاٹ پتا مہر تنیان سور داس پر بھو نچے
 کامرے اب ہر بھئے چکنیان۔

۱۸۔ نند تن بن کل نہ پڑے۔ ات انوراک بھرے جوتی سب جہان شیا م تہان چت
 دھرے۔ بھون گئی سن تہان نہ لاگے۔ اگر جن ات تر اس کرے۔ دے کچکین کرین
 ادوری ساس نند تن پر جھرے۔ ہی تھین پت مات سکھا یو بول کرت نہیں سن جہرے
 سور داس پر بھو سوچت اور جھو یہ سمجھے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات پتا ات تر اس دکھاوت۔ بھرتا مارن کو موہ دھروے دیکھے موہ نہ بھاوت
 جیننی کست بڑے کی بیٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتلکے کیسے کل اوکے بن ہی ہن رساوت
 ہنی دیکھ دیت موہ گاری کا ہے کلمہ لجاوت سور داس پر بھو سون یہ کہہ کہ اپنی
 بتھا جتاوت۔

۲۰۔ ہم پر میت کرے رہیو۔ وہ دن اودو ہو بسر تاہن پھر پھر کا چو۔ دیکھے جات
 ہوا اپنی انکھیاں یان تن کو دہیو۔ یان برج کو بیو مارا یو بھو سب پر بھو سون کہیو۔

شیام سر بر کھل دل بوجن کب درشن لیتو۔ سب مسکھ لاڑ لڑاے شور پر بھو
دو دھراے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھکوری برج نہ بکری ہو۔ یہ بیو پار تھار واو دھوا یسو ہی پھر جو ہو۔ جا پے لے
آنے ہو مدھ کرتا کے ارنہ سمی جو۔ واکھ چھوڑ کے کٹاک بنواری کو اپنے ٹھکڑی ہو۔
موری کے پاتن کے کوئین کو مکتا ہل دے رہے۔ سور داس پر بھو گنی چھوڑ
کے کو نرگن نرل ہو۔

۲۲۔ رادھے نے بنشی چورائی اب نا جیون موری مائی۔ کھیلت رہون کدم کی چھپان
سب بکھین بلائی۔ بانہ پکر موری مڑی چھین لی کانھر رووت گھر جانی کر کنیان
بکھادے جسو مت بار بار اڑولیت بلائی۔ بانس کی بنسی جانے موہن سونے کی دیون
گڑھائی سر پرتے بنشی یہ آئی با بانہ منگائی۔ سو بنشی میرے پران بست ہوا ب
کیسے جات بنوائی۔ اتنی سکے گوال چھکت بھین کرشن کو کنڈ لگائی سور داس
بل جات جسو مت کا تھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر سہاری جب اکروڑ گوکل آئے کنس راج ہکاری۔ رتھ
چڑھائے لینگے مدھ پر کو کر گویہین دکھاری۔ جو ہکو بیج چھوڑا لینگے آپ جا کری
تیاری۔ تب سے بکل رہت نش داسر جیسے مین جل نیاری۔ کھان پان بھو کھن
نہین بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب منگارتے ہم آن بن تچ دی سچ اٹاری
کین سر وار اس چرن کی ہون مین سرن تھاری۔ دین دیال دیا ب کجے
بکل بے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے نہین آئے شیامرے لاکی ہر دے دیواری
کون جتن مین کروں میری آئی رہت دن تن جاری رجوین اُمنگ اُمنگ
پھر آئے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پیا نکو کون منادے کرے بہت دودھ راری۔

جاسے چچی کون کو رو رگن کی مل گئی سوت ہاری۔ تم تو بھوگ کرت ہو سیارے
ہکو جوگ تجھاری کیمین سوار بہت دن تھے مگ ہیرت یں ہاری۔
کرپا سندھ موہ ملو دیا کر آؤ دیگ بہاری۔ پیا بن یں برہن ستواری۔

۲۵۔ پھر گئیں انکھیاں شام تھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیا مل ہم گواری
وا دن کی سندھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری۔ گلین گلین ہم و دھبے پین
تم چڑھے ہاتھی عماری۔ سو تم اب مزاج بھئے ہو کاہے کاسنو ہاری۔
کر پا کر داب بیگ درس دو پھت یں برج ناری۔ حافظ داس کین کر جوی
ہو منموہن کچ بہاری۔

۲۶۔ جو گر دھڑھڑلی مین پاؤں تھری تان کون تھرے سنگ جو سرنیک مدھ کر پاؤں۔
تم بس کری سکل برج بتا مین بس کر کے تھیں رجھاؤں۔ جو گیسر پنڈت مین
گیانی تنہون آر آسنہ پڑھاؤں۔ سنگ سندن اور کھ نارو دھادیو کو دھیان
چھڑاؤں۔ مارت بند کروں رب سس گت پر بل پر باہ پر جینڈ بھاؤں۔
انہدین بجائے مین سارنگ ترنگ سہت ابارتھ بلھاؤں شینکر ہودو وال
میرے آراس مین ہوئے سنگ سنگ گاؤں۔ سو رو اس برکھان سندن
دھرا دھرن پراجل چلاؤں۔

۲۷۔ سینو برج کی دشاگو شائین۔ رتھ کی دھو چا پیٹ پٹ بھوکن دیکھت ہواٹھ دھائین
جے تم کین جوگ کی باتین تے ہم سبے سنائین۔ بار بار سندیش جو موت کت
دوارو آئین۔ ہتو کچر ہم ہون سونا تو دین بند بسرائین۔ سو رو اس
جے بالا پن مین تم یر بھوگاے سپرائین۔ تن گین کو گوال نہ گھیرت مانو
پھرت پرائین۔

۲۸۔ کیو جو موت کی آئیں۔ بہان رہو تہان تندر دلاری جیوہ کوٹ یس

ری دلی و دہنی گھرت بھرا و دھو دھرتی سیس۔ یا گھرت ہے وای سبھی کو
جو پیار و جلدیش۔ او دھو چلے سکھا جہ آئے مل دس پانچک میں۔ اب کے
برج تم پھیر سبادہ سور داس کے ایس۔

۲۹۔ مری مکٹ پیت پت پاؤن۔ تم میر تو بدن براجے تو نبشی من شیا م بجاؤن۔
مور مکٹ مورے سر سو ہے تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ تیا نبر تھرو
مین اوڑھون نیل امیر نچ تھین اوڑھاؤن۔ شیا م بچین برکھیا ن نندی من
جسودا کولال کماؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو چیسر
اٹھاؤن۔ پھیر پھیر کھ مان کر دم مین کر دم مین چرنن دھرشیش مناؤن
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلا کھ بتاؤن۔

۳۰۔ مری مکٹ شیا م جو پاؤن۔ تھر و بھیش بناے سانورے او بھت چرت دکھاؤن۔
شری برکھیا ن سنا تم باجو مین شری سند کولال کماؤن۔ تم کیول بر۔ ج
بس کینھو مین بس کرتے لوک دیکھاؤن۔ سر نرسن تم دھیان چھوڑا لے
مین تھر دھرب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سگری برج بالا مین اب موہن
تھین دکھلاؤن۔ تم جہنا جل تھکت کیوہی مین رب شمش چھن مون بلہاؤن۔
وان ہیست روکت تم راہن مین جب یاہی ٹھور سنگاؤن۔ تم برج بال چا دت
اُر مین تک تھی تک تھی تھین نچاؤن۔ ایسی تان کون من سوہن بر مھلوک کو
دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلا کھ
سناؤن۔

۳۱۔ دیا نہ تو ری کت لکھ نا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم
اکرم کرم کرے۔ تیا بچن مار بے سو پاپی سو پر ہلا دکرے۔ تاکے بسند
چھوڑا دیکو پر بھونر سنگھ روپ دھرے۔ ایک گیو جو دبت دپر کو سو سر کوک

ترے۔ کوٹ گنو راجہ نرگ، دینی سو بھو گوپ پڑے۔ غزل ششٹا ات ہی گن اگر چ
 نیچ گن دھرے۔ ستیا ہرن من دسر تھ کو بیٹ مین پت پڑے۔ بیدیت
 تیرو جس گا دے سوئل جگ کرے۔ تاکو باندرہ پتال ٹھپا یو کیے سور
 ترے۔

۳۶۔ کورے تھک شیا م کب آؤں۔ مین مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے سنگ
 دھین چراؤں۔ نے ہر ادو دھو نچ گئے ہمکا جاے بے کبری کے داؤں۔
 تاہی سے اک بھنور ٹھا پو اڑ بیٹھو را دھا جی کے پاؤں۔ اوڑو بھو نراب جاؤ
 یہاں سے تھری صورت کے نظر کماؤں۔ ہم کا جوگ بھوگ کبری کو برہا
 جرت اکر کل نہیں پاؤں۔ بھشم رمانے پن کے مند راب ہم جوگن
 روپ بھاؤں۔ نین چلت پنہ نہیں سوچھے جب سے بھٹ گئے
 من بھاؤں۔ سور داس او دھو کچھ کہ گئے را دھا کرشن کرشن
 رٹ لاؤں۔

۳۷۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ دھرو۔ سم درشی ہونا م تھارو سوئی پار کرو۔
 ہارے پر بھو ادگن۔ اک ندیا اک نار کھاوت سیلو پنر بھرو۔ جب مل گئے
 تب ایک ہرن بھنے گنگا نام پرد۔ ہمارے پر بھو ادگن۔ اک لوہا پوجا مین رکھت
 اک گھر بھک پرد۔ سور بدھایا وس نہیں راکھت کنجن کرت کھرو۔ ہمارے
 پر بھو ادگن۔ اک مایا اک برمجہ کھاوت سور شیا م جھگرو۔ کے یا کو نرابا ہ
 کرو پر بھو نہیں پر ن حبات ثرو۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ
 دھرو۔

۳۸۔ ان مین کون را دھکا رانی۔ ہنس مرن بن پو چھت سکھین سے گوڑہ بچن
 مرد بان نیلیسہر جا کے تن سو سے نکھ پرٹ لپٹانی۔ سو کیت

برکھبان نندنی مدھر مند سکبائی۔ رس کے بس کینھے من موہن صنیت چتر
سیانی۔ ورشن بن ترسین دوونینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برعھا جاکو دھیان
دھرت ہین سورادھا مہرانی۔ سورواس سشن کے کاج گرد دھر
ہا تھ بکائی۔

۳۵۔ آج رادھکا نے روپ بنایو۔ ایلی الگ تلک کیسر کو تاج بندن بوند سہایو۔
مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑ سر بھان سول کھائل آیو۔ دیکھت بت کت
نہین آوے کھ چھب اپا اند لجا یو۔ کان کی بیرین ات راجت مانو دن رت
چکر چلا یو کنجن کچت رچت بنالا بھوہن کے نگ بھرن سہایو مانو مرگ امرت
بھر بھو جن پیت نہ نبت دیت دھڑکا یو۔ چوون دیک او دیوت بھون مین تر
سکچ شرنالگت ایو۔ اتنی پر نہین ملت سور پر بھونے دوتن درپن دیکھلا یو۔
۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہٹ ہرے۔ تھرے ترے ہر نہی بجاوین شا کھا ٹیک
کھڑے ادھم تلج لاج نہین تم کا پھوکن پھیر بھرے۔ ہمری آس تنک چھایا کی جب
تب ہوتا کھرے۔ تم نہ مری برکھبان نندنی بھٹیت آگ بھرے۔ جیسے جل بن
مین دھکت ہی جل ہو کے جو جے کنجن کنجن پھرت رادھکا نہین نیر بھرے۔ جو
آوین سوئی شکل گادین سن سن حال جرے۔ سورواس سوامی تھرے درس
کو برج باسی لہرے۔

۳۷۔ ڈسوہین شام ہو جنگم کارے۔ روم روم بس چھائے گیو ہی چتوت سوانسا
ڈارے۔ بیگ بلا ڈگر گو پالی جو یس کا اوتارے۔ جتتری کرت مہتر نہین
لاگت کراو پائے سب ہارے۔ بن برجراج پیر کو جانے جو یہ کچھ کو اوتارے
کہا کہون کچھ بس نہین میرو مید گئی سب ہارے۔ برہ بھاک کی پیر مین ہوسو نہ
ڈارے مارے۔ بھلی کری اودھو تم آئے بند دے چلے ہمارے۔

سور داس گرد و کرب آئے ہیں کبھی ہیں یران بارے

۳۸۔ ابی راکھ لیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈر یا پار تھ سادے بان۔ کر شر سادے
ڈھکیو پائی تھی او پر اوڑت سچان۔ دوو اور بھو ڈو کھ میرے کون اور باے
پران۔ رام کست پر ہلا داد بارے سا کھی نگم پران۔ سن کی دبدعا چھاڑ بھنگم
واکو دھرو اب دھیان۔ ہر سرت کچھ ڈسو پار تھی کر سی چھو ڈوان۔ سور شیا م
شر لاک اسچانے جو جو کر پاندھان۔

۳۹۔ بھومن رام حرن دن راتی۔ رنسا کسن جبت کو مل پنام لیٹ الساتی۔ جا کے
چے کٹت وارن ڈکھ تینون تاپ سرتی۔ کست پوران بھجن رگھر کوسن جوراٹ
ہیہ چھاتی۔ شر داس مت سوشیل سوہر جن کرک صلاح شہاتی۔ رام چندر کو نام
اسیرس سورس کا ہے نکھاتی۔ سمت سورہ تالے اکتیسا جیٹھ ماس چھ سو اتھی۔
تکسی داس اک دنی لکھت ہیں پر تھم عرض کی پاتی۔

۴۰۔ دہان گت نیک چلو تندرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتین دووہ ملاوٹ پانی۔
ہم سے تم سے بیر کمان کو ہمیں دکھاوے جوانی۔ میرے شرکی سرخ چوڑی
ڈرس گورس سانی۔ یا بچ کو بسیو ہم چھاڑو بے نشے کر جانی۔ سور داس
اوسر کی برکھا تھوڑے جل او ترانی۔

۴۱۔ پوچھت جننی کمان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ سندر مانگ
سنواری۔ بھیت کھیلے گئی تند بیا بھر جسو دا میا یہ مانگ سنواری۔ کھانے
کو دیو ما کھن مصری اوڑھن کو دی سندر ساری۔ ہو کر پکیر پاس بیٹھا یو تم کا
لگاے ہمیں دین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھوٹا تن تب بدھنا
تن گو دیساری۔ سور داس سنتن کی دایا سن مان دھپت بیاہ
بچاری۔

۴۲۔ کیو جھین جو گنی راوھے۔ جب تے ہر مذھ پوری سدھارے تب تے سگل
جوگ ہم سادھے۔ سوانسا ائل آس آون کی سیلی شیا م نام کی بانڈھے۔
دھونی دھوان ہیو وندکت ہونش دن کرشن کرشن انوراوھے۔ چھیدے تن
بیدھے برہا نل او پر رہی مین شر سادھے۔ سور شیا م موہن جان تیاگ
گئے جات ناہن کون اپراوھے

۴۳۔ او دھو شیا م سینی کاکے۔ ایسی لیا کینھی برج مون بھیل ہے جس کے
جب رتھ ہانک چلے مدھن کو گوپن روکے ناکے۔ ات تھرا او ست
گوکل نگر می بیچ پڑے ہن جھانکے۔ مورکٹ کی اوٹ ٹک رہے بیٹھ قدم
تر جھانکے۔ آٹھ ماس نواو در مون را کھو بھتے نہ اپنی ماکے دو دھو ہی گوکل
مون کھا یو نیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جاے دوار کا چھائے
کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو لاگت گل
مون ٹانکے۔

۴۴۔ سٹو جو ست تو رکھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار مچائی۔ مین جہنا جس
بھرن جات تھی۔ بانہ پکڑ موہ تلج نچائی۔ ماتھے مکٹ انو پم سو ہے۔
کھ سو بھا کچھ کسی نہ جانی۔ پانکے بھاری پر بھوکے درسن کو بنے کرت
ہو سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام محمد دو دھجک پیارا۔ ایسا پرش مت بسر او دین کا کھنہ تھارا۔
جگت بھان پر کاشش بھنے ہن سب جگ بھو ہو او جا را۔ پتھر کر دیو ہے
نیارا۔

۲۔ بادرو ہرکھی گیان ہمارا۔ بالا پن کھیل سکھیں سنگ بھولو قول مسترار ا۔ جب سدھ آوے پیا اپنے کی کاپست تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان ہمارا۔ گوئے کے دن انکچانے پیا پھوانو بارا۔ چارکار ڈولی لیے ٹھاڑے اترے ہن آئے دوارا۔ بدائی مانگت بارا۔ سنگ ہیلی دکھن آئین چھوٹ ساتھ ہاٹ مات پتا وداع کردیو ساعت کو کیونہ بچارا۔ اب پردیس سدھارا۔ بھوگ دلاس بے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردارا۔ چھوٹو داس بھئے اب اکیلے کوٹو نہیں سانھی ہمارا۔ دانا کرے اپکارا۔

۳۔ برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ لہرائی ہیہ بیچ گیو ہے سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوت کیسی یہ پریت لگائی۔ نہیں موسے جات چھپائی برندا بن کنج گلی مان مل گیو کرشن کھائی۔ کست ہلتی کچھ کسین نہ پانی کیسو ہڑوٹھ کھائی۔ کرت ہم سے چترائی ہو ری نہیں برجوری ساورے کجا سون آکھ لگائی۔ یہ چل بل تو روا یک نہ چل ہی ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور لگائی۔ جب سے بھتے متوارے **ح**ا دم تب سے بھئی رسوائی۔ بھاگ کی لاج تو رے ہاتھ ہر موہن گھٹ ہی۔ مون صورت دکھائی موری اب تو بن آئی۔

۴۔ برج موہن سکھی ری مین نارہ ہون۔ بن تقصیر شام گریا دین ریت بھرے کے سیون۔ دھرتی کہا ملک بھر مارا اتے جاے بیون۔ آصف برج اب ہن نہ پیون۔ مین تو گوپی غریب ذات کی تم من نا براے ہون۔ تم شام بیان برج نایک تا سے رار بھپون۔ چھوڑ برج کون اتے جھون۔ کر کے سنگارا اور پھرا بھو کن مین دوہ بھین جھون۔ جھنڈ جھنڈ سکھیں کے

بچ نہیں گاری تھاری سیون اپنی مر جا دے ہوں۔ جو سن آوت سوکھ
بھا جین ایسی ناب سیون۔ بست نہیں اُن کے کچھ گھرے جو ایسی
کوہیون نکس کون اتے جیہون کچھن داس مناوت موہن انجیت ناب
کیون۔ شری کرشن کہین کر جو رے اپنی بانہہ بیہون۔ بہس کھو جن
مین اب جیہون۔

۵۔ موری مانو سیکھ دوش کندہ رگھیر تے بیر کرونا۔ سو جو جن مر جا دوسندھ کی سو
کوئی باندھ سکے نا۔ تاہ باندھ اترے رگھنندن سنگ بھال کپ سینا۔
سمر کو وجیت سکے نا۔ ہو ری سی لنگ جراے دی ہوا ب تم بھاگ بچونا۔
کر کر واپ بیر سب تھا کے پاوک پرل بھجے نا۔ جگت کچھ ایک چلے نا۔
تم جیوت او بات ہمارو سانچی کو پیہ بنیا۔ کینھی رار نہیں براہیوتا سے
جائے ملونا۔ بھاگ تہون لوگ بچونا۔ مین تر یا ہو بھانت سکھاؤن نشچر کان
کرے تاہیسی داس موڑھ بھو راؤن پھوٹے ہیہ کے نینا۔
تھر کچھ سو جھ پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر ہو ری مچائی۔ باجت تال مڑنگ چھا بھر ڈھپ منجیرا
شہنائی۔ جمیر گلال کے باد چھائی کیسر رنگ برسانی۔ کھوب سب ہو ری
مچائی۔ آوت تے آئین سگھ راو دکھات تے کنور کھائی۔ ہل مل بھاگ پر پکھلین شوبھا
برن نجائی۔ نند گھر نجت بدھائی۔ بھلا برج سن ہر ہو ری مچائی راو دکھاسین
دلی سکھین کو جھنڈ جھنڈ اٹھ دھائین۔ لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور کو پر بس
پکر شنگائین۔ لال کوناچ نجائین۔ بھلا برج مین ہر ہو ری مچائی۔
چھین لیو کھ مری پتیا مبر سرے چوڑی اڑھائی۔ بیندی بھال نین کچ کا
چرنک بیسر پینائی۔ منوسئی نار بھنائی۔ بھلا برج سوانا

سسکت ہو کھ مور مور کے کمان گیتن چترائی۔ کمان گئے اب نند ب جی
کمان جو مت مالی۔ لال کو لیست چھڑائی۔ بھلا برج مون ہر ہولی مچائی۔
بھاگ لیے بن جان نہ دیون کرہو کوٹ آپائی۔ لیون سکار کسر سب دن کی تم ہو
پچگل چالی سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہو ری کھیلٹ اودھ بہاری۔ کریٹ کھٹ کرا کرت کنڈل کام کوٹ بلہاری
لچھن ہاتھ رنگ گئے ٹھاڑے رام ہاتھ پککاری۔ باجبت تال مردنگ جھانچ
ڈھپ اور بخت کرتاری۔ اڑت گلال گھٹا گھن گھورن پے عبیر کھو ماری۔ ہل مل
بھاگ پر سپر کھیلٹ شیو سادھ ہڑاری۔ ششیا مل گور کشور منو ہر پر پت رنگ
ات بھاری۔ ات میں رام سکھا سب چھر کت اُن میں راج دولاری کیستی مچی
گلین میں گوری داس بلہاری۔

۸۔ ہو ری کھیلٹ جنگ دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے ہن کخن کی پککاری
گور بن نیلا مبرا ڈھے کھ پر میسر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری پتیا مبرگی
کچھنی کاچھے سر کے بیچ سنبھاری۔ لچھن اور بھرت روپ سودن پھنیٹ گلال
سنبھاری۔ سکھن کے کھ پر یاری۔ جا کو بید بھید نہیں پادت شیش شاردا ہاری
لچھن سنگ پھرت کخن میں نے جھیر کھ ماری۔ سکھی سب دیو ہن تاری۔
گلین گلین دھوم مچی ہو بھاگ کھیلٹ نرناری۔ گوری داس کست کرجو
ہر چین بلہاری۔ بیگ سدھ لیو ہاری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیر رنگ ذرا میری اور پچائی۔ شری برنڈا بن کی
کچ گلی میں لائے ہن گوال بلائی۔ ات تے رنگ چلتا دودھے کو سکھین لے
سنگ دھائی۔ گھیر چوں اور سے آئی۔ نند نندن کو پکڑ لیو ہو بھلو امین لیون
منگائی۔ سبز گھن گھری سرخ چونڈی بھاسن روپ بنا مچی۔ کرشن کو ناس

نچائی۔ شیا، اشیا، مچھاگ، دو، دھیلٹ، آسنہ، رنگ، مچائی۔ ایسی دھوم مچی برج
بھتیتر، شیو، دھین، نت، جانی۔ بھیکہ، گوی، کو، بنائی۔ حاجت، تال، مردنگ
جھا، بھڑ، ڈھپ، اور، حیت، شہنائی، گوری، داس، اس، چہرن کی کاہے کو
دیر، لگائی۔ سرت، ہاری، بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو، دیکھو، ری، گوری، ہوری، کو، کھلیا، نیٹ، لاج، نہیں، دیا۔ دیکھو، دیکھو، ری
گوری۔ چھمک، چھمک، پگ، گھنگھڑ، بجات، ناچت، تا، تھئی، تھئی، تھئی، تھئی۔ دیکھو
دیکھو، ری۔ دے، دے، گاری، ماری، پکار، چچی، چو، نری، بھار، ڈاری، کنور، کنھیا
دیکھو، دیکھو، ری۔ برج، ری، موری، بھیان، مرد، ری، ساری، رنگ، بوری، پھوڑی، دو، دھ
کی، ملتا۔ دیکھو، دیکھو، ری۔ پر، پس، بھئے، آن، بھنسی، ہون، پیا، عظمت، ہو، سے، کرت، ہنسیا۔
دیکھو، دیکھو، ری، گوری، ہوری، کو، کھلیا۔

۱۱۔ میں، تو، کر، پاندھ، مشن، ہماری۔ چھترتی، راجا، درجو، دھن، لاگی، سجھات، ہماری۔
بیٹھے، سجھانت، سجھانت، کے، راجا، تن، بچ، کرت، اگھاری۔ کہا، ہی، مرضی، ہماری۔
میں، تو، بھروسے، ہمارے، رہت، ہون، سدا، ہی، گنج، ہماری۔ او، بیگ، دیا، اب، کر، کے
نا، ہیں، تو، ہوت، اگھاری۔ لاج، جا، بنواری۔ چیر، پر، پیش، بھیو، پر، بھو، تیرے، بڑھو، لیشن
ادھکاری۔ انچت، انچت، بھجا، تھکت، بھئے، بیٹھو، مان، من، ہاری۔ چھانڑ، دی
دور، پر، کاری۔ کہیں، سردار، سدا، کے، رچھک، رادھا، من، مرا، ری۔
آے، دیا، ل، بھئے، داسن، پر، راکھی، لاج، ہماری۔ کری، ہر، سچ، کی، تیاری، میں، تو
کر، پاندھ، مشن، ہماری۔

۱۲۔ دو، دھچی، نہیں، آئے، کھائی، لُن، موری، سرت، بھولائی۔ ایسے، بھڑ، بھئے، اب، موہن
جو، دی، بھو، بسرائی۔ درشن، بن، ترست، میں، نشن، دن، ان، کبری، کی، سچ، بنائی۔
ہیں، برج، مون، ترسائی۔ ہکو، سوچ، تمھار، در، بہت، ہی، چھن، چھن، جیسر، کلائی۔

چونکہ چترک گروپت سچ پر روے روے نیر بجائی منون سیکھو ا جھلائی -
 جیون چترک سوانت کے کارن نش دن بڑ لگائی - تیسے پایا میں نیرت
 کب مل ہو جد و راری - تھا سگری سٹ جائی - کہیں **سروا** رسل برج
 بننا کرین شوح ادھکائی - تاہ سے آئے جد و تمدن ملین ہے اٹھ دھائی گئی من
 جیون پھرائی -

۱۳۰ - نہیں مانت حبثو واسعتیرو - میں دوہ ہمیں جات سکھی ری موہ مارگ میں گھیرد
 دوہ مٹکی لیکے سہ پکی پکڑا ہر جھک جھرو - کہا نہیں مانت میرو - ناکون انصے
 آے موسن ناکون اور بیرو - ہم جانیں ہم کو تم جانو یا ہی دو ہون کو کھیرد -
 رار کے ناہن نبیرو - جاے کے کیون کفس راے سے ہر برج داہی گھیرد
 سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے تاتے تھیں اب ٹیرو - ہر جھپو بہت ڈھٹھیرد - کہیں
سروا اگر کہیں سب سکھیاں دیکھی سکھا کھنیرد - لوٹ چلین اپنے اپنے
 گرہ دیکھو شام انیرد - بے پکروند چیرد -

۱۳۱ - جب سے سکھی رت پھاگن آئی - پھاگن پھاگ بے سکھی کھیلین بن پیا کچھ
 نہ سہائی - اٹھت پیر دھیرتن ناہن برہ تھا ادھکائی - کون کا سودھ جائی -
 جب سے گئے موری سدھ بسرائی کچھ پتیا نہ ٹھائی - ہیرت مگ بیتیت
 نش داسر نہیں آئے پیو ہر جائی - پیت کون اتے لگائی جو کوئی آئے
 سندیس سناوے تلکے میں یون بٹائی - جنم بنم کی چیری
 کہاؤن کھلے کا غلائی - کست ہون رام دوہائی - ایسے سے میں
 پیا مورے آئے کرلیون من بجائی - **نرپت** ہر دے لگے
 پریم بس سب دھو دیون بہائی خوشی سیران ادھکائی - جب سے
 سکھی رت پھاگن آئی -

۱۵۔ ستیان نے موری سُرت بساری۔ پیا بن جو بن باوجات ہو ہی شوچ جیہ
بھاری بہیرت باٹنن آندھر بھتے پتیاں نہ چھٹی اناری بیٹھ رہے کرچکاری
جوگن ہوئی کے بھبھوت رما تی۔ پرکسم رنگ ساری۔ لوک لاج کل کان تیاک
کے رستی مین بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ آتاری۔ بہرا بھاتن جوجات
ہولاگی کریجے دیواری۔ بیگ بھجات آئے جو نروئی تچ ویتون من کی نلیری
پورن کروا س ہاری بھیمین واس سنگ سوتن کے کئی مت
پلٹ تمھاری۔ بس کرنے کی جگت بہوجانین موہ گیتن پر تاری۔ بڑے
تم چتر کھلاری۔

۱۶۔ برج کے کا نڈھ ایسی مری بجائی۔ سودت تھی سکھ چین اٹریا مری بھنک سُن پائی
مایکل ہوئے کے مین اے ری سکھی ری اٹھ پلنگتے دھائی۔ پھرون جیسے
گھبرائی۔ مری کی تان بان ایسی لاگی گھرا نکٹانہ سہائی۔ گھاوہ گھاو لگیو ہر دے
نچ بیدانہ دیت دکھائی۔ جوادکھد وسیع بتائی۔ جب نے گیو مدھ پور من
موہن کبری سے پریت بڑھائی۔ تب تے گئے کوئی پاتی نہ پٹھی ہری سُرت
بسرائی۔ تنک تھیں لاج نہ آئی۔ جو بن جو رہے میسری آئی رت بھاگن
کی آئی۔ خوشدل پایا کا مین پاؤن سندران تب جیرا ہسانی گت
مین رام دھائی۔

۱۷۔ سکھی ری اب رت بھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پر دیو اچن چن جیہ
اکھائی۔ بھو جن بھون سے ہم تیا گے کل کی لاج گتوائی۔ دھیان اُن ہی ہون
لگائی۔ کون سی چوک ٹری من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا حیاگ بدیس
اکیلو متھر انگری بسائی۔ پریت کجا سون بڑھائی۔ ناگو و آف جات بڑے
جونین پاتی پٹھائی۔ بھول گئے سب نہہ کی با مین کمان گتین چترائی۔

۲۰۔ اب تو لب نہیں دیت دیکھائی۔ بار بار مورے گرہ آدین نگری کے لوگ چوائی
گھر گھیر دنام دھرت ہین ستیان سے لاگ لگائی۔ سو اکدن پت موری
جائی۔ پت تو موہن تھرے ہاتھ ہر پت گتے پت نہیں پائی۔ ایسے
جتن سے پریت بنا ہو چہ چین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیاکل یا ن نش دوس رہین سب برہا تجا سر سائی۔ پتھر پتھر دھرتی گرین
سکھیاں تم بن کرشن کھائی۔ تھیں دیا نہیں آئی۔ پریت تمھاری عطر سو گند
ہو مل مل انگ لگائی۔ ادھت سو گندہ پاس بھلی آوے آپے آپ بسائی
پریت نہیں چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سا نورے سنگ سکھی مین جیون۔ ہوئی ہوئے ہوئے سو اب ہین جس
اچس کا نہ ڈرے ہون۔ کمار ساسے میرو کو ذکر ہے برج سے پران
گنویون اب برج مین نہیں رہ ہون۔ آخر سب مل نام دھرتی اور کما
کوہے ہون۔ مات تپا ہٹکی نہیں من ہون جاے کے کٹھ لگے ہون۔
پران نہیں کٹھے ہون۔ پتھر پتھر جیرا مین ان بن کب لویان ترے ہون۔ جو
چاہن سب نام دھرتی اب مین نہیں نیک ڈرے ہون۔ نکس کون
اتے زیون۔ من مانے سب لوگ کت ہین سو کب لو کوہے ہون۔
تا سے تچ برج کو اب سجنی جاے کون انت بے ہون۔ حافظ مر جاد
بچے ہون۔

۲۲۔ ہرے جاے یہ کوڈ کوہی۔ جاد نے برج راج تچو برج تادن نے
بسروری۔ بھو کھن بن آسن سنگھاسن سوانس اد سانس رہوری۔ تھا
اب کا سون کوری۔ آئے بسنت کنت نہیں آئے پتھر دلوک رہون ری
کوگل کوک ہوک سم لاگے برہا ہر دے دھوری۔ چھین تن دیت جھکوری

تریدہ سمیر تیرسم لاگت پیر نجات سواری۔ پلو پنج کنج مدھ کر دھن سمن سماج
دھوری۔ دھیر نہیں جات دھوری۔ جان انا تھو ہست کرسم انتہا کرن
پر دھوری۔ چھپیم کرن ہر آون سن کے تاتے پران رھوری۔ بتھا کچھ دور
گنوری۔

۲۳۔ نشی بٹھوی رہین دھوری۔ نند لال برکھان لاڈلی سمست پر تھم کر دھوری
مور کسٹ مکر کرت کٹھل وارون ری دت ایک تھوڑی۔ شرون جھک پن
کھوری۔ نشی تان گان گھن دھن سن من دھیان مڑ دھوری۔ کنکن جھنک گھنک
گھنگرن کی گھگ مرگ موہ لیوری۔ چھکرت بن دیو بھوری۔ کیسر رنگ اناگ
تک مارٹ آتن عبیر ملوری۔ شری برکھان ستا سکھین سنگ شری پست
یانہ گھوری۔ چنے کھوڑ ہنسوری۔ تریدہ سمیر تیر جہنا کے یادہ پھاگ پھوی
چھپیم کرن جن ہست کر پاندھ برج ما پر گٹ بھوری۔ سکل دھک
دور کر دھوری۔

۲۴۔ گوریا بھئی پن جو بنوان کے باری۔ کھیل تھی اپنی لڑکیاں سب سکھین بانجھ
اوگھاری جب چھتین پر آگے جو بنوان بانہ کپر ٹھاری کھیلن ست جاؤ دلاری۔
بیاد کے باجن باجن لائے انگنائین ہوت تیاری۔ آگے آگے موئے سنیتان
چلت پن پاچھے سے ڈولیا ہاری۔ بھئی سرے کی تیاری سبے سنگھار سجن
پرے ہم کانٹی رسوم سچاری۔ جہرے سنگ کی سکھی سیلی تیج تیج مانگ سنواری
بھئی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہری تم سدھ بسرائی۔ آپ تو جاے دوار کا چھانے جمن بیان لمبائی۔
کیل کرین کجاسنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی۔ نئی یہ چال چلائی۔ کاسون کہون
اودھو دھو اپنا نہیں کو دودیت دیکھائی۔ ہیر سیرہک نین تھلکت

بجے آئے نہیں کرشن کھائی۔ دھون کو نے لمبائی۔ جیسے دھکت جل ہین مچھریا کلپ
کلپ رہ جاتی۔ تلچھ تلچھ جیو جات ہارو نہیں کو ڈھلپست اوپائی۔ ملین ہر کا جو دھائی۔
دین دیال کر پاب کیجے دیرشن آئی۔ مئے جنم برہنی پاوین روگ تجھاسب
جائی۔ حافظ رام دوہائی۔

۲۶۔ سنو سکھی آج بلم ہے کون کا کھا۔ گوکل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا نڈگانو
برسانا۔ کھیلست ہوے ہین کون برج کی سکھن مون اے ہین تو کر ہین بھانا۔
تے ہین نہیں صاف ٹھکانا۔ ہم سے کے چلو سیج بناؤ تھر اکھا ہم مانا۔ ہم سے
چترناری کو ڈو برج مان تا کو دیکھ لھانا۔ ہمین من بھایو ستانا۔

۲۷۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ شام سنگ کھیلین۔ ات رادھا ات سری
نندنن دو دل رنگ رچوری۔ برمھاوک بھئے مکن گکن پر شور مچو چون اوری
شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ کپڑو چند راول دو جو لٹا گوری رادھے
چھین لئی مدھر مریا پتیر پچھڑی۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری نیتی کرت
آدھین سانور و رادھا کرت ٹھٹھوری قمر حست دھن دھن نندن دھن بھجھان
کشوری۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔

۲۸۔ نہہ گومیرو شام سندرسون۔ بھلا نہہ گومیرو شام سندرسون۔ آو بسنت
بجئے بن پچھئے کھیتین پچولی ہو سرسون مین پیری بھئی پیہ کے برہ سے
نکست پران ادھر سون۔ کھو جے نبشی دھر سون۔ بھلا نہہ گومیرو گن
مین سب ہولی کھیلست ہین اپنے اپنے برسون۔ پلے کے بر دگ جو گن ہوے
مین مگیسی دھورا اڑاوت کر سون چلی متھرا کی ڈو کر سون۔ بھلا نہہ۔ گومیرو
اوو ہو جے دوار کا مین کہو اپنی عرض برہا ہرسون۔ برہا تھاسے جہا
موت ہو جب سے گئے تم گھر سون۔ درس دیکھن کو مین تر سون۔ بھلا نہہ گومیرو

میر و شیا م سندر سون۔ ہر شام ہوری اتنی عرض ہر کر پاستدہ گرد ہر سون۔
گہری ندیا تاؤ پرائی ابکی ابارا د ساگر سون۔ عرض ہوری رادھا برسوں۔
بھلا نہیہ گلو میر و شیا م سندر سون۔

۲۹۔ کرے کون بہانا گون ہر انگچا نا۔ بھلا کرے کون بہانا۔ سب سکھیں ان چوڑی ہوری
میلی دو بے پیا گھر جانا۔ تیجے ڈر موہن ساس نندا کا چوتھے پیا
دیہین طننا۔ گون ہر انگچا نا۔ کرے کون بہانا۔ پیہم نگر کی راہ کٹھن چروہان
رنگر نر سیانا۔ ایک بورو دیو چوڑی سون تاسے پیا بچا نا۔ گون ہر انگچا نا۔ بھلا
کرے کون بہانا۔ راہ چلت ست گرے و جہن ان کا چو نام بھانا۔ جب
کر پان کی ہوے ہر مور تبا لگ جو ہے ٹھکانا۔ گون ہر انگچا نا۔ بھلا
کرے کون بہانا۔

۳۰۔ نندا کی نندا دیکھو ہوری مچائی۔ مین جنا جل بھرن جات تھی مارگ۔ بچ نکائی۔
کچھ لئی ہوری نازک بہان ساری لگیا بہائی۔ دیست مین رام ڈو پائی۔ بھلا نندا
کے نندا دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت ہن ان مین اچانک آئی۔
جات رہی ہوری ماسٹھے کی بندیا ڈھونڈھ پھری نینن پائی۔ ساس اور
نند رسائی۔ بھلا نندا کے نندا دیکھو۔ کیس چٹاک مور آسے نوا یو ایسی
کینھی رکھائی۔ برجوری ہوری چھینی مسند ریا نازک مڑ کی کلائی۔
مشتری پیا کو لاج نہ آئی۔ بھلا نندا کے نندا دیکھو ہوری
مچائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیل ہوری۔ عبیر کھال دو کر لینے گھو نکھٹ
گول ملوری۔ بھر پکاری سنگھ کاری چوڑ رنگ تے ہوری۔ شیا م سکھ
ڈھینڈھ بھوری۔ ارے سانورے برج کھیل ہوری۔ بانے بہاری

داس چرن کو ٹھاڑھو ہو کر جوری۔ بیگ کر پاکیجیے نندن ندن سدھو نابسا رو
موری۔ سرن اتوین گیوری۔ ارے سانورے برج کھیلت ہو ری۔
۳۲۔ اری سکھیو مانگ سنوارو ہاری پیالین کی ہوت تیاری۔ بالا پین سکھین سنگ
کھیلو چھوٹ ہماؤکھ بھاری۔ کون جتن کر پوچھہیوں کیسے کرب ر بکاری
بڑی گت ہو ہی ہو ہاری۔ گونے کے باجن لگے ڈلیا دروزو اپہ ٹھاڑہی
لوگ کٹم کے رودت سارے پٹیت باپ متاری۔ وداع اب ہوت
ہاری۔ ناموہین گن ڈھنگ یارے جو نیوان باری سمجھ ہاری۔ ہو لی
کھیل ہم کیسے پیاسنگ ہم ہین نیٹ اناری۔ پیامورے چتر کھلاڑی ناگن
سیکھے ہم کو نادر تر گن گھیرے بھاری۔ ناکو ڈاب سدھو کو کیو یا آس نبی جی
تھاری۔ کرین آپے چھکاری۔

مٹھری

۱۔ موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے بست ہو آن کی صورتیا اب
موہن بھئے میت۔ جیت مرت ہین نین بھرت ہین بھول لیکن سب ر سکی تیان
منظر کنھی ان ریہ۔

۲۔ متوارے نیننان تہارے پیارے۔ جھوم آئے جیسے بدراکارے
لٹ چھکانے عبیر لگائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے۔ چھپاے لیلاد کھیلایکے
کھڑا ہتک کر جو اپہ برچی مارے۔ جاے آپ پر دیوا چھائے جاے جیسا
موراؤکھ کے مارے۔ احرے۔ جاے تھک تو ری پنیان پرت ہون ہوئے

پایا کی کھیر یا لارے۔ جاے کو کوئی منظر پایا سے جیہ جاٹ مورا تو رے مارے
متواریے نینیان۔

۳۔ بنسی کو بجا کے سنا کے سکھی من ہر لہیو کر باور یا رے۔ گنج سمیپ جہنا کے
تٹ بسیا بجاوے ٹھاڑ ہو کر دھریا رے۔ چپل نین چتون چپل چپ بھٹون ٹٹکاوت
بنواریا رے۔ بہن دھرن ادھرن مرنی کی سدر تا کو ساگر یا رے للن پایا دھب
کے داری جگ جگ جیو شالمیا رے۔

۴۔ تنک بجاے جو رے بسیا کے بجا۔ بسع دن چھچھ پورے گھر آئے ہودھن
دھن بھاگ بل جیا۔ للن پایا پر کر و کر پاپ بگرے کے بنو یا۔ تنک بجاے
جیو رے۔

۵۔ جھولا چھولن مین نا جاؤن ری کاہے کو کھائی بہیان گت جارے۔ روپ
کی نویلی ہون اکیلی نا سہلی کوئی کرت ٹھٹھولی سوے جیون جیون ہلکت تیون تیون
مانت مارے۔ جانت کھائی ہون ڈھٹھائی چترائی توری کرو لگرائی تھوری تم ہی
انو کھے للن پایا چھلا رے۔

۶۔ چھل بلیا چھیل چھل گیوری وہ تو شیا ملی صورت وارو شیا ملیا۔ ٹھاڑھے سو پڑا
اپنی اٹریا آن سنائی سوہ یا سہریا۔ یوس کیو موہ لیو للن پایا ان بنسی
والے بن ملیا۔

۷۔ پران پتا اب اے پر بھات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ بالم
تڑپ گنوائی رات۔ جاو جی ہٹو چلو موری بہیان نہ گوسیان جن چھو تو
ہارو دکات داہی سوتن کے مندر پدھا و جہان نش جاگن جات۔ موے
نہ بو لو گھو گھٹ مت کھو لو یہ ڈھنگ جہن نہ سہات۔ اب تاہن بو لون گی
مین تو سے سید روی تمھری دھوائی کھات۔ للن پایا توہ کا یہ

چل بل کون سکھائی گھات

۸۔ پری یہ کون تمہاری بان جو چھڑ پڑت ہو نہ پرت ابلان۔ کل کے کا تھ بھئے اب
ر سیا انگٹ جو بن دان۔ چھری گو دکھلائے لڑکا اب تم بھئے جوان۔ پتا تھائے
نندرا سے ہین جسو مت مات سجان۔ بل داؤ بھرا نا لگھ تھرے نام تمہارو کان
مین داسی برج باسی ابل تھری مات سان لین پسائین جانت تم کا چل
بھٹ مار نہ ٹھان۔

۹۔ کدرو کو میری گینان کیسے بھیجوں پاتی۔ ایک تو سونی سچ ناگن دو بے کاری رین
پاپن تیجے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی۔ کدرو کو میری گینان۔ ایک تو آدھی رین پھریری
دو بے موہے برا گھیری پہیا کی دھن دھن سن سنندھین آتی۔ کدرو کو میری گینان
کیسے بھیجوں پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو موری پیت نہ چھوڑو رے۔ پیت لگے موئے ننھ نہ موڑو لے
دیکھو دیکھو پنیان پڑت نتی کرت ہون۔ سلطان پسامو راجاست توڑو لے
دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیوٹ ورجیش مراری سن چکرت بھین برجناری۔ سو رنگٹ سر وھاری
الکین سوہن گنگھواری۔ کنڈل کی جھاک نیاری۔ جمال انگ سچ کاری۔
وھر مٹی اوھر سدھاری تب شور بھیج برج بھاری۔ سن دن سکھن تن جاری
سکھن پنیان کی ساری۔ سب لکین کرن جھاری۔ لوشے پیسہ ساری
سکھن موتی لک سبھاری۔ پڑو لک لاری۔ سوار ہرے بھاری
تم آؤ رنگٹ بھاری۔ سکھن لاشہ میل آرڈواری۔ تب سٹھ ہول کی بیٹاری
کیوٹ ورجیش مراری۔

پس کسکھی دھون دھیر۔ جب سے گئے میری سدھ ہونہ لینھی ایسے

ٹھہرے پیر۔ کھان پان بھوکھن ہم تیا گئے تیا گئے تن سے چیر لیش دن بدن بہت
لگ آئی باتے ناجیہ دھیر کہیں سردار لگا دوسو پار یکل سب سکھیاں لوجہ دھیر
بیابن کیسے سکھی دھرون دھیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچہ تلچہ بھو بھو۔ ناہر آئے نہ مین بجائی تا بن بولے مور۔ مگری دین موٹھ
تلچہ تلچہ مٹی برات جاتن جو رنگ ہیرت درگ میرے تھکت بجے جیسے چدر چکور
کہیں سردار نہ بھاوے کچو کار لو تم پیارے میرے چت چور۔ سکھی ری
تلچہ تلچہ بھو بھو۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا مگری بیج مون شور بھو بھو چکل بھین سکھیا بھال
وشال تلک کیسے کو نہ چھکین انکھیا۔ بھنسی آئے کھک بر نہ تھکت دوسے لاکھی ہیر
گسیا کہیں سردار نہ تندن سون اور نہ مین رسیا۔ ٹکٹ دھاری کرشن
بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیاکسی کر دن۔ ٹپٹ اناری میری سرے بسیا ری مارے برہ کے
مرون۔ اب کوئی جاوے ہر سچھاوے اکیلی سچ ڈرون۔ لو پیامیرے نہ بھاو
کچو بن میرے نہیں بھوکھن بسن دھرون۔ کہیں سردار لگا دوسو پار ہی ہو
اچرن پردن۔ سکھی ری بن پیاکسی کر دن۔

۱۶۔ سکھی ری گت ہیرت درگ ہارے۔ رات دتا چمن چمن جیہ بیابن گت لگن
کے تارے۔ یہ تینا درشن کے پیاسے نو سروج رتنا رے کج کج مرگ
مین لجاوے پن سبے اُجیارے۔ کہیں سردار ادھک
جیسے رچے آؤ پران پیارے۔ سکھی ری گت ہیرت درگ
ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری مین تر سون بن پیا۔ پران ناتھ پردیس سدھیارے بھو

جلادت جیائیں سکھی کوئی سنگارنا بھادت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیوہ مار
چھوڑ کے مالادرالیا کہیں سردار پایا کے کارن مین جو گن تن گیا سکھی سی
مین ترسون بن پایا۔

۱۸ سکھی ری بن پایا بکل پری۔ اپنا جاے سوت رنگ راچے ہمری سمدہ ہسری
ہم کامدن ستا دے نش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی ایسے تھر ہونا حق
پریت کری۔ ترس ترس مین رہت کیج پر روے روے
نرہری سردار مین نا بھادے تیرے بنا ہری سکھی ری بن پایا
بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔ گھر گھر چھن پل سوہ نہ بھادے پرت نہیں
دل چھن۔ ایک تو سکھی برہ کی ماری دو بے ستاوت مین۔ جب سے گوکل تچ گیو شیار
نہ گیو کچھ مین۔ کہیں سردار شیدام بن دیکھے کھٹ نہیں دن مین۔ درس بن
ترس رہے مین۔

۲۰۔ دلیا ہمارو بھاد تو کہیں رے مگ ہیرت جیہ سیرا بکل ہی ترست ہون پایا
آے نہیں رے۔ نا جانوں سکھی کون دیش ہی آن مین تو تھاسی رے
میری تھان مین جانی پیارے۔ شیا مے کو ایسی نا چھی رے کہیں سردار
لو تم پیارے نا مین چل آؤن دھن رے۔ دلیا ہمارو بھاد تو
کہیں رے۔

ہباری توری سیا بچی نہان۔ شروتن شبد سنو میری آئی اٹھی جوگ تھان
جاے ملون گو پال لال کون یا ہی ہوت نہان۔ شیا م سچل تن کٹ پٹ سوہ
میں دامن گھن مان کہیں سردار جوگ کی مڑلی باج اٹھت چھن مان۔
ساری توری سیا بچی نہان۔

۲۲۔ بھینس بھینس رات کا غا بیا بجائی رہے۔ ادھر گرد و من جیہ بان سائی رہے۔
جب سے بھنگ پڑی کانن تب سے شام بو نینن مین۔ رام پرتاب گھوڑی ٹھگوری
اچھا میری سچیا پہ نندیا نہ آئی رہے۔

۲۳۔ کاہے کر موری گہ لینی کلائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کلائی رہے۔ دودھ
جھپٹ موری آگ سون پٹ گوی کر کرت چولپا مسکائی رہے۔

۲۴۔ موری چھین شکیا شکی۔ دکیو دکیو ری شکی ایسو چتر کاغذ دودھ کلائی تاحن سے کر
جھٹکی۔ مین جتنا جل بھرن جات تھی لٹا شام شکی۔ بار بار مودہ پکر کھا دت مانہ
ناہ شکی لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی مینن کسٹ کسٹ کسٹ کسٹ
کھٹ کی۔

۲۵۔ لال موری سرکہ چوڑا دے۔ دن سونہن پایا جھگڑ جن کر داپو پیت پٹے تم جو
شام بھان شرو من اب مین کیا رہے کردن رہے۔ چتر بچ پر بھو گرد و من لال کو
اتھ کے بارہو سینہ۔

۲۶۔ ابے تھر شام کبری کے بچے سوتن کے بول سے۔ تند جی کے لال کر گئے
حبال برکھ بھان ستاقن من بجان اب دین لکھ پاتی گو پال پیارے جان
چھائے ہے۔ کر پریت لگائے ریجھائے شام دئی برہا گن تینن لگائے
اب سوچ سمجھی مین سائے تم بن کیسے پران رہے۔ کرکیل کنجن مین لاک
لاک رس تیان کر جی ٹولس بولس اب سوچ سمجھی مین سائے۔ مینن
سے نیر بچئے۔

۲۷۔ سکھی ری کہان گئے بزاری۔ شری نند لال درشن بن تھرے تلھٹ
رادھا پیاری۔ بیگ آئے سدھ۔ لیجے سوامی مرے مینن مار کٹا ری۔
تلھٹ تلھٹ بیا کل نش واسر ڈھو ڈھو تلھٹ پھرت بچاری۔ سوکھ پھر بن تھرا

برند ابن ناہن ملے گردھاری۔ بیاگل جیون جل ہین مچھریا سوئی گت جھئی ہاری۔
حافظ پایا دیکھو موہ بیاگل لوگ بجاوے تاری۔

۲۸۔ بیان نا پکڑو موری مُرک کلائی رے۔ کرکڑت موری چوریان مسکائی رے۔
عرض برج موری ایکوہ مائی۔ حیدر پیاکی مین دیت دُہائی رے۔ بیان نا پکڑو
موری مُرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر چلت موسے کینھی رار دوہ بچین مین نا جادنگی۔ لپٹ جھپٹ مٹکی موری پچھوی
سگری چوڑو بوری چھل لمبا سے مین تو گئی ہار۔ دوہ بچین مین نا جادونگی۔
ڈگر چلت۔

۳۰۔ سکھی ری اُن بن چڑت نہیں چین۔ اُجھک اُجھک گذرت ساری رین۔
سرون مت چاہت سنت میٹھے بین دوس بن ترس رہے مورے نین۔
بھولت نہیں پیارے تمہاری سین۔ برہ پت مون کشت ون رین۔
سکھی ری اُن بن۔

۳۱۔ پیارے ستیان چانڑو موری پسیان پیتی کرت ہون پاؤن پڑت ہون بار بار
سمجھاؤن چھک چھک موری پائل بلجے جاگے ساس جھنیاں۔ پیارے
سنیان چانڑو موری بہیان۔

۳۲۔ پیا کیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاسے سوتن گرہ چھائے ہما دین بھولائی۔ حافظ
پیا سون جاسے کو کو دکا ہے کرت نظر لائی۔ پیا کیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جس پہ فدا گلہاے چمن دیکھی ششام برن اک کانیا۔ ہون جس پہ فدا
گلہاے چمن۔ عارض ہین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا۔ وہ ابر
مسی وندمان کی چمک گھن بچ دکے جیسے دا مینا۔ ہون جس پہ فدا گلہاے
چمن کیسویں بھنسا لے طائر دل خچل مرگ نینی باندا فرحت وہ ادا ہر قہر د بلا

من مود لیت سکھ دھانیٹا - چون جبہ فدا -

۳۴ - پن ٹھٹ پر سوری گاگرا - زردی شیاہ نے توڑ دئی پنٹھٹ پر سوری گاگرا - جب
نیر بھرن گھرے کسی اک کاگ بول گیو ماگرا - دھنی دھجا ر بلا ر گیو بائین کرھینکٹ
چاگرا - زردی شیاہ نے توڑ دئی پنٹھٹ پر سوری گاگرا - سورے سنگ کی
سکھین سبکس گنین جو سب گن پوری آگرا - مود جان اکیلی چھینک لبوسہ
بانرے ٹیڑھی باگرا - زردی شیاہ نے توڑ دئی پنٹھٹ پر سوری گاگرا - سوری
ایج برج ایکو نہیں مانت بست کون دھون ناگرا - من اٹھت کردو دھون تھر
تھرات یک پرت سدھ نہیں ڈاگرا - زردی شیاہ نے توڑ دئی پنٹھٹ پر
سوری گاگرا -

۳۵ - تھارے گھوگر دالے بال - اٹھ پوزے کالے کالے لٹ ناگن سی چال -
تھارے گھوگر دالے بال - قدر پار پیم کی چانسی من مودنا کا جال - تھارے
گھوگر دالے بال -

۳۶ - بان جورا جوری موری ہیان مردوری رے - بر جوری کر پرت پیہ چھتیاں چھوت
جورا جوری - دیکھو دیکھو ساری سوری چڑیاں کرک گنین انگیا مسک گئی ایسی کوئی
کرت ٹھٹھو ری - لاج مردن کچھ بن نہیں آوے مورا جیا دڑ پاوے عالم دن
کی میں تھوری -

۳۷ - مورا چا تر شیاہ سون من اٹکا - تھان گنین کوئی جادو ٹوٹکا - مورا چا تر شیاہ
من اٹکا - سلطان پایا بن چین شادے مورا من رہت ہو ٹھٹکا بٹکا - مود
چا تر شیاہ سون -

۳۸ - کج سنو لیا مڑ لیا بجائی رے - من دھن تان پوان سنکھ پائی رے - کج سنو لیا
مڑ لیا بجائی رے - دُرم دُرم دیر کٹ دیر کٹ گت بابے چھب چا جی

من بجاوئی۔ چھک چھک پک چھک دھرنے ماتھی تا تھی کرت کنھائی رے سنیو لیا
مرلیا بجائی رے۔ نین درس لین پر سپر ہنس ہنس من بس کین رے۔ فرحت
شیام ہو سے گھٹیان کرے۔ چھتیاں چھوت رس تبیان سنائی رے۔ سنو لیا
مرلیا بجائی رے۔

۳۹۔ سنو لیا توری باری مین نا جیون رے۔ سنو لیا توری باری۔ اس باری مین
کیا کیا بو یا عشق محبت یاری رے۔ مین نا جیون رے۔ سنو لیا توری باری
مین نا جیون رے۔

۴۰۔ قدر پیا آئے نہ بھیا مور۔ رہے کون سون کی اور سگری رین سوہنے تلچھت بیتی
اتنے مین ہوئے گیو بھور۔ قدر پیا آئے نہ بھیا مور۔

۴۱۔ سنو لیا دے گیو گاری رے گویان کو نے ناتے۔ سنو لیا دے گیو۔ ناہم کا ہو کے
گاون بست مین نا سر بچ نا ساری رے۔ گویان کو نے ناتے سنو لیا۔ ساں مری
رانی سسر مورے راجا مین برہن دکھیا رے۔ گویان کو نے ناتے۔

۴۲۔ ترچھی چتون یتیم پیارے من بورا نامورارے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیار تن من
دارون جو وارون سو تھوڑا رے۔ جاہ پیا چاہے وہی سہاگن کیا سا نور کیا
گورارے۔ ترچھی چتون یتیم پیارے۔

۴۳۔ شیام کا سندھیا اودھو پاتی نا ٹھائی رے۔ مٹھا اتجا رگے گوکلا بسائی رے۔
شیام کا سندھیا۔ کپڑی سے پریت کینھی را دھا بسرانی رے۔ شیام پاتی توانیگ
آئین باچی نہیں جاتی رے۔ گھو گھٹ کی اونٹ پاتی چھاتی سے لگائی رہے۔
شیام کا سندھیا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھون پاتی کدرو مین۔ اوری گویان کیسے بھون پاتی۔ ایک
تو سونی بچ ناگن دو بے کاری رین پاپن تیجے میرا بالا جیا دس دس جاتی۔

کد رکوین۔ اسے ری گویان کیسے بھین پاتی۔ ایک تو آدمی رین اندھیری دوجے موہے
برہانے گھیری تیجے پیپا کی دھن سن نیند نین آتی۔ کد رکوین۔ اسے ری گویان کیسے
بھین پاتی۔

۲۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بہیان۔ اچھے سیان۔ ننتی کرے ہون پرت تہاے پیاں پا
بار بھیان اچھے سیان۔ تھتک چھنک موری پائل بلجے جاگین ساس جھنیاں۔
اچھے سیان۔

۲۶۔ چھانڑو چھانڑو رے شیا موری بہیان مین تو پرت تہا ری پان۔ چھانڑو چھانڑو
رے شیا موری بہیان۔ تم چھل چھل گردھاری برجے رسیا جتر کھلا ری
مین تو ابلا نیٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔ چھانڑو چھانڑو رے شیا م۔
موری چلیا مسک گئی ساری ساری ٹوک ٹوک کڑواری کسان گن
پھنسی دئی ماری سی بار بار پھپھستان۔ چھانڑو چھانڑو رے
شیا م۔

۲۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی جھوم جھوم تھواری۔ چلی جھک جھک نینون
سے جا دو ڈالا۔ سینون سے مار گئی بھالا۔ چتون بوندی کی کٹاری۔ چلی
جھک جھک کہین نغمہ گریے سوہے ہر واسرگا گرگا گر پر کر وہل بھل
چلی پنہاری چلی جھک جھک۔

۲۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ ناین داسے بولی چالی ناکو رے
گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھئی بدنام۔ نادان گاری دے گیو۔

۲۹۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈھن برنابن
ڈھونڈا ڈھونڈھن پھری متدگانوں۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈھن پھری کو ونا مین
بتاوت آن لے وہی ٹھانڈون۔ سنولیا کو۔ سور شیا م سوہے

آن ملا وہ چرن کے بل جاؤں۔ سنوایا کو کو نے بن۔

۵۰۔ مڑی دھن دھن کھون باجی رے۔ مڑی دھن دھن کھون باجی رے۔ دھو بن کھن بن دیکھو میری آئی نیند نہ آوے میں تو ساری رین جاگی رے مڑی دھن دھن۔ شب بد سرن من موہیو ہی بیا کل ہوئیں دھن دھن۔ اک لاکھ چن سون مڑی بے سند پیا میں تو سے باجی رے۔ مڑی دھن دھن کھون باجی رے۔

۵۱۔ بہت کٹھن ہو ڈگر نچٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی جات ہو بھٹکی۔ بہت کٹھن ہو ڈگر نچٹ کی۔ گھر سے جو کسی نیا بھرن کو کیسے مدد سے بھلاؤں ٹکی۔ بہت کٹھن ہو۔ پیر بھئی پیا جانت ہوئی پین جان پرٹ کو ڈا اور سے اٹکی۔ بہت کٹھن ہو۔ نظام الدین اولیا ہوئے من مان بہت پین لوج رکھو مورے گھو گھٹ کی۔ بہت کٹھن ہو ڈگر نچٹ کی۔

چوہا

۱۔ اودھو برج چوڑ مزاری گئے صورت بھول ہاری۔ سادون سکھ سچ نہیں بھائی۔ بھاؤ دن بھیا دن راتی۔ کٹوا رہے کیا کروں پجاری نہیں کٹت بنا کر دھاری۔ گانا ک چوہا چھپا رہا ہے۔ آگن آگے متوا رہے۔ لچ سے تن پیر خاوری حج دیگی خجہاری۔ ماہی دن سر سانی۔ پھاگن ہر فم بھلائی۔ چیتا چون اور نہاری۔ مین بھرون برا کی ماری۔ بیساکھ بھاتن چھائی۔ جیٹھ جتن گوک سانی۔ ساڑھ سنگن پجاری سروار لے پیہ پیاری۔ اودھو برج چوڑ مزاری گئے صورت بھول ہاری۔

۲۔ سکھی چاس سیری آیا۔ پیا موراجا ویش چھایا۔ میت ساڑھ کالاگا

گوری نے نگھار سب ساجا۔ پن چوڑی سار گھنا۔ کھڑی بات دیکھتی انگنا۔
 نیند میں دے گیو سپنا۔ سجن سے کب ہوئے گا ملنا۔ جوگی ہو کے رحم رہے
 مارا عشق کا بان سیلی دھاگا ڈار گئے میں پیت ڈرا خلیجان۔ سجن میرا جہون نا آیا
 گھٹا ساؤن گھرائی۔ محل پر بادری چائی۔ گمک کو تل نے چائی۔ پیہا
 دیت دھائی۔ رین میری ساری گونائی۔ گیر دے کر کے کا پڑھے لین
 کنگیری ہاتھ۔ پی اپنے کو ڈھونڈھن کسی سندرا آدمی سات۔ سجن میرا
 ا جہون نا آیا۔ شور و آواز نے ناچائی۔ میگھ دیکھن کو دوائی۔ مینا بھا دو دل کا
 بھاری۔ پیابن ٹرپٹ ہر تھاری۔ کہ ہم سے برہن دکھادی۔ نین سے جوا
 نیر جاری۔ آڑو نہ کا گا جاو دھن کا اتنا تم کہہ آو۔ سا خچہ گھنکے ڈون پر دانا
 پیابا پس لیجاو۔ سجن میرا جہون نا آیا۔ کھینا اسوج من بھاوے۔ گوری
 کا ساجن گھراوے۔ سچ پلنگون پر ٹھلاوے۔ سجن میرے اُس بھلاوے۔
 بچھڑے ساجن جو لین بچھے یہ تن کی آگ۔ سکھی ری پیتم آٹے پورن
 اپنے بھاگ۔

۳۷۔ ہماری صورت بسرائی کبری سے پریت لگائی۔ کاتک چندرا جیاری۔ انھن
 یہ عرض پتا رہی۔ اسے میں لین کھائی تن کی بھاسب جانی۔ ماہے من کو
 سجھا دین بچا گھن ملن ستا دین۔ چھپے چھولی بچھلوائی۔ مدھ کراوڑ شور چائی۔
 بیسا کھ سکھی برج سو ڈھچٹھ برہ ڈکھ ڈو تو۔ اساتھ سے آسن لگائی گب مل پن
 پیمن جڈو رائی۔ ساون سکھی سگن چھاری۔ بھاوون میں سچ سنواری۔ سحر اکبرین
 من لائی۔ کنوا رلین پر بھوائی۔

۳۸۔ سکھی برکھا بھرائی۔ پیابے صورت بسرائی۔ اساتھ میں گھیرن گھٹا کاری
 چٹھا جہون چکین تر واری۔ اندھیری رین ڈو داوے۔ پیابن نیند نا آوے۔

دو ہا۔ جب سے پی بھڑن بھیو کھی نہ دیکھے نین۔ نش دن سوچت رہون ناہین
دل کو چین۔ خراب تک نہیں پائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔ ماہ ساون نہیں بھاوے
ابر چون دشتے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے برکھا کی جاری
دو ہا۔ گھن گر جت چکت چسل برکت میگھا جور۔ برا بھاتن مون اٹھے
سُن مورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ بھون بھاوون پڑا سونا۔ پیان
بھڑ کو دکھ دونا۔ پہیانی کا نام لیتا رات دن سوئے نادیتا۔

دو ہا۔ ارے پہیا باورے متے پی کا نام۔ اڑ جا تو اس دیش سے یہاں
تیر کیا کام۔ ہین کاہے کو تر سائی سکھی برکھا ہر آئی۔ کنوار میں کر کے مہر پائے
دس دے برہن کے دکھ مارے۔ لے پتیم ہوا دل شاد۔ مکان اجڑا ہوا آباد۔
دو ہا۔ پی بھڑے طہا کے لے پوری ناکی آس۔ جیون پیا سا جل پائیے
سب بھڑ جات پیا س۔ یہ تر پت چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا
ہب آئی۔

۵۔ گئے پیا برکھا مان سو نہ بھڑ۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا
اساڑھ کا آیا۔ ہین پتیم نے تر سایا۔ ودیشی آپ جا چھایا۔ کسی ستون نے
بلایا سکھی میں دیکھون کس کی اور۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا
ساون کا بھائی۔ ہوا چلے سن سن پروائی۔ گھٹا چو دشتے گھیر آئی۔ اندر
نے جھار ماچائی۔ کیا جو بنے اب ہر جور۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے
مور۔ مینا بھاوون کا بھاری۔ رین ہوتی ہر اندھیا ری۔ بھڑ کا لگا
تیر کاری۔ جان آس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن میں شور۔ آگ
لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلجھ لیون ہاتھ سے
تھام۔ چھڑاوے آس سے میرا رام۔ کروں میں کا کے سنگ بسرائام

مکا گاتے جوڑ کا توڑا۔ آگ لگی تن میں کھک رہے ہو۔
 ۶۔ سکھی آو چو ماس دے نت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔
 لاگے ماہ ساڑھ گھٹا گھن چھاتی۔ بجلی چکے جون اور جیا ڈر پاتی۔ سکھی ایسے
 نظر کو ڈر در دنا آئی۔ لودل سے دیا آتا ر صورت بسائی۔ نش دن تا کو ن
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔ ساون میں سکھی
 نہ سجن ہمارا آیا۔ نا جانوں کس سوتن نے وہاں بلایا۔ سر پر میرے تیو ہا ر
 سینوں آیا سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کہاں چھایا۔ سب سکھی خوشی اور
 عیش ہون ساون گاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔ بجا دون میں
 برہانیر پیرتن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دون نا جاسے سنبھاری۔ تکتے زخمی
 راہ ہوا جی بھاری۔ سن سون پیا کی سین ٹین جل جھاری۔ جو ہوتا پیا معلوم
 بانہ گہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔ کنوار میں کنت آئے
 درشن مونہ دینھا۔ جو گے ہجرین تیر پیر لہنچھا۔ بھر کے مویتوں
 کا تھار نچا ور کینھا۔ زیت قن من دھن وار اسی پر دینھا۔ مل پی کو کنٹھ
 لگے جستی من بھائی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی
 نا پاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آئے ہن ہاری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل چندر بھاری
 ایک اک تھن پل عجک بیتے کا نصیر ہاری۔ بیٹھ رہے صورت ہاری

اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ بیاکھ دسپا سون وارن سجنی سب کیو یہ سبھیاری
 شیتل مند سو گندھ پون بھنی پھل رہی پھلواری۔ کرے پھیانت زاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مُراری۔ جیٹھ جوگ بتاوت ہیکا بھو کھن بسن اتاری آگ بھوت
 گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈواری۔ پتے تچ آگن سواری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری۔ آساڑھ میکھ چوں دس دھا دین لے داسن تر واری۔ ایسے
 کٹھور دیا نینن لادین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ اکن برہن جاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مُراری۔ ساون گھر گھر گڑے ہیں ہنڈولہ پیرے کسم رنگ ساری۔
 کر سور ہو سنگھار آگ سون جھولین سے برج ناری۔ کیسے آو آند بھاری۔ اودھو
 جی کب آئے ہیں مُراری۔ بھاؤن رین بھیاون سجنی سرس بھنی اندھیاری وادور
 مور پھیا جوبلین۔ کل ۷ پرت ڈاٹاری۔ اٹھین تن سے چکاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری کیو آرماس کچلنے چندن جادو کراس ڈواری۔ روپ سروپ کہان
 لو برنوں کو برکی ملہاری۔ تاہ لکھ موہے مُراری۔ اودھو جی۔ کاتک ماس جب
 لاکے سکھی ری دیک برے دواڑی۔ ہمری دواڑی لٹی کو بری نے برج
 مولن بڑی اندھیاری۔ موہے وہان کچ بھاری۔ اودھو جی۔ آگن ماس سیام
 گھرنا ہیں جو ہم جنتی آگاری۔ کھنٹ پکڑانکے سنگ جاتین اب پچھتا پچھاری۔
 بھول گئین سے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پڑی سچ پرولٹن منوین
 اودھو ماری بیاکھ تو جاترا جو رگت ہی دو جے برہ کی جاری تیجے ہر سرت لہاری
 اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ ماہ آسن سنگ آٹھے آگ جگت بھینن سب ناری
 رت نسبت کو آگم جانیو سونی سچ ہاری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری۔ پچاگن پھیکو پیاہن لاکے دینہ بھی سب کاری۔ دھن دھن سوچ سن
 تم کا پانوں پھول لہاری سرت جن چاٹریو ہاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری

اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساؤن سم رہے سب بچی
 جگر ل آن دھری۔ تیس گنا ناپن نار اپنے تم کیسے سدھ بسی۔ اودھو
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بجا دون تال ندی نڈانی
 بہ بہ پنہ دھری۔ دادو مور چکو رہیسا برہ سشد سگری۔ اودھو نہ اُچت
 پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گست آوے جو گلن سون
 پھولے کانس کھری۔ پردیشی سب کے گھر آئے ہمری ٹھو رہری۔ اودھو
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کاکم چندر پرکاس کیو ہر
 پریت چکو رکری۔ چوت رہت درشت واہی سن گردن گھوم بری۔ اودھو نہ
 اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اگن آس ملی انھین سون۔
 نینن نیر جھری۔ ہر کے نیہ شوج سگری یان بوڑ بوڑا چھری۔ اودھو نہ اُچت۔
 پوس پرے ہیونست چھون دش دنیخت بیج ڈری۔ رین بھی موہ کاری ناگن
 تلچھ تلچھ گڈری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 ماہ بسنیت بہار کھی ری مالن مگر گھر پھری۔ پیرے پھول پیروتن سورالائی
 سوت ہمری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 بھاگن لال پھمار پڑے ری بھج کئی تن مچھری۔ چڑھت نہ دو جو رنگ کرشن بن
 کٹھن رنگ مانو ری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 چیت ماس پھولے بن ٹیسو مدھپ گنج من ری۔ ہر دے بسی ساووری سورت
 چیت نے ناٹری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
 بیسا گھ اگ بہت گلن سون سوب دینہ جری۔ بلکہ گست برکھان نندی مرے
 سوت کبری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ جیٹھ
 ماس دیب تپت مین سی بسا گر تیر پری۔ پاوت نیر پیر موہرے ہر من رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 آساڑھ اگم چڑھو چڑھو نہ نہ وھاوین دھو پڑھت آڑ پھری۔ اُن کی آس رہی
 جیون کی آسے پین پھیر سہری۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے
 جوگ کری۔

۳۔ اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ آساڑھ میگھ تہہ وھاوین مروا کمک
 بھرا دین۔ جھینگر ولبت جھنکارے برہا ادھاک مونہ جاری۔ اودھو تھایہ
 ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ ساون سکھی ری لاگین سہا دلن اجون نہ آسے
 من بھا دلن پہرے کسم رنگ مہاری تن ماسورے اُٹھت دوا ری۔
 اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ بھا دون سکھی ری بھتی لیے
 حالادھر جوگ لیو کر مالان میٹھی ساوہ سنواری ٹٹن کے بوند کو آری۔ اودھو
 تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ کوار سکھی کریم کلکھو ہر گومان اب دیکھون
 برکھا گھٹ بھتی سنواری بھون نا آسے گردھاری۔ اودھو تھایہ ہماری۔
 کامک سکھی ری سنگل سا بے مردنگ جھانچو ڈھپ با بے گٹھ جدرن کر سبابی
 منج کرین تراری۔ اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری اگن سکھی ری
 آتر ہوسے کے کرکل چر کا لیکے۔ پورے نے حال لکھو دی سری کرشن کو بھوی
 اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ پوس پری جوبال بیاکل بناندا لال
 سوانی سچ گئے بھاری ڈٹے جات ناگن کالری۔ اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو

کر جوری۔ نام تمام ہیں۔
 ہم۔ کے جب سے سکھی پریم خبر کی د پانی ہری۔ وولہ۔ چیت چا ترک رٹت ہیں
 سجات بوند کے بھیت۔ دیکھے پیو پیوین رٹن اور خبر نا بھیت لگے چیت
 جیون دھن میں گٹھا پھروان کی چائی ہو۔ لیتے دس جو تر ستوارے

بٹھ چھو لول پر لجائی ہے۔ دووہا۔ میا کم برہ باڑھو سکھی جو بن دھرت نہ دھیر۔
 جو موہن لے سکھی کتنی تن کی پیر لے میا کم حب سے تھاتن کی نہ جانی ہے
 مین ہیر دن باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہے۔ دووہا۔ جیٹھ ماس
 لاگے سکھی کیجے کون آپاے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا پہنچی آے۔
 جیٹھ لاگے سکھی جب سے کروں مین آپائی ہے۔ پتھر رب جو رے سنسر پر
 یہ انگ سیرو سکھائی ہے دووہا۔ اساطر ماس لاگے سکھی آے نابرج راج
 موہ لیکے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لالچ۔ لے اساطر سن سجنی برکھا جانی ہے
 پیسا مور بن بولین کو کھک ہکو مٹائی ہے۔ دووہا۔ سادون مین سکھی آس کرچ
 چندول پٹائے۔ نوست ساج سنگار پتہ پیو مارگ درگ لائے۔ لے ساون
 سبے سکھیاں ہاتھ مندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اوڑھ سر ساری سنڈو لا جھل گائی
 ہے۔ دووہا۔ بھادون مین کھ کے گھٹا چڑھین اٹا ہر کھائے۔ ہک ہیرت
 درگ تھکت بھئے آکے جدورائے لے بھادون مین ندیان نہ منچی پار جانی
 ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھولائی ہے۔ دووہا۔ کنوار کانس
 چھو لے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون آپاے۔
 کنوار لاگے سکھی جب سے سر دھون اور چھائی ہے۔ اکیلی سچ پر ترسون
 جگر میرے سہائی ہے۔ دووہا۔ کاتھک شش چوبت بھین کرا پو سنگار۔ کنک
 تھار کر مہون یو دھر چھو لول کے ہار لے کاک بے سکھیاں سلج دینا جلائی
 ہے۔ کرین پو جاگو ر دھن کی جاسے جنا نہاتی ہے۔ دووہا۔ اگن اودھو جی لے
 پائی دینی آے۔ جوگ لیجے سبھ کے دینو سکل بتائے۔ لے اگن لے اودھو تھجا
 سگری مٹائی ہے۔ ملا شام پیارے کو کر دول کی صغائی ہے۔ دووہا۔ پوس پون
 ڈولت سکھی سسکت میرا نک۔ ہر بن سونی سچ ہی نہیں بھادے کچہ رنگ

پس پلٹ برہ دونوں بدن کی سین دھاتی ہو۔ پیت رنگ دھجا بھرا نے سسرت
کی ادائی ہو۔ دوہا۔ ماہ ماس پھوئے لتا آو پرگٹ بسنت پتہ نارتین
تھکی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہن ماہ امب بورے پھر برہا دھاتی
ہو۔ بدن کے بان چھوٹے لگی جنگی اڑاتی ہو۔ دوہا۔ پھاگن میں سب
نارنگاوت بھرے آنگ۔ چوہا چندن ارگجا چھڑکت کیسرنگ۔ لگے
پھاگن لے پیارے بھاسگری مٹاتی ہو۔ کین سردار ہست کر کے
پرہ اپنے مٹاتی ہو۔

۵۔ بیان اٹھے برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساطر
اسی ٹھٹھا چھائی گالی کالی۔ پایہ دیس عمر بلی محل میں پڑی سچ خالی۔ دوہا۔
اٹھ گھڑ آون لگے گھن گھنڈ چون اور۔ دادر ہنس چکور کو کلا سور مچاوت شور
جھک چھڑ لگا پر سے تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے
سکھی سادون لگے پایہ دیسی آون۔ خاہم سے ہومن بھاون دست سے
چھڑا گئے دامن۔ دوہا۔ گھڑ گھڑین جھولین سکھین کرین تیج تیوہار۔ دیکھے ہی
دامن سی کاسن کرسور سنگھار۔ بدن میں ہن کسی اچیر ہی میں ترس نہ آئے
تیر۔ سکھی بھا دون میں چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی۔ خطا کیا ہدم کی
ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آئے نہیں کرسو تن ہون
پریت۔ رخصت بھا دون ہوا پیا بن چہ سے بیان کی ریت میرا غم گیا
گلجا چیر ہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوچ بکل بھاسن کرے رنجش
کمال کاسن۔ گلن گرجے دے دامن کٹے کیسے غم کی جا سن۔ دوہا۔ پاؤس
میں پانی نہیں پر دیسی کی بات۔ سن کی سن میں رہی پلنگ پرنا سوئی
برسات۔ میرا اس غم سے دل دگیز رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رہے کاتک

دویش پیافنس میں ڈال گئے جیا۔ عمر بولی میں سیاہ کیا چھوڑ کیوں بقیہ رو دیا۔ دوہا
عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ پھر گھر میں ہو رہی دیواری۔ شن
ہوے چراغ۔ کری بے ہنسنے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔
لگا لگ سر میں نے جانا کرین پیافنس مانا۔ ارے قاصد دویش جانا میرے
ہدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکائیں بیاہی گئی رہی جوانی چھائے۔ اُنگا جو بن
جات پیارے پھر کا کر ہو آئے۔ بدن پر ہی جو بن کی بھیس۔
رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس تیم کی یاد آتی پٹھے ہر دم غم سے چھائی۔
نہ بھی لکھ ہیں پاتی محبت سی نہیں جاتی۔ دوہا میں ملین تن چھین اتبت
سی نا جائے۔ ہو کو ڈا ایسا پتر سکھی ری سیا ملاوے آئے۔ دیکھا دے
ہدم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا ملین رت بسنت آوے
پیافنس میں نہیں بھاوے۔ کوئی مالین کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاؤ۔ دوہا
نباکت کا من کسے لکھ بھو کھن اٹکار۔ چلو سکھی جبر میں پیافنس چڑھ پلاس کی
ڈار۔ بدن تن تک مار میں تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن لیلی
ہولی۔ اُڑے بھر بھر گلال جھولی۔ عطر چو یا چندن رولی دھجن کے بدن ملین
گولی۔ دوہا باجت تال مردنگ ڈوب دھن ستار منٹھ چٹک۔ رتن جڑت
کفن پچکا رہی بھر بھر مارت انگ۔ ققمہ برست اڑت جمیر۔ رہی میں ترس
نہ آئے تیر۔ چیت میں کر جو گن کا بھیش سکھی میں چلی پیافنس کے دیش۔ ہیں
کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈگر میں ٹھاٹی کھولے کش۔ دوہا۔ راہ باٹ جانے
نہیں چلت مسافر پائے۔ سب سے پوسچے جبر پیافنس کل مل پچائے
کر جو میں سودل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بسا کھ
ماس آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پتنگ ڈوری سے کھنچو ایافنس پھو لو بھو بھوایا

دو ہا۔ کرنگھار رسولہ سکھی کھڑی پیا کے ساتھ۔ کیا رنجِ خلعت ہدم نے ڈار گئے بن باقر
ہاری کھلی آج تقدیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ جیٹھ حاصل مراد ایجا۔ ندا نے
کیا پلنگ آباد۔ کردن حق سے ہر دم فریاد کیجی وہ شہر فرخ آباد دو ہا۔ کوچہا لکھم
پو پس تکو نا پاس۔ لیکھ راج فرزند چھندم پورن بارہ ماس۔ کروی بندش گنیش
بکھیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔

۴۔ شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شام سندربرج جیٹھ تپت
دن رین آسٹھ مین گج گھوم برسین ساڈن گڑے ہندول کرشن کبری سنگ
جول ہے۔ شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بجا دون
برست میگھ کٹوار بن موروا کوک رہے کاکٹ نزل چندرگن پزارے چٹک ہے
شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکٹن اگم اندیش پوش
مارت رہون ہر کے لگے مگر نہاے کرشن کی پاتی نہیں پائی شام سندربرجاگن اڑت
گال چیت بن ٹیو پھول رہے شام کرشن ٹیٹا کے بہیان آن گئی۔ شام سندر۔

۷۔	ساڈن بنا گردھاری سوئی ہو سچ انا ری
ساڈن مین سب سانوری جھولت پیہ سنگ	ہمرو تو نندلال بن جروجات سببانگ
بجا دون بھون نہ بھاوے نت رین ہرہا ستاے	
بجا دون مین مہین کننت بن کھانگنا نہ سہا ستا	جیسے ماچھی شند کی کرمل مل کھتیا ست
کنوار کنول جل بھولے۔ کہہ دیش دیشی بھولے	
کنوار ماس مون سب کنول بہت ہین جل بھول	ہمرو تو نندلال بن اٹھی کرنبجے شول
کاکٹ ادھک دھک پائی۔ ان بن کچ نہ سہائی	
کاکٹ پیارے کرشن جی کیل کرین چھون اور	ہمرو تو بن شام کے بھوجات ہی بھور
اکھن پڑن لاگو سیتا۔ اجون ناگھرا آئے یتا	

اگن ہون بن شام کے رودن رودن ہر رات	شدہ آئے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پیا جو نہ اسی ہین۔ جیوت آہین نہ پے ہین	
پوس دکھ کا سون کہون موسون کو نجاے	اُن بن کو ڈاے سکھی ناہین دیت دیکھاے
ماہے جبک پنج جنیا۔ بہین بچا دن رینا	
ماہ ماس مین اسی سکھی مری جات بن پو	جیسے کھال لوہار کی سانس لے بن جیو
بھاگن بھاگ سب ٹھیلین۔ عیسر گلال رنگ سیلین	
بھاگن ہون یہ سوچ ہر ہرین کیسے کے سنگ	ہمرو تو یہ سوچ مین سوکھ گوسب انگ
ریت جیت کل بن پھولے۔ کیہ دلش بچان پھولے	
چیت ماس ہون پھول سب ہر سکھی ہی پھول	ہمرو تو نند لال ہر ہو بچ مون پھول
بیساکھ ساکھ کیا پوکی۔ جاتی نہ بچا مورے جیو کی	
بیساکھ ماس کی تھی خبرا ہون نہ آئے شام	ساکھ گئی موہ شام بن نیک نہیں آرام
جیٹھ تین تن تن جاری۔ کھن نیچے کھن جات اٹاری	
جیٹھ تین ہوری اسی سکھی جارے دیت ہر دنیہ	پوٹھکھ مین اردہ ہم جرن ایسو ہوت سینہ
ماہ اسارٹھ جب لاگا۔ پردیسی دلش کو بھاگا	
اسارٹھ ماس ہون اسی سکھی پونین آئے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت بھئے جم نیسیر
لوئرمون نصرت آئے۔ دکھ سے لبہ راتے	
لوئرمانس مونس آئے کے گنت لیو پٹھاے	تن کے دکھ سارے ہرے دیکھو کھو دین آئے

راگ متفرق

۱۔ چھائے پایا پردیس سکھی اب جو بن جو رستاوت ہر جب سے گئے سوری شدہ ہو

نہ لکھی رہا دکھ اچھا دت ہی۔ نزدیکی وئی اب کیسے کروں سوہنش دن کیون تلپھاوت
ہی نیکو نہیں اگر کیسے ملوں اب دھیر نہیں جیہ لاوت ہی۔ اوکلم لگ جاؤ گلے نہیں
برہن پران پٹھا دت ہی۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے سگری رین
گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کو تم ایسی کرت نظرانی۔ شام تم کیسے
پریت لگائی۔

۳۔ تباؤ سکھی کون گلی گئے شام۔ نش دن سوہ کا تلپھاوت بیتے پسر گئے سب کام
گوکل ڈھونڈھا برنزا بن ڈھونڈھا متھرا میں ہو گئی شام۔

۴۔ بابل مورانیہ چھوٹا جائے۔ جب ڈولیا دروازہ اپنی اپنا بکنا چھوٹو جائے انگنا
توپر بہت بیہودہ رہی بھئی ویش لے بابل گھر اپنا جات یا کے دیش۔ بابل مورانیہ
نیر چھوٹا جائے۔

۵۔ سنو لیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوکل ڈھونڈھا برنزا بن ڈھونڈھا
ڈھونڈھ پھری ننگا کون سنو لیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ سور شام
سوہ آن ملا وہ چسرن کے بل جاؤن۔ سنو لیا کو کو نے بن
ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ آن بن بل چھن پریت نہیں چین۔ بو نہ تلپھاوت تلپھاوتی ساری رین۔ نہیں آئے
شام رہے کو نے دھام کہیہ کی سچ دھون کی نیکی سین۔ سورے تن کی تھانے
سجی ملک ہیہر حیرتھک ہے نین۔ کچھ کست نہت نہیں موسون نطامی جو کچھ
ہر کر گئے سین۔ ان بن بل چھن پریت نہیں چین۔

۷۔ بن آئے گونی ناتھ سید نیواری۔ پر بھو گر گر دیکھت پھرت سکھن کی نارعی خنگل کی
بوٹی لے بھرت جھوری میں۔ کچن میں کرت پکار دھڑلہ بولی میں۔

کوئی پری ہوے یا راسی ٹولی میں۔ ہم تجا کرین سب دور ایک گولی میں
یہ سکتے آئیں نکس برج کی ناری۔ مدھنجن گواس پید بید کر ٹیری۔ کوئی پری سبھی
بیار تھانے گھیری۔ ہر ساس نند گھر نہیں دو اکر میری۔ بھتیر گئے دن گوپال
پری برجوری۔ جھوری سے گولی دلی گئی بیاری۔ برندا بن میں برج بال
وشیکا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مارنض دکھلائی۔ ہر روگ دوکھ کچھ نہیں دیو بھائی
سروی گرمی سے اٹھو جی جھرائی۔ موہن برج بال گوپال موہنی ڈاری۔
بن آئے کوئی ناتھ بید بنواری۔

۸۔ برکھان نندنی بار بار کھٹکھٹاںپ روت دھار دھار۔ ہر ہاگ لگی تن جرت
موت پتھ پتھ موہ ہوت بھور کیسے کے سکھی تدرکشور میں تو ڈھونڈ پھری انجن ہار
ہار۔ حافظ ہاے پرت نہیں چین بگ ہیر ہیر تھاک رہے میں کون آور
جائے۔ ان کنھی سین کا سون کون سو پکار پکار۔

۹۔ کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ توری سانوری صورت گونگھوارے بال کسکت
مسکت کیسی چلت چال۔ میندی بجال نین بچ کا ج کسکت گجراج گوری جون
بنجال کسکت مسکت کیسی چلت چال۔

۱۰۔ مور اچا ترشیام سون من امکا۔ ستاؤ سکھی کوڈ جادو ڈھکا۔ سلطان
پیا بن چین نہ آوے مورامن رہت ہی بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا ترشیام
سے من امکا۔

۱۱۔ پیا پیارے اتنی عرض موری مان۔ گرے لاگن کی بھئی ارمان۔ اورن سے
سیان ہنست بولت ہیں ہے کرت گمان۔ پیا پیارے اتنی عرض موری
مان۔ دیا کرشن کرچورے کست ہیں ست کرمان گمان۔ پیا پیارے عرض
موری مان۔

۱۲۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ بیاہ کیو گونا نہیں لینھو کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ مات تپا سب ہی مل تیا گو سنگ نہ اکیو لین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ خلیل تپا تم رو دت ناحق ہو سے ہی جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔

۱۳۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر بدن جو رتا پردی مار دکر ت شور موہ بلکہ بلکہ کے ہوت بھو ر مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ مانی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پٹکھ دیت اڑ جاے سانس پیا پاس لیت شیو پر شا دہیت مین اچیت مین تو ڈھو ٹڈھ پھری سارا ہار ہار۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھلیت بسنت پیا پاری سنگ۔ بھر بھر پکاری مارت رنگ۔ کھلیت بسنت پیا پاری سنگ۔ ات سیس نکٹ ات تلک بھال۔ ات کندل ات موتن کی مال۔ ات پاری ات ستواری چال۔ ات چو نرال ات پت سُرنگ کھلیت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دو ونون چوت اک اک کی اور۔ پاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پاری مانو دپک پیا تنگ۔ کھلیت بسنت پیا پاری سنگ۔ چندراول بھر جھوری لیے گللال۔ روری لتا لیے لال لال۔ ابرک کو بیکھا لیے ہی تھال۔ کیس رنگ چھر کت انگ انگ۔ کھلیت بسنت پیا پاری سنگ۔ کوئی گونگھٹ مین کھ لیتو چھاپے کوئی دوڑ چھپٹ پت گھٹ آے۔ کوئی مارت تمقیر دھائے دھائے فرحت پیا پاریے کوہر انگ کھلیت بسنت پیا پاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش تپی نہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اوڑھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن دشاں ہن لال لال چندر بھال

اب سوہت براج - شکر شیوہم بم بھولا - اردھنگ روپ جیسے چھانہ
 دھوپ نہکھت انوپ بجئے چھکرت بھوپ کرڈھاک ڈوپ گسٹ ڈمرو باج
 شکر شیوہم بم بھولا - بٹش پترنگ چھب انگ انگ لے گوزنگ سوہے شیش
 گنگ پیہنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شکر شیوہم بم بھولا کے داس
 نظامی کر جو رجو رے بھگت دان رکھ مان سورگہ چرن تو رکمان جاون آج
 شکر شیوہم بم بھولا -

۱۶۔ دیکھو للی چھب لکھن لالکی - گوردگاہت ملک کیسہرت گول کیون لکھ جھلاکی - ترچی
 تیکن ہنس کھ مرن چلت غور گیند کلاکی - شرمی رگھو راج نہکھ چھب سوہت
 ایسی مار کون تھلاکی - دیکھو للی چھب لکھن لالکی -

۱۷۔ تعریف کون اپکیا کیا میں اس عزلی اوہر بھیاکی - نت سیدا کج پھریاکی - اور
 بن بن گو وچسہریاکی - گوپال مہاری سری بنواری دکھ ہترامسہ کریاکی
 مگر دھاری سندریام برن اول دھری کے ہٹیاکی - یہ لیلہ ہی اس
 نذندق من موہن جھوسہت چھیاکی - دھروہیان سنو ڈنڈوٹا کر دجے
 بولو کرشن کھیاکی -

۱۸۔ دھوہر پر - دیکھے داسن سالن کاسن شی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دیکھے داسن سالن کاسن سی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ
 چکے دیکھے دھنش روپ بھوپن بانا در درنگ بانن سون بانہ
 رس ترکش مرگ نیننی کھیلت شکار - دیکھے داسن سالن کاسن سی -
 جگل نین سون ڈور ات سوہن روپ تال ترنی نئے ڈار دریشم کو چار -
 دیکھے داسن سالن کاسن سی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دیکھے داسن سالن کاسن سی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ چکے

۱۹۔ ساون۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ بست شیتل جل جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولین۔ سنس چکور چودش ڈولین۔ ماحت بنات کرت کلولین۔ سور موہنی چوم چوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کنجن کھنبھ ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑے نمل کے۔ چن چن بچے بچھو ناہلے۔ کلی کچ دل توم توم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈولے تر بدھ پون پردائی۔ سر جو نکٹ نیٹ چھپ چھپائی۔ جھولین جنک ستار گھرائی۔ بھوپال جھلا دین جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گادین راگ راگنی بھاسن۔ دیک رہی مانو چھپ داسن۔ جھونکا دیت ریٹن گج باسن۔ یاتل بابے چھوم چھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جرج کرت سمن جھربھکت۔ ادر نشان بجاوت ہرھکت۔ داس گنیش جگل چھپ ترھکت۔ چھاسے رہو سکھ روم روم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰۔ (ملار) رس کے دن کس کے کریجواسکے ہو چلیا ہمارے۔ رس کے دن۔ دین اندھریا چھائی بدیرا انگتا میں پڑت بھو ہارے۔ شور چکور کرت چون اور امور واکرت گماہارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے ہو چلیا ہمارے۔ باڑھو پریم روپ رس ساگر سو جھت دارنہ پارے۔ بن پایا کو دہنہ پار لگا دے نیا بھنسی بھدھارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے ہو چلیا ہمارے کہیں سکھی کر منجن دے انجن بسن پیر سر بنارے۔ کالے کردن شکھی بارہ اچھو کھن کا پرستو لہ سندگارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے ہو چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں ملین اینے لم سون گاوت مدھ ملارے۔ پافرسٹ یرین دھونی رالیون بٹھی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے ہو چلیا ہمارے۔

۲۱۔ آج لکھنؤ گھنسیام آتے مگ ٹھاڑھو بجاوت بانسریا۔ میں جناحل آج بھرن گئی میرے
ڈاری گرے سج پھانسر یا۔ تن من کی سدھ ناہ رہی میری کسکن لاگی یا نسریا۔
گنگا بخش نے ہر ریت مجھے میرے پائین پرت نہیں ڈاگرایا۔

۲۲۔ نند مندوین بند نک تو دیا کرو۔ بنشی کی دھن میں سٹکے نکل گھر سے آئی ہوں۔
بتیا ب دل ہو چین نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بجائی تھی باسری۔ ویسی
بجا دھیر ہارا کہا کرو۔ اچھا لکھ ایک اور یہ دل میں ہے پیارے لال شری
جناجی کے گھاٹ پہنٹ ہی ملا کرو۔

۲۳۔ (لاونی) مانی نش دن گھرے گیس پھیل مدھ بن میں۔ جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ میں دودھ پھجن کے کاج آج بن بھلی بنشی بٹ من گوپال
پکر کر چٹکی۔ میں شک شک ہٹھ گئی نہ مانی ہٹ کی۔ ناگرتھ تھبت نکٹ شک
دی شک۔ ہو گئی نئی تکرار بات بات میں۔ جو بن کا مانگیجن دان کا تھ کنجن میں۔
جھٹ پٹ بھیان جھک جھوری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹ میں جھکا جھٹ
ہارا نمولی۔ میری پٹ پٹ ماتی پٹ گھونگھٹ کی ٹکولی۔ کر جھٹک
جوزی چٹک سک دی چولی۔ ہوبے لھا نا رہا لاج نہیں میں۔ جو بن کا
مانگیجن دان کا تھ کنجن میں۔ گھر آئے گائے چراے نند کے لالا۔ جھودا نے
یو بلاے نکٹ گوالا کر پکر کھی لکھا غضب کر ڈالا۔ کر مٹے آئیں مندر یاد
برج کی بالا مد کیا تفع تھیں دودھ لوط لوط چاکھن میں۔ جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ جھودا کی ہا ہا کرت پرت ہر تیان۔ مانی میں بنشی بٹ
گیب چرائے گیان جھوہر سماج مانی آج قدم کی چھتیاں میری
نبی لئی چراے سکھی بن سیان۔ یہ پچھل چٹ پٹی پتھر سکھیں میں جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ ہر کہیں سنوائی میں نا میں دودھ لائی یہ کرنے

کو طوفان جو ملی چوٹی۔ یہ پٹ پڑی۔ پڑی سکیا بھوٹی۔ اُلجھڑن میں
ہار لڑی سب ٹوٹی۔ ہرئی مائے تجھ سے مدھرتین میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نڈ کجن میں۔ سن سری رشن کے بچن سکھی سکیا نی۔ چھپ نڈ منوہر
بن برم سکھ پائی۔ ہے لیکہ راج ست پر سہا۔ کائنائی۔
بندش گنیش پر ساد راگی گائی۔ ہو سیکرن ۲ بنی بدن جو بن میں۔ جو بن
کا مانگین دان کا نڈ کجن میں۔

۳۴۔ (خیال) زکسین جیم مگدن مروجہ بالی گھونڈ ٹکی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی۔ اسیلی بانگی اداوار بھاسن ہو۔ کر کے ٹول سنگھار رکھڑی کا سن ہو۔ دل
ہو میر شتاش خدا ضاسن ہو۔ کیا چھین ہو غنچہ ہن پان کی لالی۔ گھونڈ کی اوٹ
کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اس قدر تیرے خساروں یہ بن جو بن قدر فلک میں
جھلک ماہ روشن ہو۔ کیا دن کی آمد بدن میں مارل پن ہو غالی مائیم شکم جسم کنڈن
ہو۔ کیا اداسے رنج پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونڈ کی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی۔ کافون میں تیرے کرن پھول بالا ہو۔ میندی مبیسر نورتن گرے ملا ہو۔
رنج جھوم جھوم جھکون نے چوم ڈالا ہو۔ افسر جہان جو بن کا اُجیالا ہو۔ چھپ
عجب ناز انداز چال متوالی۔ گھونڈ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پری
پری سی تیری پیشانی ہو۔ وہ ادا تری کل جہان کے سن مانی ہو۔ حق نہالی کی اس
قدر مہربانی ہو۔ بندش گنیش پر ساد شوخانی ہو چھپ دکھا کے طبیعت بشمار
الچھانی ہو۔ گھونڈ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔

۳۵۔ شام بن گھٹا شام نہیں بھاوے۔ گھن گر جین ر جین ہے کاسن تا پردن ستاف
سیرن کہ نل نش دن بولت چترک شبد سنناوے۔ جب واسن دے آے او دھوگون
سی لہراوے۔ تھر تھرا نگ کینت بن پیو کے اٹھ بھاگے ڈر پاوے۔ اودھو

کب اے ہن سو ہن نبی ستادے۔ کب نہال کر ہن دے ہر کاراج بہاؤ
گادے۔

۲۶۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ بھو بی عجب الہی نور اور افسرِ مثال
ہو چشم و تیری سوتی چور۔ نگہ میں ہر جادو و بھر پور۔

دوہا۔ گل ترے رخسار کے کل کرتے ہن دید۔ آفتاب سے صاف تھا را چہ راہ عید۔ ادا ہم
تری سرنام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ دیکھ ناگن کالی کا کل۔ ہوا گل پریشانِ سنبل۔
سیر دل ہر عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر بلبل۔

چشموں میں رہتی بسی صنم تری تصویر۔ دن بھر اگلبدن تھا را ہر جو بن گمبیر۔ کرین
گلشن گل تجھے سلام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ مہربان تیری پیشانیء ہر گل گلشن میں
ثانی مغلانے کری مہربانی۔ خوشناتھیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہر یار۔ قتل کرو یا کرو رہا ہر تیکو اختیار۔ پھنسے
تیری الفت کے دام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ ہوے بی وفا خفا ہے۔ کرو ہر دفع جفا
ہے۔ لڑے کیوں کئی دفعہ ہے۔ حال یہ کہ صفا ہے

دوہا۔ دل سبل بیار کی دوا تھا رے تیر۔ نگہ مہربانی ہم کی یہ ہکو اکثر۔ ہے ہر دم دل کو
آرام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔ عجب ہم ترا دم ہو۔ خدا تجھ پر کل عالم ہو محبت
کیون ہے کم ہو۔ الہی یہ ہکو غم ہو

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہن پیار۔ پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیوں کرتے تکرار۔
برا کچھ کیا نہ ہننے کام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔ ہوا دل تجھ پر دوانا۔ شمع پر جیسے پروانا
مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ ستر گل گزرا ہر چین فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چنند بندش گنیش پر ساویمکان
کوچہ سالک رام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔

۳۷۔ کنجن میں باج رہی مرلیا مدن بھری۔ ادھر دھری گوپال لال کے سن موہن برج
 بال مدھر دھن کان پری۔ اب کوئی جتن بنے نہیں سجنی کھٹکاستہ ہر دن رین چین
 نہیں پڑت گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دتی ماری خچل چلانک چٹ پٹی چٹک ہری
 ہت ہر بس گنیش موہنی بسی کرن سنسار۔ تنک بن کی لکڑی۔ کنجن میں
 باج رہی مرلیا مدن بھری۔

ہیاک اک

۱۔ تیرے جھگڑے میں رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پرین
 نئی۔ کھل گئی بدری چھٹاک ہے تارے سوئی گنت رہی۔ بلیم تیرے جھگڑے
 میں رین گئی۔

۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسا کی گت ہنسا جانے مر م بجانے کا گا۔ کست کبیر سٹنو
 بجائی سادھو موے میں ملت سہاگا۔ رنگ جوئی لاگا۔

۳۔ شام تیری عجب رنگیلی انکھیاں۔ آپ رنگیلے سچ رنگیلی اور رنگیلی سکھیاں۔ شام تیری عجیب
 رنگیلی انکھیاں۔

۴۔ جو بن موہ دینھے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ کیجے جیسے کسم رنگا۔ جو بن
 موہ دینھے جات دگا۔ شام سلونے آو اب تم کون کو رنگ لگا۔ جو بن موہ
 دینھے جات دگا۔

۵۔ کرم تم کمان کمان لیجیو۔ کیہ کی دھری کیہ کے انگن کیہ کے بول سینہو سیاس
 کے انگن تند جی کی دھری سیان کے بول سہیو۔ کرم تم کمان کمان۔

۶۔ مورے لکھے مدھ بن لگت اُچار۔ ایک سے موتن کے دھو کے ہنسا چنت جھنار۔

جھار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ بیا کل تلچت بھوم پر لٹ کوؤ نہ سنت
گوہار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ جاؤن تے ہر ہاے سدھارے
تج دینھ گھر بار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ ادھرن نجن مانٹھے مہادر سیندر کپول لگائے۔
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ سوکواس سوہ یا ہی اچنہو تین تلک کمان پائے۔
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔

۸۔ شام کمان تے آوت جگے۔ لٹ یٹ پاگ اُنیدھے نینا پاؤن پرت ڈگ گئے۔
کاٹھم کمان تے آوت جگے۔ شیش مہادر دھرن کھرا پاؤن کپول لگے۔ لال
تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھین رس لیو سا نور و کن سوتن گھر جگے۔ کاٹھ
تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیا م جاؤ اُنخین کے وے ہن تھارے
سکے شیا م تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچا وے ہمکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک۔
چھائین کالی گٹھا چڑھ دیکھو اٹا جیہ مون مونے ہوت ہر دھک دھک۔ پگ
ڈنگات تن تھر تھرت بجلی راجا وے چک چک۔ تیری کنوار کنھائی چترائی
نھڑائی اب جان پڑی موہ نک تک تھرا برندا بن یاد آوے ان کا بن
سنی بنی کی بھنک۔ ہم تو گرجی ہن درس پرس کے ہکو نہ پیارے اُنک بھنک
تج لوگ لاج مقصود پیا دوارے کھڑے اب کھول پھنک۔ پونچا وے
ہمکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگے کے جو بن لوٹارے۔ بارہ برس کی راوھا پیاری تا تھ گنگن میرا
چھوٹارے۔ کر پکری بر جوری کرت ہن سوتن بارہو راوٹارے میرا جگے
کے جو بن لوٹارے۔

- ۱۱۔ سکھی بن نبی بجاوت شیام۔ رین سین ڈھونڈھن کو نکسین پریم سہت بچ بام۔
 سکھی بن نبی بجاوت شیام۔ بانس بنسریا ہر کھ لاگی حیرت لے نام۔ آس
 پاس جو تین گھڑا تین بھین سکھ بس کام۔ بانس کے بنتی کرت ہر درشن دیو گھن شیام۔
 سکھی بن نبی بجاوت شیام۔

بھیروین

- ۱۔ کیہ و دھ لجا تین گردھاری۔ ایسی کو بھتن تباہری باری۔ گوکل ڈھونڈھا ہر ندابن
 ڈھونڈھا ڈھونڈھی ستھرا ساری۔ کیہ و دھ لجا تین گردھاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھئی بیریاں درو جوابہ ٹھاڑھی رہون۔ کدر سپاسون جاے
 ملا دو نکسو جات موراجیا ہو۔ سیان درو چلے ٹھاڑھی رہون۔
- ۳۔ گل لالون مین را دھا پیاری بسین جاہی جو ہی مین کنیا بسین۔ گل لالون مین
 را دھا پیاری بسین۔ بیلا مین البیلا بے۔ سیلون مین نئی البیلی بے گل لالون مین
 را دھا پیاری بسین۔ پایکی سدا پایا باسا مین باسا شیا مہ مین ستیا مہ نوبلی بے۔
 گل لالون مین را دھا پیاری بسین۔ چاندنی مین چنداول فرحت لالے مین للتا
 سہلی بے۔ گل لالون مین را دھا پیاری بسین۔
- ۴۔ بنا پاک پر دگر کون کھریا لے موری۔ چوچھی بھرے بھری ڈھکاوے یا مولے
 قدرت توری۔ جو چاہے سو کرے بدھا تا چلے نہ کھو کی برجوری۔ بنا پاک پر دگر
 کون کھریا لے موری۔
- ۵۔ سیان کروٹیاں لینے دے۔ جاگی ساری رات بلم کروٹیاں لینے دے۔ سند
 گوری مدھ بھری انکھیاں رس ٹپکے واکي چھتیاں سیان کروٹیاں لینے دے۔

۶ - اچھا مور ابا بل دنیہ گو نوان - چلن پیا تیرے دیش نگر - میر و بابل نے دینہ گو نوان
چار اس جاڑے کے لاگے رہے تھر تھر ہوت جو نوان - چار مہینہ گرم
رت لاگی ٹپ ٹپ چودت پس نوان - پھر چار مہینہ چو مسوا کے لاگے بھیج گئے
رہے جو نوان - اچھا مور ابا بل دینہ گو نوان -

۷ - رات کے پس نوان نن دی مون پے ستوان کے گئے رہے - سیان لے آئے سُرخ
چو نر یا اور دیو را لائے ہاتھ کنک نوان - سیان گئے مورے پر دیوان دیو را گئے
پس نوان - موئے ستوان کے گئے رہے -

۸ - کیسے بھرون پنیان گیان - نگھٹوارو کے نان - اک ڈر ہی جھے ساس نند کو دو جے
بیرن سوتنیان - پنیان بھرت موری انکھیان لجانین دیکھ ہنسین سب
کانیان - گیان نگھٹوارو کے نان - نیسی کی دھن سن بیا گل بھینن نکسو جات جیا -
گیان نگھٹوارو کے نان -

۹ - ارے ہو ہیان نہ بجادو شیا مریا رہے - مڑی کی دھن سن جیا بیا گل بھو رہے
نکسے جات مورے پران - ارے ہو ہیان نہ بجادو شیا مریا رہے -

۱۰ - مڈھ بن میں کھڑی اٹھلات - چند ر بدن سندر مرگ نینی سو بھا برنی نہ جات - دھڑ
سیس گورس کی شکی تیلی کمرل کھات - گھونگھٹا دٹ چوٹ تینن کی لوٹ پوٹ
کرجات - مانگے دان کا نہ کنجن مین دیت کما شرات - جوانی دیوانی چارو ناکی ناہین
برابر جات - داس گینش بدن موہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات

۱۱ - جاہی جو ہی مین کنھیا بے گل لالون مین راو عا پیاری ہے - جاہی جو ہی مین -
چمپا مین چتر بھج بیلا مین ہباری لال دو نام و امین گردو عاری ہے - جاہی جو ہی
مین کنھیا بے گل لالون مین راو عا پیاری ہے -

۱۲ - تلکھ تلکھ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دے - بلیم کروٹیا لینے دے - نازک گوری

نہیں رسیلے کر نہ دھرت واری چھتین پر کر دیاں لینے دے۔ تلچھ تلچھ ساری رین گجاری
بلم کر دیا لینے دے۔

داورا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالہم۔ ہم جانی پیا اور ہیو سب بتیان توری چھوٹ
کرم ہمارے مون یہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہو ٹوٹ۔ کست خادم اپنے صفی سونہری
ڈگر یا گئی مین لوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیو درشن مین سدھ براجت تھلی
تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیرون کال کرے کتوالی پاپ پاپ
ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہین۔ شری من واکن موہ رہی ہو اچل
جھٹی پھرناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری مکت کی داتا لسی شیوا چھانڑ
چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔

۳۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیوں لیتے نہیں۔ ذرا نین کی سین بول
ہو ہم دام رو پیالے نین۔ لسن پیا پر پکھت سکو بیوفا کو دل ہم دیتے نہیں۔
ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیوں لیتے نہیں۔

۴۔ پنیان بھسرن جن جیو اکیلی۔ ٹھاڑھو گرنچ نند لالا چلیا کے ٹوک کرے
لبیلی۔ تحافہ پیا من کا ہر لٹھو ایسی کری بتیان وہ رسیلی پنیان بھسرن
جن جیو اکیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سنین پیا مار ڈالیں۔ ساس نند موری جنم کی بیرن
سیان کی پیاری ولاری سنین سیان مار ڈالیں۔ لٹ کھولے
اٹریا پہ۔ توری فکر مان مورے نند لالا ٹھاڑھی مھلیا پہ پھرون مین ساری۔

سین سیان مارڈولین۔ لٹ کھولے۔ حافظ پیاسون موہ ملا وہ پریم کی برچی لگی
اب کاری سین پیارڈولین۔

پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ ات بے گنگا ات بے کاشی بولے چسریا
برجاسی۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیابولت ہنس
ہن ہس نہ بولین بلاے ہاری۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ ارے سیان ہم سے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت الیلے ستوارے تم کہہ کے
ہومیت۔ ارے سیان سے ہم سے جن کرو پریت۔ سوتن کے گھر آدات جات ہو کون
تھاری ریت۔ ارے سیان۔

۸۔ ترچی نخریاد کھائے جاؤ جنیان۔ ان نسین کی ماری مرٹ ہون دلپر کڑیا لگائے جاؤ
جنیان۔ ترچی نخریاد۔ تن من ہون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی کو بھجائے جاؤ جنیان۔
ترچی نخریاد کھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جائے بلیا موری بھرنے کو نپیان۔ موہ کا جرات دیکھو جنیان۔ جائے بلیا
موری مور اکہا پیامنت ناہن۔ مکا لچاوت جیسے کنیان۔ جائے بلیا موری بھرنے
کو نپیان

۱۰۔ چلو ہٹو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جائے نہیں بیان۔ کھائے
سوگند لظیفہ۔ کہت ہوں نہ لگاوت تم سے ڈرت ہوں۔ اوچھے کی
پیت میں تو ایسی سنت ہوں۔ جیسے رہت ترور کی چھیان۔ چلو ہٹو چھاڑو
ستاؤ جن سیان۔

۱۱۔ ڈلاے حاو نیان ماری جیو۔ بیان ڈولاوت آوے سکھ نہ یا اس من ہووے
نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پر چوہے پسینا اس من ہووے
اٹھائے لیون کنیان۔ ماری جیو ڈلاے جاؤ بیان۔

۱۲۔ دیکھو چھیلان لگاے لیے جاے کدوا کی چھینان چھینان۔ نین کجرا ساے دار
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاے۔ کدوا کی چھینان چھینان ٹھٹھاڑو ستوت
کانبی سنا دے مورا جیرا چرائے لیے جاے۔ دیکھو چھیلان لگاے لیے جاے کدوا
کی چھینان چھینان۔ مین جنگل کی مورنی رے کوئی کنیا لگاے چلا جاے کدوا
کی چھینان چھینان۔

۱۳۔ اٹھ رے سپہیا پیارے سکر تیر کو ج تھک تو دنیا پیاری مجھ پیاری
تیری حبان۔ ایک تو مین راحب کی بیٹی دو بے بھی بدنام۔ اٹھ رے
سپہیا پیارے۔

۱۴۔ جل کیسے بھرون جہنا گری۔ ٹھاڑھی بھرون نند لالہ تکت ہن نورے بھرون
بھنجے پھری۔ جل کیسے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھن بچ ہاتھ سون پکڑے
گری۔ جل کیسے بھرون جہنا گری۔

۱۵۔ تو نے تو مورا من ہر لہنچا ٹوپی والے سنو لیا۔ ہاتھ مون بر بھی حکمت آوے کمر
سے بانڈھے کٹا ریا۔ رات کو بالم جسے روٹھے جاے کے را کھی پتور یا تو نے
تو مورا من ہر لہنچا۔ سچ کے اوپر جادو ڈرتیوں ہن کے مرتیوں کٹا ریا۔ تو نے تو
مورا من ہر لہنچا ٹوپی والے سنو لیا۔

۱۶۔ اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈو گار یا۔ مائی باپ کی ٹہری دولاری
ہاتھ چھوئی نہ رسا ریا۔ جب سے پڑی مین مہرا کے پالے دوے دوے بھرا دے
لگا ریا۔ اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈو گار یا۔ تیل لگائے پھلیا لگائے
ناپے مسالے کی ٹوپیا۔ کالی کالی چلیچن پہ جیا مورا راجرتک تک مارے
نخر یا۔ اد برج بسیا۔

۱۷۔ کلین سنگ بھونڑا بھائے ہے۔ چارون اور پھولی پھلاری کو کل شہر

چپاے رہے بیاکل چھاڑ پھین نند لالہ جانین کمان خود چھانے رہے۔ گلین سنگ
بھونرا بھائے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سبتھار کے بولن۔ پانچ ٹھاک کی کامرا ڈھٹے بات کست ہین بڑے
بڑے بولن۔ ٹھاڑھے قدم ترگاری دیت ہین مانو مند جی لے لیو مولن
دا دن مرد سرہ ہون موہن جا دن اپو ہارے ٹولن۔ سور و تو بار
مذارن کو ہے توری سب گین کو مولن۔ سور شیا م رس
بس بھین گوالن آنگن بھیت تر کرت کلون لالہ بچن سبتھار کے
بولن۔

۱۹۔ وہی چون کھائے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا میں دھیا جاؤ سودا کو مول
چکائے لے مزے سے۔ بزند ابن کی کچھ کلی میں ہیان پکر سمجھائے لے مزے سے
دھیان کی موہ چاہ نہیں ہیرا دھا سکھی کو ملائے دے مزے سے۔ وا کے بنا موہ
چین نہ آ دے کوئی جتن کر لائے دے مزے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا موہے کو پان۔ کلکتہ کی رتڑی ہریلی
کو جوان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پایا کے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پایا کو بن بن ٹوٹوڑھون۔ جب ہی ملیں
تب ہوئی ہون سہاگن۔ پایا کے کارن ہوئی ہون فقیرن۔

دوہا۔ ندی کنارے دھوان ہوتا ہی میں جانی کچھ ہوئے۔ جیسہ کارن جو گن بھی دہی
نہ جلتا ہوئے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پایا کے کارن ہوئی ہون
فقیرن۔ دوہا۔ چھاڑا کیلی پیوہین گئے کون دھون دیش۔ نا جانوں کب
آئے ہین جٹا جوٹ بھنے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پایا کے
کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا جب سدھ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نین۔

مور چیت ہوئے دھری گردن حافط پڑے نہ چین۔ ہوئے ہون فقیرن ہوئے ہون
فقیرن۔ پیاکے کارن۔

۲۲۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ بہیان گونا بہیان گونا۔ شیا م رے موری بہیان
گونا۔ مین تو نار پر اے گھر کی مورے بھروسے گو پال رہونا۔ ڈگر حلیت چھوڑت
ہسکا کا کو ڈاؤر تھا رو رہونا۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ جسو ست پاس
پکڑا لچھلہون تاسون چھیل سوانگ کردا۔ شیا م رے موری بہیان
گونا۔

۲۳۔ گونا لگ بالم سنگے جلو۔ دے کونا پر جو را لگت ہین ڈھال تلور یا بانڈے چلو۔
ہم دھنا بھر لو لگری گھیلنا ٹھاڑے جو بن تم تا کا کرو۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔
۲۴۔ پھیری نے نے جاکے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کا نڈے دھوئی جب دیکھو تب ٹھاڑو
انگنوا بھیکھ دیے سے لیتے نا ہین بارہ برس کے مانگے جو ہوا۔ پھیری دے
دے جاکے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو یے جاکے کروندا کی چھیان۔ لپٹ جھپٹ بر جوری دیکھا دے ڈرے
ڈارے موری کر بہیان۔ کاہ کردن ہٹکو نہیں مانے چھوڑت ہر موری نہیں
بہیان۔ دیکھو یے جاکے کروندا کی چھیان۔

۲۶۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔ کوٹ مدن سورت نیچا در کوئی سکھی کر دیوے نہ ڈونا جنگ
نگرمون شور مچھوڑ چھو ڈپان کھان اور سونا۔ سائوری سورت بھان بھو بہت لے
لے سکھی بھر بھر دونا۔ شہری رگو راج مکٹ والے پر آخر ہین فقیرن ہونا۔
آلی سیا برکیسا سلونا۔

۲۷۔ جاو بھری شیا م توری بھریا۔ جت چوت تب بس کر را کھت سندر شیا م رام
دھن دھریا۔ زلفین جت مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لٹکن من ہریا۔

جگل پریا متھرا پر باسی پھنسی جال پنج منو چھریا۔ جادو بھری شیاام توری بھریا۔

۲۸۔ شیاام توری صورت پرین واری۔ جاکھ کی مسکان مادھری بار بار تا پرلبھاری۔
بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ شیاام توری صورت پرین
واری۔ ڈوگر چلت ہست کرت سا تورو لپٹ بھپٹ جو لیا موری پھاری۔ شیاام
توری صورت پرین واری۔

۲۹۔ بنشی بٹ چلورا دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بجا دین رہس مچات بھاری۔
نک تک تھی تھی کرشن جی ناچت سکھا بجا دت تاری۔ نیور بھیا پاپن باندھے سر سے
اوڑے ساری۔ انکرت گنکرت گنکرت گنکرت ناچت دے دے تاری۔ گوپی گوال
گمن سب ٹھاڑے نرت کرشن مراری۔ حافظ کست بنت کچھ ناہن لیللا پر م
پاری۔ بنشی بٹ چلورا دھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرت تک تھی تک تھی تک
تھی تھی جھانجہ مردنگ ڈمر ڈھب باجت اور بجت شندیا۔ انکرت گنکرت گنکرت
گنکرت دن دن دن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ گن ات سن سون سن دیاتھیت
میا سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچریا جندیا لگتی مور۔ ٹھاڑھی مین جہنا پورون رے۔ مچریا بندیا۔ جاسے کو مور
بارے لم سون جہنا مین جال چھڑاویں۔ مچریا بندیا۔ جاسے کو کوڑو چھوٹے دوز
سے جہنا مین بنشی لگا دین مچریا بندیا لگتی مور۔

۳۲۔ رام کرے کون تینا نہ ارجھیں۔ ان نین کی سین جری ہوار جے نینا سر جھے
ناسر جھیں۔ رام کرے کون تینا نہ ارجھیں

۳۳۔ ماری سرون مین تو پیر سپریا۔ ساس بتاے گئی پنا کوٹنا سینان چلاے کے سین
اٹریا۔ بھارے مین جھو کون پنا کوٹنا لاکھ روپای کی چوٹ اٹریا۔

۳۴ نہ گئی تو ری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے کنواں پر تک۔ تک مارین گویاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے گیل مان اپنی پرانی تا کین لویاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے جھروکھا تک۔ تک مارین بھریاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے سچ پر جھک جھک لیت بلیاں۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ جیسے چکنا پیر پتو آئیے چکنا لگی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن تڑپے ہمارا جی۔ کیوں کھڑا موری جان گیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ پیارے گلی سکوج ہو نہیں ملنے کو داؤن نینن ہی رس لیجئے بیری سگر وگاؤن۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔

۳۶ چلو باری دھنیاں گنگا ہنارے آدین کاشی مٹن پڑت گنواں۔ گنگا ہنارے سورج بیان لاگوں مانگوں ایک گنواں۔ گنگا ہنارے تھری پیری چڑھے ہوں سیان کو کے دیو ملواں۔ چلو باری دھنیاں۔

۳۷۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا مین۔ پہلی پٹھونی ناؤ آوناؤ کے سنگ موری جاے بلاے۔ دوسرے پٹھولی دیورا آو دیورا کے سنگ موری کمر پر اسے تیسری پٹھونی آپ ہی آئے ہنس اٹھ چلین پیاسنگ دھاے۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا مین۔

۳۸ سوامی موری تیباں بسر جن جیو۔ تم تو بلم پر دیوا جیو جھلک دار جھلنی لیتے آئیو۔ جو رجو کر پاؤں پڑت ہوں جلدی لوٹ سپا گھرائیو۔ سوامی موری تیباں بسر جن جیو۔

۳۹۔ سنولیا یا موری جیرا کی درد تباے جیو۔ کاشی لبانی کاشو کے راجا دیتا اندر جیت۔ نگرا جو دھیا سو نو پڑد ہی بسا کبریا جیت۔ سنولیا یا موری۔

۴۰۔ سانچی کدو کمان رات جاگے۔ جھومت پھرت چھیل متوارے لال لال گرے
کمان لاگے۔ بھور ہوتا اٹھ آئے کمان تے باتیں کرت پریم رس پاگے۔

۴۱۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے۔ سر سر لگری لگری پر کرد اپنی کمر موری
لچک نا جاے۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے

۴۲۔ موری دہیان کیت گوری تھر تھر موری چھتیاں کرت دیکھو دھردھر دھر دھر

موری دہیان نئی ریت کرت گردھاری بنواری پکاری مارت دن بھر
بھر بھر۔ گوگل سے آج سکھی بھاج بھاج سب چھپ رہن نار سکھر سکھر۔

موری دہیان۔ موری بیان اینچ لئی پچ پچ تن چیر پچ کسو سر سر
موری نرم کلانی مڑکائی کرکائی مورے اٹلیا کی ڈوری توڑی تر تر تر۔

موری دہیان کیت۔ برسات کیس رنگ کی بوندا نو میٹھ اگر ت گوری تھر تھر جھر۔
پیافر جت تن مورا تھر تھرات پک ڈنگات مکھ ہر ہر ہر۔ موری
دہیان کیت۔

۴۳۔ ترچھی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریاد۔ ان نینن کی ماری مر ت ہون دلیر
کڑیا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریاد تن بن مون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی ہو
بھجائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریاد۔

۴۴۔ بچائے رہیو مارت ہن نینان بان سلکین لوموری تیر کی گانسی بھوین نی ہن کمان
بچائے رہیو۔ گورے کھکے ادھرن اد پرات چھب دیت ہر بان۔ پیار ہو۔ سکو
بس جیال کر لیتھو جب ماری اک بان۔ بچائے رہیو مارت ہن نینان بان۔

۴۵۔ مرلیا کا ہے گمان بھری۔ جڑوڑی جانون پیر چاؤن منوین کی لکڑی سکھون مرلیا پر بھوک
سو ہے کہون کے ادھردھری۔ مرلیا کا ہے۔ مڑی سن نرم سب ہو ہے دیون
دہیان دھری۔ سورشیام رس بس بھتیں گمان پر ہر دہیان دھری مرلیا۔

دو

پیارے تھری سدھ پین چھن ہون بسرت ناہ
 مگ جودت مینا تھکے چھٹی ملن کی آس
 پیارے تھری برہ مین مذی بھئے پنج نین
 نش دن من بیاکل رہے برہ دیون پھوک
حافظ پیارے لال بن پڑے نہیں چھن چن
 جودیکے سو پائے **حافظ** کہیں یہ لوگ
حافظ تھری درس بن تلچت ہون مین بن
 تھری سدھ بسرے نہیں چھن ہون پیارے لال
 پیارے تیرے چرن کی کولن کمان لو بھید
 چمت کارو روپ کی موپر کی بجائے
 زردل سورت پیو کی یون گھٹ رہی سماے
 اوی سپنے توہ بل گئی چھن مون بار چنپاس
 مری دھسار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ
 پیارے تھری درس کو ادھر رہو جو آئے
حافظ اب اکلات ہوتا تھری اس
 کر کا پست پاتی گھٹ جل بھر آوت مین
 کاغذ بھیجت مین جل کر کا پست مس کیت
 لکھن پڑھن کی ہی نہیں کئی سنی نہیں جات
 یکن پانی نا لکھن دھرے رہون جیہ مون

ورشن بن جیہ جات ہی **حافظ** کراہ کراہ
 مور چھت ہئے دھری گردن کو دوس جہ پاس
 تن من کٹ کٹ یون گرت جیون کر اردن رین
 تم بچرن سدھ جب گردن اٹھے کریجے ہوک
 کھان پان بھائے نہیں تلچت ہون دن رین
 پران دان جب سہم دیو ملو برہ کو روک
 کب لون پیارے آہو پتھر نہارت مین
 بیاکل جل بن مین جیون **حافظ** کا اب حال
 چھن بچرت جا کے پرین جھادان چھاتی چھید
حافظ ورشن کرت ہی بھان سویرے آئے
 جیون مندی کے پات مین لالی لکھی بجائے
 سس کوس یتیم بسین آن سلاوے پاس
 تھے درگ جیون جیون مین تیون تیون کاٹ کراہ
 اب کیا اگیا چوت ہی گھٹ مون ہے کہ جاے
 بیگ آئے سدھ لیو اب پرہا کرت برہ اس
 کو روکا غذا تھ دے کھو کس یو مین
 پاپی برہا من بے تھا لکھن نہیں دیت
 اپنے جیہ تے جا یو میرے من کی بات
 تم پیارے من بسو پانی باچر کون ۛ ۛ

یاتی واکو نیچھے جو ہووے پر دیس
 کا غڈ تھوڑو بہت گھنہ ہم پر لکھو نہ جاے
 پیارے پاتی ناکھی گئے بہت دن بیت
 پاتی آہ عارین ہو جو ہو پچھ پچھ پاس
 ادھکھنن سون لکھی برہ روگ نہیں جاے
 کر کلن پاتی لکھی پیارے پتر سجان
 جب سدھ آدے آپ کی برہ آگ سرے
 بھوت لگے دراپے سب کا ہو سدھ ہوے
 پریت نہ ڈٹے اُن ملے اُنم سن کی لاگ
 تلسی جگ بین ہن بہت بھانت بھانت کے لوگ
 پریم ڈور بے شیل ہوے جن توڑے چکے
 چا کرک چاہت سوانت جل جلیتی چاست بھو
 جیسے پھول گلکاب کو سکے ادھک لباسے
 تم پھڑت جھن سون مردن کمان جیون بن توہ
 اوچھے کی حلقہ بھلا ہو بھی کون پریت
 ہم پکتی تم کنول دل سدا رہو بھس پور
 نین اوٹ حب سے بھین پڑے نہیں جیوین
 حافظ جن سون شیل نہیں سونر بھب سمان
 من راکھن ہون برج کے جی راکھن سجھاے
 جب برجے تب نارہن گئے پریم رس لین
 پیہ سورت چمٹ لاسے کے اب رو دین یہ نین

جو نش دن سن ہی سے تاکو کون سندیس
 سندھ مدھ جل بہت ہو گا گر کیسے سماے
 اب دینا کی ریت ہو کھ دیکھے کی پریت
 تن سن کو بہرکت کہے پرے ملن کی آس
 پاتی نیچھے کا بھو جب لون بلونہ آے
 ایک ایک اچھرن پے دارون تن سن پران
 حافظ سائل ہوے گردن پاتی لکھی نہ جاے
 پریم سدھارس جن پوتن نہ رہے سدھ کوے
 سو جگ پاتی مون ہے ملے نہ چلک آگ
 ملے ملے پریم سون مذی ناہ سجوگ
 حافظ پھروہ ناچڑے بیچ گانٹھ پڑ جاے
 ہم چاہن تو ملن کو جیسے چست رو چکور
 تیسے پریت سیل کی دن پر دن ادھککے
 تو سورت سن مون بے دہی جیادوت موہ
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت
 ہم پر کر پانچوڑیو کیسا نیرے کیا ڈور
 سیکل جل بن میں جیون تلچیت ہون دن رین
 نا جانوں کیسہ کارنا کیو سنشس بھگوان
 تینا برجے نارہن لین اگھا رو جاے
 اوس تے پردوس بھتے یہ دسوا سی نین
 سیری آگ لگے کے دوڑن پھر جل لین

ان یارے تیکھے نلش تکتس سے ورگ بان
 لٹ پٹ پاک دھرتی دھرے اٹھ لٹ بت بین
 جیتے مون لو پر پڑی سیام سلونی جو ت
 سب کو من ہریت ہیں حافظ ٹھے بول
 آج دو بچ و دیشس پیشش نکسو لیور
 مون سن منسا یہ تہی جنم نچاڑن پاسے
 کھ کر کیم پاؤس نین جیہ مون ہو بڑھال
 کھن ٹھیکے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاری جے
 تن دکھ من دکھ نین دکھ ہیر بھی دکھ کھان
 احمد ست اتار کے گسٹ ہے سندر
 تم بن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ
 میرن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ
 پیارے میری تیند کی بات تمہارے ہاتھ
 لال پایکے بچرتے بچرتے گئے سب چین
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین
 میر من تو پے رہو تیر دمن سوہ ماو
 ردو ما دل ہیکے سکھی داکی ہو یہ ناہ
 آج سکھی ہم ام شنی یہ پھاٹت پیسہ گون
 سو نو بھون و دیش پیسہ آو بھ سانس یتہ لیت
 من بھلاوت دن گویو ما کھن ہے رین
 تپھون اتہ بیباکل پری برہ لیون لوٹ

لاگت سیٹ آئے کے پاچھے کھینچت پران
 کچھو یو سون کھٹ پٹ بھتی سوٹ پٹ پکت نین
 لونی لاگی بھیت جیون دینہہ دو بری ہوت
 یہی منتر تم جا یو لسی کرن ان مول پڑ
 تم نیتا آرو میو کے آئے بھئے اک تھوڑ
 بچھڑن انک جو دوہ لکھے ناسون کہا بساے
 پیسہ بن تے تین رت کہون نہ ٹٹت جبال
 گھائل سی کھوست پھرے مرم نہ جانے کوے
 مانو کہون ناہتی واکھ سون پچپان
 بچرے نانش پھرے ہی جان اوتار
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 اوت ہو تم سا تھری گئی تمہارے ساتھ
 بھو کھ پیاس نیند وگئی آروہ بانہ بھئے نین
 نین پیاسے ورس کے نیک نہ پاوت چین
 دوو بیباکل بن لے چین شہر یہ ناو
 شام دھیان ہیکے بے تاکی ہی پر چاہ
 پہ اوہیرے ہوڑے پہلے بھاٹے کوان
 مورت آوت دھیان مون اٹھ اٹھ آو ریت
 کہا کرون کیسے بھرون بن دیکھے نین چین
 کا کہو پھر آئے تم جب تن جیے جھوٹ

میرت مگ انکھیاں تھکین بھو حال بے حال
 پیارے تھرے درش کو چلا کرے چت نہت
 پریت ریت تم اگلی دئی سبے بسرے
 پر ت دن یان ادھکات ہر برہ تھاک تاپ
 ایک لکھے سے بچے لگے ایکے من ہر لیں
 سمن گلی سکوح ہر نہیں ملنے کو داؤن
 مٹر ملن سم ہر نہیں حافظ کو و مسکھ
 حافظ پریم کے روگ کو اوکھ لاگت ناہ
 حافظ جی کے درس بن چت دھرت نہیں پھر
 پیارے تھرے روپ کو ہی بچے مم چت
 نکست ناہن جان ہر پیارے تھری آس
 جو بن لگے یان سکھی پو چھائے پردیس
 حافظ گرجن کی کمی نیک نہ بھائی چت
 بر بھی لاگی پریم کی اٹھے کر بیے پیر
 حافظ کچھ چننا نہیں پڑو رہے یہ گات
 ہاڑ ماس کانٹا بچے برہ روگ تے ہاے
 چھن دیکھے پیارے تے من نہیں نیک گات
 پران لے ٹھاڑو نذر حافظ تھرے ہیست
 بھانے سمھت نہیں رو دت ہن یہ نین
 پیارے کیہہ کی پریت من ہین دیو بسرے
 کلپ کلپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ مانہ

حافظ جی کب آے ہن بیان پیارے لال
 جم لو بھی من مون چھے سکھ سمپت ادوت
 بیا کل نش دن چت ہے کل نہ پڑے اب ہاے
 تن جر کے کو ملا بھو جب سے پھر طین آپ
 چتون چتون بھانت ہر کا جر تو سب دین
 نین ہی رس لیے پیری سگر دگاؤن
 پی بھرن تے ہوت ہر ادھاک نہیں کو دھک
 سبک سبک گر گر پڑے اٹھے کراہ کراہ
 سو پچھے نہیں بات ہو ایس تھرے پیر
 دور بیٹھ دیکھا کرون حافظ جی اب نہت
 نین پیارے درس کے رٹ پیاس پیاس
 حافظ جی اب کا کرون کیسے ٹھہون سندلیت
 پر یو سوئی پچان اب برہ دہر تن نہت
 ٹپک ٹپک آنسو اچو کین چت دھرت نہیں پھر
 پران آین تو جائینگے گون سے اُن سات
 رہے اکیلے پران ہن سو دویون پٹھائے
 آکھن آگے تم رہو سدا بنے دن رات
 ہر پیارے من موہنی سو کاہے ہین لیت
 بیا کل حافظ درس بن تلچت ہن دن دین
 کہا چوک حافظ پری سو دیجے تلاے
 برہ میں بیا کل رہون بھو جن بھادتا نا نہ

گوں رہوں تو پریم مومن ہے پیارے دن رات
نشِ دلِ جیا بیا کل رہے برہ دیوین پھوک
ہم بیا کل تلچھت ہیان جیسے جل بن مین
رام کرے کون کا ہو سون یہ نینا رنچے نہ
حافظ ہم ہیری بھے سیت بھتی اب غیر
حافظ اب اتنے کون ریگھے تھرے نین
کیا اُر جھے کیہو اور سون نین تمھارے جاے
رام کرے کون ناگین نر موی سون نین
حافظ اب کیہو اور سون لاگے انکے نین
پیارے درشن دیت تھے ہین اچھ نت
پکشی نیسنایار کے کون اُر جھے اب جاے
نئی بھتی کون پریت ہم سون پیارے جاے
جان پریت کون اور اب لاگو تھر وچت
پریم نچ گیسو ہو نہ نفع جیسے جان
حافظ گھائل پھرت ہوں لو ہو ٹپکت نین

تو سورت نین بی حافظ سو بیری نہ جات
تم پھیرن سدھ جب کردن اُٹھے کریکے لوک
تم کون اتنے جاے کے حافظ جی رس لین
حافظ کوٹ اپاے پھر سُر جھانے سُر جھانے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر
پھر کا ہے ہمری سرت بسرے نادن رین
جو دیو تم چت تے حافظ کو بسرے
پران جان چوں تلچھ کے اُن مین کی سین
یا ہی سون کم پریت کر تھین کیو بے چین
اب کا سون مینا لگے پھیر لیو جو چت
حافظ یہی کارنا تھین دیو بسرے
دھیر دھرے کم چت اب کہا کرے کہاں جاے
لگے گھٹا دن نیہ تم جو پیارے اب نت
اب او دھوا کٹی بھتی پران یو جیت مان
برجھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

سورجھا

اُٹھ مانگے نین نین بان جا کے لگین
رٹت پیاس پیاس ورت سدھارس پیاسے
تم کینھی و پریت جان پڑی حافظ ہسین
بل رہن دن رین چین نین اک چھن پڑے
پران ہمارے یاس ورتن اسانچ رہے

لگے کال کو تیر تلچھے تھوڑی دیرو
پیارے ورتن آس نکست ناہن پران ہین
پیارے تھری پریت دن دن بیان ادھکات ہی
ادھک دکھی ہین نین حافظ جی سب لنگ سے
گی بھوکھو اور پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

کے گویا حال بجا لکھا کہ کون کا سون کہون
تن بھیو بار دوریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
دن بیت اندھیرات چین نہیں لت چت
دن سرگرت جم آگ رجنی جس کو پرا بھتی
پھر کت ہن دن رین پر پس نچی اڑن کو
تلچہ تلچہ ہو چھین روپ سرور دوس بن
اڑ دیکھین اکبار اپنے پیارے جاے کے
جن تے تپن بھجات تے بدرالابی گئیں
گل گویو سگرو مانس کھرت ہو نکست نہیں
جکے نہیں برسات تنکو دکھ دو تو بھیو

چھن ہون پیارے لال حافظ جی بسرین نہیں
پیارے تھرے ہیٹ انکھیان تے ندیان نہیں
پریو پرہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں
آن سون کیو گاگ حب سے تم کیو گون ۛ
چنک ڈلاوت نین اڑ دیکھین تھر دوس
جیون پھرے جل میں تم پھرے گت یون بھتی
بیگ دیو کرتار ان نین کو سیکہ بل
رہ رہ ہو دھندھات بن کی ڈاڑھی ٹھوٹھ جیون
وہ چتون کی پھانس کرک کرکے کر گئی
جن کو ہر برسات تنکو ہر برسات شبہ

بارہ ماسا سورٹھا

بھتی برہ تن باڑھ نئے نئے باور نرکھ +
من بھا دون تچ گیارہ آون کی نہیں سدھرت
بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھو شریر کو
پل چین آٹھو جام کل نہ پرت لکھ سکھ دکھ
ہین بھیو ہی پچار ہرن تن من اور دھن
جیون گرکیم کو بھان سبتن تانے دیت ہی
راکھ پیہ لگاے نش دن پریت بڑھالے کے
تم بن شیا م بسنت دیکھ دیکھ کلے ہیو
آنسوارنگ گلال چکپاری انکھیان بھین

ایو ماسا ساڑھ نہیں آے پر یہ پران پت
سادن سہت سینہ ہین جھولاوے کو سکھی
بھا دون بھر بھر نرنی تال اڑن لگے
کنوار کنور بن کام کل کرت او سکھ ہرت
کاکھ بار مبار مل کھیلست سب سکھی
انھن ات دکھ وان شتیل شتیل سیت کر
پوس پریم سہت لائے پو پیارے بن کو ہین
ماہ ماس بن کنت کھن کھن سکھ بن
پھاگن مین بن لال بیرا بیرا نہ بھا دی

<p>حیاتِ چلت جب بات ہو بھرن کی اور سکھی سکھی ماہِ بسیاکھ لاکھون بن پھولے سمن جلیقہ جرات سانس شتیل درم کی چھتر لو نڈلیو یہ دیش اب آؤ پر دیش سچ بکل رہون دن رین پیارے تھرے درش بن گادون دھرو سب نام پریت کری سنی نا بھی ہم حافظ اگیان بھول جائیں تو ساخی ہو</p>	<p>تن ڈولت جہ بات تھر نہ رہت تھر تھر کنیت لاکھ لاکھ اچھا کھو پیہ اچھے پیہ لکھن کو بیتے بارہ ماس تکت تکت پیہ نپتہ نت اودھو یہی سندیش کیو بہرون جہاے کے مگ جو دت ہن نین حافظ کب لو آے ہو مکھونا کچھ کام بد نامی سے پڑی تم ہوے پر مہمان تعجب جو ایسے کرد</p>
---	---

کبیت

۱۔ تارو ہو نکھا دپر ہلا د کو آبارو سدھ سادو راہیا کری پادرج لائے کے۔ کو چکنا تھر
ہاتھ دھر گز برج ناتھ پالیو بھج تہہ تین پندرے لجاے کے۔ بارن کری ہو نیک
یارن کے تارن مین کارن کہا ہو جگ تارن کماے کے۔ جودت اسیتے ہو نہیں
سودت کتے ہو پر بھو ایسے ہی تے ہو کہ پتے ہو حوت لائے کے۔

۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھلونا نہیں بھانت بھانت باگھن کی کھال تھی سشیو من
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت ہن جوگی جتی پھیری کی کھال تھوڑا پانی
بھرائی ہو۔ ساہر کی کھال کو باندھت سپاہی لوگ گینسٹن کی کھال
راجا راین شہائی ہو۔ کین کو دیا رام رام کے بھجن بن مانش کی کھال کچھ کام
نہیں آئی ہو۔

۳۔ راجا تو گن راج کلج کے ساجن پے رنگ تو گن سیرچن کی لگن ہو۔ کامی تو گن
کام لوچنی کے نین پے دھنی تو گن دھن دھرت اگن ہو۔ کو تو گن کو رتائی کے
کھا بنے پے شور تو گن رن جھرت لگن ہو۔ سنت تو گن بھگوانت کے بھجن کو تو

کا ہو پے گن کو دکا ہو پے گن ہو۔

۴۔ دوہا۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہ پست تن کے ساتھ میرے گن او گن
سے گنو نہ گوئی ناتھو۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ راجا رام تیرے ہی
رچے ہن لوگ سرز ناگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کینھے تب چپ جا پ
سوئی ٹر بھاگ جا کو تو سون انراگ رے۔ آپ تن دیکھئے نہ دیکھو کر تو ت
سیری ادھم ادھار بے کی تیرے شد باگ رے۔ موسے
او پر ادھی ہن نہ تو سے ہن سہن بار موسے بزگتی ہن نہ تو سے گن
اگرے۔

۵۔ جب تے ہارے بران پیارے ہن پر ہارے آت دھیر نہیں دھارے
جات پیر ہیہ میں جگین شیتل سمیر بھو تیر کاندی کے تیر بیر بل بیرو بن نیر
ورگ تے ڈگین۔ کیسری سان جب برہ پڑی ہو بھان جوگ گیان او میند
جو تھ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہن شول ہول ہین ادو دھویہ کدوب
کے پھول گونی سے گین۔

۶۔ پیاری پیاری سورت تھاری نش دوس پیاری ہر دے بست موسے
بسرے نہ پل ہو۔ ورس پرس بن ترس ترس رہن نین کر اپنے سونا ہن ہیہ
کل ہی سدھ آئے چاتی بھائے حافظ جی ساری باتین نین سے شوچ بس
بجئے ات جل ہو۔ جو کے تنگ مرے دیک نہ جانے کچھ تھی یہ کینھی پیارے
تم نے شل ہو۔

۷۔ گئے کہ آون نہ آئے یہ سادون میں ادو دھو میں بھاون بھلائے رہے ہن تھین
ہوے رہن بھال بال برج کے گو پال نیارین دن نین تین اپار دھار ہوے
بھین۔ بٹھ جن پونج ٹھام جتنا کچھ دھام چھاٹڑ شیا م پا ہن وہان سٹھات

سویات نہیں رہیں۔ گرجی ہن گھن گھور کر سچے ہن بن مورند کے کشور سن
عرضین آج نہیں۔

۸۔ کارے کارے باد روڑا وانی لگت اب داد کی دھن سن بھولی دشاتن کی۔ بوند
کی جھک چھوڑ پور بانی کرے ہرے من مور شور چھون اور بن کی۔ ہری
ہری لٹکارا و بن گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی۔ نند کے کمار بن
لاگین اور آرا و دو پھیا پکار جھکا رہی گرن کی۔

۹۔ سادن کے ماس من بھا و ن کے سنگ پیاری اٹا پرٹھاری بھتی گھٹا اندھیاری
مین۔ دامنی کے دھوکے چک چوندے ورگ کب ناتھ چھین سون مڑ بے
پیانک واری مین۔ کو ط رت دار و ن ایسے را و سا جو کے روپ پر بھارتک
گھاشنک شچی کے نہا لای مین۔ پاک رہی ہر جس جاگ رہی جو لا جن مین نہہ بھو
نہہ مہہ بھو سویت سازی مین۔

۱۰۔ بھورے کہ سناچ اور بن ہی کہ مگر انچ سال ہے کہ ماس یہ جام ہی کہ چھن ہی ہم
کہ گریم بست ہی کہ پادس ارد بھوم ہی کہ گن سمیر ہی کہ تن ہی۔ آگ ہی کہ پانی نیند ہی
نک دیو رانی چلی ہی کہ تھل بد جگ ہی کہ کس ہی۔ اند کو کند نرند کو دلوک کھ اند
آنگ بھو رات ہی کہ دن ہی۔

۱۱۔ جو جو جو درگ نور نور نور کھ جو جو جو چرچ چکس چے گئی۔ جھک جھک
جھانکن جھو کھا جھانک جھانک جھانک جھانک چھن سے تیرن دے گئی۔ سویت پر
بین کھ چند رسون ادودت ہوت سرو مسکیان مین جھو چرت کے گئی۔ لگ لگ چن کوچن
سون ہیر میر لاگی سی لگائے کے پست من لگئی۔

۱۲۔ دارے کون تھنی لہارے کون لگی کو بھارت اکل بھارے کون ماکن مٹا دی۔
بحرم بھرم آوت چون گھاتی تو یاری لگ پریم پائے پور کے پر باہن منو بھئی

جس گئی وہ دن کون کا چو کو دیوگ جہاں بار بار کل بسو رہت جی ہی ای ہو جی راج
ایک گوالنی کون کی آج بھوری تے دوار پے پکارت دہی دہی -

۱۳ - دو ہا تو ہی نہ ہو گیو ہی ہی بھاؤ۔ ان آئے آوے نہیں آئے آد آو۔
نہ بھکے نہیں کے جب سے نظر ملی تب ہیں سے چت کو تو لگیا ات جاؤ
ہو۔ ملت ملت من مل مل ایک بھو پر پر پریم پھند کو انو کھوار چھاؤ ہر کے
نہ سکت تیرو ہی نہ ہو ہی ات میرو ہو گیو کچھ ایوئی بھاؤ ہو۔ تیری آن
آئے آن آوے ہوئے رہت ہوئے آئے آئے جات پیارے تن
آؤ ہو۔

۱۴ - باجی اٹھ دھائیں باجی دیکھیے کو دوڑی آئیں باجی مرجھائیں سن تان گردھر
کی۔ باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنبھارین چیر باجن کے برہا نل
ات بھر کی۔ باجی ہنس بولین باجی کرت کلو لین باجی سنگ کی ڈولین
سہ رہی ناہن گھر کی۔ باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں کون باجی باجی
برج بانسری تو ساؤرے سنگھ کی

۱۵ - جل کے نہ گھٹ بھرن ہگ کی نہ پگ دھرن گھر کی نکچہ کرین بیٹھی بھرن
سانس ری۔ ایکے سن نوٹ گئیں ایکے نوٹ پوٹ بھینن ایکین کے درگ
تے نگس آئے آنسوری۔ کہیں رنلیک سو پر ج نیتن بدہ بدہ حک
کھائے ہاے ہوئی کل ہانسری کری آیاے بانس ڈارے کٹاے تاہ
آپچے گو بانس نہیں باجے پھیر بانسری

۱۶ - ات تے کھائی لوکا تین کے سکھان لینے کہ چترانی کیل ہو ری کی چائی ہو۔
ات برکھجان کی کما ری سکھائی آئی گن آلی میں رسائی سے شہانی ہو۔ لالین
کالین کی لالین پے ڈارین موٹھ چلین پکپاری سکھ کاری دھون گھائی ہو۔

کیس کو سائے مسزنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے بر سائے بھرائی ہے۔

۱۷۔ پوری ہو ری کورت غیر بھر جوری لینھے کوری کوری پھرین گوال بال سہرائی

ہے۔ تائین نند لال لال چیرازی دار دھرے گرے بجاوت بشل بنال
کی سہائی ہے۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری انوراک پھاگہ
شیام سون چائی ہے کیس کو سائی مسزنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے
بر سائے بھرائی ہے۔

۱۸۔ سیدہ شری سکل کُن کُن کے ندھان شجہ گیان گھن بدھ مان ظاہر چھان

ہیں۔ وویا کے اپار جگ پادوت نہ پار کوئی سیر تاشوہ سبھ سندھ کے
سمان ہیں۔ شیل وان دھرم وان ات کرنیم وان جگ مت اسلام
صاحب سبحان ہیں بنا پو رتالا کر پاشھک سور گھونا تھ نام شری محمد
حفظ اللہ خان ہیں

۱۹۔ بھاگت جنود اپاؤن پڑون مین تھارے اددھو کیو یہم بھجائے میسری

بتی کنیاسون جاوون پدھارے پک گو کلائے پران پیارے گوگل بچارے
بھو مکھے پھرین تاسمیا سون۔ پادین دبل پیر بھراوین گیہ دھاوین ہوا دھپنہ
لاوین نہیں گیا سون سوکھ ہے کچ پنچ گخت نہ بھو نہ بھیراے ہو بل بیر کیے
رہو جائے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھالے میرے بارے کو بھو راے لاوین کیو یہ بھجائے اددھو پیارے

بل بھیان سون۔ دادن کی بات تھیں بھول گئی میرے تات کھات نہیں
دہی بجات ار جھے جنیا سون۔ کھلیت انگ بھرے سنگ سکھا بالن کے
لالن کیون دوس رہو سچ کے بسیا سون۔ بوڑت بنھا ردھار نہا دھار
گوں گوال کیے ایک بار پار کر پائائی نیا سون۔

۲۱۔ آج اکیلا تھمتے سو بیدی گرے بار بار کھ پر موتن کی لڑی درکت ہو۔ دھرت
ہی پگ کیل چوڑی کی نگس جات جب تب گانٹھ جوری ہو کی سرکت ہو۔ جان ناپرت
نیر ہلا و پردیش پیشش اُسے جن سون انکی درکت ہو۔ تنی تن ترکت کر چڑی
چرکت انگ ساری سرکت اکٹھ باتین پھرکت ہو۔

۲۲۔ سو جنت نہ وار پار کھو پریم ہی اپار ملن اٹھواہ دیکھ دیکھ سرج اڑات
ہو پاتی کو آدھار پانی پرست سینہ سندھ ہر ہار مانجھ ہیرا ہرات ہو۔
قول گنی بندھو ڈھونڈھت رتن اودھ مورت مرج والی نیک
ناقرا ہو۔ ایک بیر بائچ پن پھیر کھول پھیر بائچ پائچ پران پیاری
بوڑ بوڑ جات ہو

۲۳۔ کل اچھا جیسے سوج پرکاش ہوا کدا اچھا جیسے حیدر ما پرس تین بھون
اچھا جیسے آگم لبنت جان سورن اچھا جیسے برکھا سر تین۔
ہنس اچھا جیسے مان سرچ ہوت سادھن اچھا اچھا آوت ارس تین
سکو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہے ہر اچھا پیاری آپ کے درس تین۔
۲۴۔ کیتے راج کالج دیکھے سکھن کے ساج دیکھے دیر گھ ساج دیکھے کھرے کھان
پان میں۔ دوج بلدیو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان دیکھے
دھیانی دیکھے دھیان میں۔ سندھ رچال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال
دیکھے تون جون پوری پوری تان میں۔ دیکھے سب لکھے ہن الیکھو ایک یہی پر
بھوتر کے ملن سم سکھ تاجان میں۔

۲۵۔ دو ہا کہا کون داکی دشاہر پراغن کی ایش سبرہ جوالی جبرو لکھے مرہو
بھو اسٹیش۔ پیالے من موہن تھاپے پھڑے تے پرکھیان کی کساری
بھئی کھری کل تکان ہے۔ جل بن بن جیون بجل تلچھت ات کھے

کب کرشن ایسی ہوت آں بان ہے۔ جیون جیون کریت اپچارن کی بھرتیوں بڑھت
دونی سیر رہے آنکھیں ہی پران ہے۔ برہا کے جوالن سون جربے کے لکھے داکو مجھے
کو بچن آس کے تمان ہے

۲۶۔ چھانڑے ہو بہار پیارے بنو ابن کچن کی چھایوری و دیش نہہ کجا سون کر دہو
پانی ناسنیش ہیست ٹھیو برج گوپن کی ایسے نظر شیا م شیل پریت ہست
ہرو ہے۔ نندن کب یا ہی دوہ سکل برج سودو ہے بھاوت نہ سوہ کچھ کرشن چپت
دھر دہو۔ برہ اور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی بن مالی
بن پڑے۔

۲۷۔ چندر برج چندر چیل کیل سون ملی نایکا ایک دیکھی چتر نار جیسے جیسے کی کلی نئی۔
ترکھ چھو لے ہرکات آندنا اڑ سات آج بھنپٹ ہوئی ہے دھن جیون بھلی بھلی۔
جیسے اچانک دیکھ سونی کھو رہن سکیانی دوڑ داہنی گلی گئی شیا م
کھی ٹھار ہی ہو ٹھار ہی ہوتے جاؤ سنے جاؤ سنی ہے جو سنی ہے جو
کستری چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھیان سیکھ لیو گوین کو پریم سون گن ہرٹ چلے گئے جوگ
جریو باڑو برہا دیگ شیا م کو بڑی بسا رادھا چھلن چلے گئے بگرے
سنگار اور ابھو کھن انیک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رسلے
گئے۔ لاگے نین بان بھے بیا کل ندان ادو ہو آئے گرد ہون تھے سو
چیل ہون چلے گئے۔

۲۹۔ اچھ ٹٹان بھیل پھوٹ پٹان جیسے دھاوت مٹان چھب چھاتی ہے
ٹٹان کی چا ترک رٹان ندی ندا ٹٹان جن جنگل ٹٹان ہسٹا رت
اٹان کی بھوبٹ ٹٹان بونچواٹ ٹٹان کچھ تن پٹان مانول ٹٹان گھٹان کی

۳۰۔ سو کی تھان اور ٹھہرے کسی پٹان اور ٹھہرے ہی ہوا ٹان لہریں لیت ہو گھٹان کی۔
 نزل نو پیل کما جائے کام کیلی یہ کال لو تو کھیلی ساتھ سکھن شہانی جو۔ را درے
 رسک ریش راس ہو سے کیجے بس یوس بہار رس کون رسکائی جو۔ کنھی
 چین برکھائی تب کیہوں بیری کھائے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی
 جو۔ ست پھول کیسی مال کھلائی حباے بال اتر نہ ہو جیے لال چا تر
 کھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہو نہ ماگھن چو رائے کو شیونا تھ شوچ ہو نہ نیر بھری گاگری کے ڈھارے
 کو شوچ ہو نہ دودھ کے لٹاپے کو گارن کو شوچ ہو نہ میری بیر چہرہ ڈارے
 کو شوچ ہو نہ موتن کی لڑی چٹکائیے کو شوچ ہو نہ تیری سو نہ مالک کے مارے
 کو۔ شوچ ہو نہ روکھی روکھی ساورے کی باتن کو شوچ ہو سکھی ری ایک
 آو چک سدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے ساسرے تے شہو گڑھی سو وہ کے سدریو
 لکھ آو ہے۔ حال ایسے کال سون نہال کر موڑان ہے جاے چاہے کُن
 کے چتر چین پائیو ہے۔ کالہ ہی ادگھارے سیس پھرت سکھین مدھ کہت
 کنید راج آورے رنگ چھائیو ہے۔ آنچر کو کر یو اچانک ہی میری آلی مین
 نہیں سکھائیو تو مین مین ہی سکھائیو ہے۔

۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہوئے مین رجھو ار جاے جاتی پچا رجو تو سو وہ ہو
 بجا پو۔ کرتی پچا ر بھانت بھانت کے بھلے بھلے تیتی بڑی بات
 ہتی واکو اٹکائیو۔ گوال کب ٹپیں پے ایک ایک ہانڑی باندھ نیکی تن
 موہن کو کرتی رجھاپو۔ یا تو کون کو وہو مرو یا تماش کر سکھ لیتیں سب
 ہم کو ترست ہو۔

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ ساج دے پٹھایو اودھو آدھو آدھو نہ لاج ڈھیلٹھ پرائن ہو چھے
برہمن دیوگ برہمن بھوکن بن تائیر سلوک لوک لاکھن دیوچے گول کب کے کون
کاٹھ کی یہ کھائی کٹے پے لگا دے لون کاٹن ہو چھے۔ کنس کی جو چیری ناگو چلا بھو
آپ جابے ہین بھج سی چلی اپنی کیو چھے۔

۳۵۔ کٹے جو قرار سو بسا رویے دغا وار نند کے کار سنگ کو سجو گنی بنین۔ کون کھ
لکے اودھو آپکو پٹھایو یہاں کیسے کیسن بانین ہاے لنگ لو گنی بنین۔ گوال
کب یاتے ایک بات یہ ہماری سن چٹکے کی ہے تو سون یہ کہ بھو گنی بنین۔
کو بری کو کاٹ لائے کو پڑشتا بی دیو ٹو پی کرتا کی سب گو پی جو گنی بنین۔

۳۶۔ روپ مین کسنا ہین راگ مین کسنا ہین لاگ مین کسنا ہین لاج ہو کی گھیری ہین۔
رنگ مین کسنا کسنا اومنگ ہو مین پر ن کے پر سنگ ہو مین پر م گھیری
ہین۔ گوال کب ہا دین نہ بھا دین کسنا ہین چاؤ مون کسنا چلاک ہو تیری
ہین۔ تین ہین کسنا اودھو کا ہو کی نہ کو بھیاں نا مین نہ ذاتا اور کا ہو کی نہ
چیسری مین۔

۳۷۔ اور سے تردی تیری سدھ بدھ کون لے گئی کمان پریت ریٹ پلچلی جو کھلی
ہے۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آو اودھو آو سنا ہو ہین سب سمجھا ہو بھلو تیر و
یہ مہیلی ہے۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھا چکین تو ہی کو مبارک ہو ہے
جوگ اور سیلی ہے۔ کو بری کو کان پھاڑتا تھو مورا کھ لائے چلا ہوتا کے
پا بناؤ تاہ چلی ہے۔

۳۸۔ کھیلے کھیلے سخریلے سخریلے سے کٹیلے او کٹیلے کھیلے کھیلے ہین۔ روپ کے
لو کھیلے کھیلے اونیلے بر چھیلے تر چھیلے سے کھیلے اونیلے ہین۔ لکھ کشتورچی
کھیلے گریلے سوات ہی ریلے کھیلے اور گیلے ہین۔ چھیلے کھیلے اونیلے سے

نشیہ آلی نین مندلال کے نچیلے اونگھیلے ہیں۔

سوتا

۱۔ جاہے سمیر کی چار کرے اُر چار کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تو رنگ تے
راو کرے چے راو کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گزنا زہ کی کو دیو کہیں
دنتی ہوہ بجاوے۔ چنیٹی کے پاتین میں بانڈہ گیندہ چاہے سمندر کے
پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت میں دنتی ہو بار کری گرنارس بھینی۔ کرشن کر بانڈہ دین کی
بندہ سنی استی تم کاہے کی کینھی۔ لیچو تے رچک ہی گن سون وہ بان لبار
مٹون آب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے دائن کی
گت لینھی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن بوتاسے جہم لے لے کمان و ہون چھپانے۔
رہے پنڈوا کو روا جاد وانا کمان و ہون گتے تے نہیں جات جانے کہیں
چیت رائے اینکے گنی کو لکھو رہے بے یزین کال سانے۔ وہرا کے کلا لے
یہی جو سنورے پھرے تے پھرے اوہرے تے جانے۔

۴۔ جاپ جیو نہیں منتر پھتو نہیں بید پوراں سینو نہ کھانیو۔ بیت گئے دن یون
ہی بے رس مٹہن مٹہن کے نہ بکائیو۔ چیر و کھادت تیر و سداپن اور
نہ کو دین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لہو تو زہ تو چوڑو غریب تو از
کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رہے من شوچت موجت سان ستان سو نہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ
گتے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت نئی ہو۔ تہہ تے من شوچت تو اپنے

سپنے نہیں اڑتے اور بھٹی ہے۔ نر سے جن دیہورے دیہو کو اب دے دیہی
جیہہ دنیہہ وئی ہے۔

۶۔ آج سجا بن ہی گئے باگ و لوک یرون کی پانت رہی پکسرتاہ سے تہان آئے
گوپال تنے لکھ اور وگیو ہیر وٹھک۔ لے دوج دیو نہ جان یرو دھون کمان تہہ
کال پرے انسوا جگ۔ توج کے سکھی لونو سر دپ سومون انکھیان مون
لونی گئی لگ۔

۷۔ بھرے بھلے مندین دیکھتے تن بھول رہن کم بھانیاں۔ دوج دیو چوڈنے
لمتان چنے ہیہ و میر و سرین کم کاغیاں۔ ہر پائے و دیس مون جالے
بےسج ایسے سب کج کاغیاں۔ من بورے نہ کیون بھنی اب تو بن بورین۔
بسا بن آغیاں۔

۸۔ بھوم ہری چون اور بھرے جل ہے ستھری رت آئی اسٹھی۔ مٹھی ہما و من
مورن کی کب راج سنے سبکی مچ بار مٹی۔ جھولت گوپی گوپال لے برک بھان
کے آگن بھیر و گاڑ مٹی۔ ہورے ہری سن واکی بٹا بھر پھر گھٹائین اٹھا
پر ٹھاڑ مٹی۔

۹۔ آئی اسٹھ کی کاری گھٹا گران گے بدرا چون اور تے۔ دوج جو کنت
ودیش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی مٹ میر کے۔ امرے سجا بھنگ کے
مردین کے جو سکھی کے شیر کے سونے سے چوچ مڑھے ہون تیری بل جیون
پیپا پیپا کو پھر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹا ات سوا لگین بک پانت اوتے ات موتی لڑی۔ ات داسن
ونت یکین اتے سر چاپ اتے ات بھونہ نئی۔ ات چا ترک کو ا پیو
پیورٹین بھرے نہ اتے پیو ایک گھری۔ ات برندا گا دھاتے انوان

برہی تے منو گھن ہوڑ پری۔

۱۱۔

پان دیو ہنس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوین مردری۔ بانہ گئی
لجائیے لاسوری ناہن کری سکیائی کشوری۔ توری نجات سکھین کی کان مسودی
دھچکائی کری نہیں تھوری۔ لال جیون جیون چتوے سیتہ کو تیتہ تیون تیون چتوت
سکھین کی ادوری۔

۱۲۔

گونے کی رات ملاے دیو سکھیان اٹا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پھلی ریتان
بھڑ آتے بھجے سن گجر گاہر۔ پیت پٹی چو نری بدلی تہہ لاج سون لاگت چو ر
سون ظاہر۔ ہون کے کونے سے دے نہ کر پین اور دے نہ بردھے
سے اوت باہر۔

۱۳۔

سا بنی کو ہم سون سن موہن کا کے کے تم پریت جی ہے۔ آنکھن دیکھے بنا
نہین چین سو پریت کی ریت کہا بھری ہے۔ کہا کچھ سوہی سے چوک پری تھرے
چیت کی جو چاہ گھٹی ہے۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تودہ کپٹی جیسہ ایسی
گھٹھی ہے۔

۱۴۔

چوٹی سی نار پچے چلی موہن روپ کی اگر جو بن بوری۔ تھوڑے سے
کیش دھرے چھتیاں پر جھانکن جات بھرو کھن دوری۔ گوری سی بال بنی
کچھ چند منو بک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہیں کب گنگ اٹھو نہ نندائے لیجاؤ
اُتے بھوری۔

۱۵۔

یہ پریم تمھاکہ بے کی نہیں کہہ بے اسی کو کو دمانت ہیں۔ پن اوپر دھیر دھراؤ
چو تن روگ نہیں پہچانت ہیں۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نہیں سوکس کے
اُرا نت ہیں۔ بن اپنے پاؤن بیوانی گئے کو کو پیر پائی نجات ہیں۔

۱۶۔

گوگل کو بسبوتہ بھسوان دیکھو لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کو

سروپ کہیں سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانچی کری سب ہوں مل تو تیو ناتھ
بے بن آوت۔ رنی وہ منج سے پھری نہاں سوہ شکار نہ بھاوت۔

۱۷۔ اس کا بھادتا کو سمجھے ہر نامی کو بچ تو چلی ری۔ تب تو اتونہ بچا کیو یہ حال پرے کہو
کے چکی ری۔ کوٹھا کرین رس ریت رنی سب بھانت تپی برت کو چکی ری۔ اری
نکی بری جو بری ہتی بھال میں ہونی ہتی سو تو جو چکی ری۔

۱۸۔ چوٹ لگی ان نین کی دن ہوں ان کورن سون کو ہتی ہو۔ دیکھت میں۔
من موہ لیو چھپ ادٹ چھروکھن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم ہو کپٹی تر چھی
انکھیاں کر کے تکتی ہو۔ حبان پرے نہ کچھو سن کی بلھو کب ہوں
کہ ہیں ٹھکتی ہو۔

۱۹۔ جا کے لگے گرہ کاج بچے ارات پتاہت ساتھ نراکھیں۔ سنگ میں لین ہوے
چاکر چاہ کے دھیرج ہی نہ آدھیں ہوے بھاکھیں۔ تلپت میں جیوں نہ نہ نوین
میں مانو دنی برچھین کی ساکھیں۔ تیر لگے تلوار لگے پے لگیں جن کا ہو کی کا ہو
سون انکھیں۔

۲۰۔ اپواد سے تم کیو کہو ہم نیک نہیں شک انت ہیں۔ وہی پھیل چھیلے کی چاہیں
تین دوج پریم کی بارنی چھانت ہیں۔ وہی پھونک کے پاؤں دھریں سگری
اپنے کو سدا جو کھانت ہیں۔ نہیں کاج بھیلے او برے تے کچھو ہم جانت
میں کہ اجانت ہیں۔

۲۱۔ ایسی نرمی سنی سنی گھن باڑھت جات ہو یوگ کی بادھا۔ تیوں پرما کر موہ کر تپ
نئے مل ہو نہ کون مل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل میں درگ ٹھو کر دی گئی
روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے گئی لے گئی
را دھا۔

۳۳۔ وے کہ میرنگارن تے ہی باغ نہ کوئل آون پاوے۔ موند جھردکن مندر کے
میانل آے نچھادن پاوے۔ آو بتا رگھنا تھ نسبت کو ایو نہ کوئو سنادن پاوے۔
پیاری کوچا ہو حبیبو دھار کو کاہن مین کو کو نہ گاؤ نہ گاؤن پاوے۔

۳۴۔ بالمل لال و دیش گئے تھ ایسی جری ہم کام کر اکین۔ جی چوریان کر آوت ناہری تے
چوریان جھین بھور پھر اکین۔ عالم لال و صورت بالمل بولت ہی پیو اور دھراکین۔ کچلی
مین کچ لیون ہئے کہ گئے بند ٹوٹ تھاک تھراکین۔

۳۵۔ کوو کے کل کی حج کان ارو کوو کے مین باز نہ اینون۔ کوو ہئے کرتاری بجائے تو کاہو
کی سیکھ سیکھن جی ہون۔ سالور دروپ لبوار ناخج سو دیکھے بنا انسوا برے ہون
لاگیو لاگیو کلنگ سکھی اتو مین نشنک ہوے انگ لگے ہون۔

۳۶۔ نہ بھو کچو روگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ بلاے لگی۔ نا کوو ٹو ٹو ڈھٹو کو کو نہیں کاہو
کی کینھی آپاے لگی۔ دو ج دیو جو ناحق ہی سکے ہیہ اوکھ مول کی چاے لگی۔ سکھی
بیس بے نش یاہ کوون بن بوے بسنت کی باے لگی۔

۳۷۔ یون ایلیے اکیلے کون سکمار سنگارن کے چلے کے چلے بیون پرا کر اکین کو ارمین
رس جین بے چلے بے چلے۔ اکین سون تیراے کچھ چن اکین کو من لے چلے چلے
اکین کو تک گھٹھٹ مین کھ ہوڑ کے کھن دے چلے دے چلے۔

۳۸۔ جن کوست نیکنے نہارت تھے تنکو انکھیاں اب رووت مین۔ کھ کونش واسراے
ری سکھی انوان کی دھارن دھووت چن۔ گھن آنز جان بھوون کو سپنے بن
پاون نہ کھووت چن۔ نہ کھلی مندی جان پڑین کہون دکھ ہاے جلی کہ دھون
سودت چن۔

۳۹۔ شب شنک تجے گر لوگن کے کل کان کی آن نہ آنت چن۔ کر کوٹ آپاے
بجھا دے گوو اپنی ایک نیکھ ٹھانت چن۔ پریش جو اور بخانے کچھ اک پریم کو

نیتو بچانت ہیں سبھی پیاری تمہاری نہارے بنا لکھا دکھیاں نہیں ماست میں۔

۲۹۔ دو پا۔ مودہ بھر دو سو ریکھ ہیں او جھک جھانگ ایکبار۔ روپ ریکھا دن ہار دہ یہ نینا ریکھوار۔ سندر جو کئے تو تو تون پرین ایک نند دو لار دی ہے۔ جا میں کسا کنا دت ہے کچھ پریم کو نپتہ نیا روئی ہے۔ نیک جھروکھا ہوئے جھانکو بلائے تون مودہ بھر دو سو تماروئی ہے۔ ریکھوار ہیں تو درگ ریکھیں گے وہ روپ ریکھا دن ہاروئی ہے۔

۳۰۔ ہر ہیہ رہت ہے جی نئی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دنیہ ڈوہری ہوئے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لہی کل پریم مروڑا دھنی ات بھاری دیکھے بنا دہاے کچھ پن ہاروئے ات ہوت دکھاری۔ بیا کل ہوئے اکلاے مامر جھائے رہے نش تندر ساری۔ نین لگے تن دوہرو ہوئے انوکھے سینہ کی ریت نہاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھئی سو بھئی ہم واہی میں آتند لیو کریں۔ ان کاٹن کی یہ بانی ارے تیراں سدھا مدیو کریں کب رام کمین ابھرام سروپ چتہ چتہ واہی تون دیو کریں سبھی ہون وارنگیلے کے رنگ رنگی یہ چائین چو چتہ کیو کریں۔

۳۲۔ آج لو جوئے تو کہا ہم تھرے سب بھانت کہا دین۔ میرا وراہنور ہے کچھ ناہیں جے بھل اپنے بھاگ کے پا دین۔ جوہر چنڈ بھئی سو بھئی اب پران چلو حسین تابون سنا دین۔ پیارے جوہر جگ کی یہ ریت دداع کے سے سب کٹھ لگا دین۔

۳۳۔ دل ساچو لگے جیوہ کو جیوہ سون تیوہ کو مت کو پونچاوت ہے۔ بلی ہنس پچھے کتا بل کو اڑوچا نک سوانت کو پاوت ہے۔ کب ٹھا کر یون بچ بھید سٹنو۔

اگر جہاد سون ستر جہاد ہے۔ پر مشرکی پر تیت ہی طوح ہے تاکو
ملاوت ہے۔

۳۴۔ سن بول سہا دن تیرے اٹا یہ ٹیک ہیہ مین دھرون پے دھرون
ٹھرہ کنجن چو پنچ کچا دن پن مکناہل گوندہ بھرون پے بھرون۔ توہ پال
سربال کے پنجرے مین ارداؤ گن کوٹ ہرون پے ہرون بچرے ہر تھہ مین
توہ کاگ تے نہس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے جب تے بر جراج اوتے تب تے بر ہاگ منو بھو بے لیا۔ ہون بلد یو
ہنسا رہی توں للی کن کنجن کو پرل چوے لیا۔ پھیا کروں جو پھیا
بے اپھاسن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری بے جنون ہر
پری ہر قصا مین کو تلیا۔

۳۶۔ دو ہا۔ نہ نہ نین کو کچھ اے پے لٹری ملاے۔ نیر بھرے نت پرت رہین
تو نہ پاس بچاے۔ ایک پلو نہ گنین لگین لگین کھے کیہ لاگی چٹی نیر بھرے
مش دوس رہین نہ مٹے تو بھور تر کھا آپٹی۔ آٹھ جام پتین
سرمین اپچار ہو سون نہ گھٹے نہ گھٹی۔ یہ پریت لگی نہیں آنکھین کو کو دپا دک
بیادہ پرے پر گٹی۔

۳۷۔ دو ہا۔ مری ڈری کہ ٹری تھا کما گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کراہات اب
کھ آہ نہ آہ۔ ایسے کو چاٹرو دیش گیو ہر جو کہوں پھرے نہ گھری ہو۔ ہاے
یہی رٹ لالے رہی گت یاگی گئے مست میری ہری ہو۔ بال دیو ہر جاگ
بھری بیکراہن کیوں اب ہی بھری ہو۔ پیر ٹری کہ ٹری ہو مری چل دیکھ اری
کیا دور کھری ہو۔

۳۸۔ مرن بھلو ہو برہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن سٹے دکھ ایک کو برہ دہون

دکھ ہوے۔ نیک ہی کے پھڑے سب ہی سکھ سا ج بھے دکھ دایک بھارے۔
تین نیر جھری برین تر سین جھتیاں بن پران پیارے۔ آئی دیوگ تھادھربے تے
مجلو مرلو بن مانیو ہارے۔ ایک کو دکھ مرے سٹ جات دیوگ مین ہوت یہن
دو دو دکھارے۔

۳۹ پڑے دن سین چین ایک نہ چین بھتے ات ہی پنج مین دکھاری کھسون دکھ کو لون
سون اب حافظ ہون دھن مین مین تھاری۔ ہاے دئی سو بسا ردئی کوکھ
بھئی تقصیر جاری۔ مین کے بان جو مارے مین تان تو آن کر دھت پران
پیاری۔

۴۰ چانک سور کرین ات شور اٹھے گھن گھوہر شام گھٹا چکین تجری ات جو رہبری
ارو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک بھری بھپا دے کھری برہ آگ جھری
شہر کو لے لٹا۔ کراہ کے ہاے کرے بھپتاے سو حافظ دیکھ کے
سوئی اٹا۔

۴۱ ہمین چت چین نہیں مل ہو جب تین وہ پران پیاری سدھاری۔ بھپکی لگے
سگری شکھ سمپت ایسی بھئی برا ادھکاری۔ جگت نہیں ملے کے چلے
آرہ پریم پر باہ لٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری انکھیاں ہیہ سر پریم
بنو رکھو تم پیاری۔

۴۲ باجی تہی من سوہن کے کھ تادون نے من سوہ لئی ہو۔ گھاتل سی گھرون گھر
مین آیا وادون تے میری سدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کھون سجنی سگرے برج
مین بے پیہی ہو۔ یہ بانس کی بنسی کی ناس کروں جیہ بانس کی بانسی گاج
بھئی ہو۔

۴۳ ایک سے مرلی دھن مین رکھان لیو کہ نام ہارو تادون تے یہ بیر

لباس نہ تھا کہیں دیکھ نہیں ہو دارو۔ ہوتا چاہا بچاؤن میں کیونکر کیون الی
 بھینٹے پران پیارو۔ درشت پری تب ہیں چکواٹگو ہیرے پیرے پٹ دارو۔
 ۴۴۔ دو ہا اور لیٹھے ات چٹ ٹپی سن مرلی دھن دھلے۔ ہون نکسی لہی ستو گو
 نگنی اور لائے۔ بھون کے کونے میں بیٹھی ہتی ہون کچو گرہ کالج کے سلج پگی
 ری۔ پارک کا نہ کری تب ہی مری دھن پران آن کلگی ری ہون کبے کوادھا
 بھسری نکری وہ ڈیڈ پر پو نہ ٹھگی ری۔ نین کو آرو کان کو سن کو تب نے
 تل بلی لگی۔

۴۵۔ سو ت آج سکھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے بتالی۔ جو لون اٹھے مل بے
 کھان دہائے سوہائے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اٹھے تے پی گن تو لگ پٹو
 کہان کہہ کو رکچالی سپست سی سپنے کی بھئی مل بو بر جراج کو آج کو آئی۔
 ۴۶۔ ٹوڑھی ہتی پلنگا پرین نش گیان آرو میان پیاسن لائے۔ لاگ گنین پلکین پل
 سون پل لاگت ہی پل مون پیہ آئے۔ جیون ہی اٹھی اُن کے سن کو
 جاک پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سوے کے کھودت ہون سکھی پر تم
 جاگ گنوائے۔

۴۷۔ دھائے ہن آج آج گھنے گھن کھو سو بولست مور و یوگ جھائے۔ جھائے کے
 موہو یوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے لائے
 ہن شیا م گھا پدرا چون اور جا پھ لائے۔ لائے کے موہ کہان لمبے اجون نہیں
 پیو دیش سون دھائے۔

۴۸۔ شیا مری مور ت موہ یو مں گیہ سوہات نے گرام زری۔ گرام ری کبد چون
 کجن میں ہرے کتے اب ڈھو ٹھن جاون ری۔ جاون ری تو کل میں
 مٹے سب لوگ لوگاتی دھریں مل نام ری تمام ری تو اپنو کرے موہ

مردہ آن ملائے دے سورت سانوری۔

۴۹۔ بال ری آتین چوں دشن تے تن گیر لیونہ نند کو لال ری۔ لال ری چھوری ابیر
بھرسے مسکیاے رنگیو کھی شام کو بجال ری۔ بجال ری بندری بھلی جھلکیلن بسوت
موتن کی آت مال ری۔ مال ری لونی نہ کو ڈگھے او لوک رہن بسدو
کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی لکھو مہن کو سجنی رت آئی بسنت سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جو یلاس کی
پک پائل کو کل کی مرضی مرضی سن کام چڑھو سچ کے ششش جو تن کی پری پری
پری پری سب دینہ سینے لکھوری سن مہن کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اساڑھ کے بادروں تین ات آگ لگاوت۔ کادوت چاد چڑھے
پہیا جن سون سون انگ سون بیر بڑھاوت۔ دھاوتے یاری بڑھے بر اکب
شری پت جو ہیرا ڈر پادوت۔ پادوتے مرد نہ جووت یتیم جو نہیں باوس میں گھراوت۔
۵۲۔ پادری تو توبے ہو حیر و گلیو نہیں تو ہیں کمون یہ گھاؤری۔ گھاؤری گھائل جانت
ہین جکے نش داسر پریم بھاؤری۔ بھاؤری بھو جن ہوں نہ نیند ہیرا رچی وہ سورت
سانوری۔ سانورے رنگ سون ہوں میں رنگی نہ چڑھی اب دوسر و رنگ
ری پادری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گئے جب تے تب تے میں بچی سکھی کوٹا پائے کے۔ پائے کے
پادس کی رت سون اب کو کچ بوا نہیں کو کلا گھائے کے۔ گھائے کے سونڈل
کسین چیل پکین چوں اور سون آے کے پائے نے نہیں مہن میری اٹاپے
کھٹاری چھائے کے۔

۵۴۔ بھاگ گئی رین اندھیری گلین میں میل بھو سکھی سانورے جی کو۔ ہوں دھر لیتو
چاہک دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ واسے گلال لکھاوالی جب لینو چوٹی میں

عبر وہ نیکو۔ دسترہ چھانکھیا گیونہ بھیو کھی ہاے منور تھو جکیو۔

۵۵۔ سانجھتے گھرنے کسی سب کھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رمرز و ناز و نمود جنم قیاب
شدم افزو دکدورت۔ مسکیاے کے مون تن دیکھ دیو تر چھی انگھیاں
چتون کی مردورت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست
زودین صورت۔

۵۶۔ کون گھڑی کرپے بدھنا جب رونے آن دلدار یہ بنیم۔ آندہوے بنے بھی دور
صحبت یار نگار نشیم۔ پران پیاری ملین جب دریاغ وصل گل عیش جنیم
صورت مہر کی چت بسی کب کنگ کہین چون نقش گلینم۔

۵۷۔ مان سناے بجائے کے بانسری دل کی تجھا اظہار نمایم۔ چاہے میر و ہر دے
بلو کھ بھانت نظارہ یار نمایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤں سو حافظ من نہ
قرار نمایم۔ چند رکھی کھ گھو گھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جادون نے جہناٹ توہ بجاوت بانسری نیک نہارو۔ ہوشم رفت ماند بدست
اُردھیاں رہے دن رین تہارو۔ حافظ فکر کلام نمایم کوئی ادباے
چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہے کھی ری کھڑی کہ جو بھرانگ ملے گو پیارو۔

۵۹۔ کیون اتنو تہر دات ہون شرم و حیا را بے میدا نم۔ ایسا و یاد کرو مل کے کہ قرار
بگیر دین دل زارم۔ حافظ یا دین نہ لاجہ کچھو ازہ گفت و شنوتے مطلب دارم۔
کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن مہ پارم۔

۶۰۔ تھرے اسی لے برج بھین میں پھر کے بن دیکھے تھی تو تھی۔ بھین کا ہو کی لاگ ہو
بامین کچھ دی سوہ تھا جو دئی سودی۔ ہنومان اتی بنتی ہو سونو پھر بن نش
میسری گئی تو گئی۔ اُن ہی کو لگاؤ لاچھستیاں ہسکو بونا می
بھئی سو بھئی۔

۶۱۔ سیکہ نانی سیانی سکھین کی یون پر مار کر کے ام نکلی۔ پریت کری تم سے ہم نے سولباروئی
تم پریت گھنی کی۔ رادری ریت لکھی رام سانورے ہوت ہے سمیت جیون سپنے کی
ساچو تاکو نہ ہوت بھلو جو نہانت ہی کھی چار جنے کی۔

۶۲۔ جانت تھی اپنے نہیں ہوت پرانے پایا یہ میدان گائی۔ سو پرہیل کے پریت
کری گردو گن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بجھے اپنے اب کون کو دوش لگائیے
مائی۔ دو دھ کی مالکی اوجا گرہ سوہای مین آنکھن دیکھت کھائی۔

۶۳۔ آپ ہی تے مین میرہنے ترچھے کرنین نیہہ کے چاکو مین۔ ہاے دئی سولبار
دئی سدھ کیسے کروں سو کوکت جاو نہیں۔ سمیت بھان آیت کہا یہ ایسی
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ موہنی سورت دیکھنے کو ترساوتی مین بس
ایک ہی گاؤن مین۔

۶۴۔ گنگنی چور چھاپے کون کون بھیجی پائل پائین تے نائی۔ تیون پر مار پاتھو کے
گھر کے کون کانپ اٹھے چھپ چھائی۔ لاچھ تے گڑ جات کون اڑ جات
کون کج کی گت بھائی۔ بیش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یا دو دھ ندر
کشور پے آئی۔

۶۵۔ چندن کھور پے کھور چراے کے سیندی جنین کو بھال آجیاری۔ چو نری جھوٹی
بوندین گوندھی سو لکھی ملکری کل دھوٹ کناری۔ پریم پاس لیا دن کو انگری کو
گے سکھیاں ہت کاری۔ چاکلی آئین کی بر جوڑ سو آوت اسٹو اڑیل سی
پساری۔

۶۶۔ کب سنی نے ادنی ہو گھٹا ہو رہا مین پولت کو کین ری۔ چہرے بھری چھت
منڈل چھوڑے لہرے مین مین بھجو مکن ری۔ پھری چو نری جن کے دھ
سنگ لال کے چھوٹ چھو کین ری۔ ریت یاو مین یون ہی بتا دے مہر پھری

یاوری ہو کن ری۔

۶۷۔ بھادون کی کاری اندھیاری نشا کھی باور نہ بچو ہی برسا دے۔ شیا باجی آپ نے
انچے اٹا پے چھکی جس ریت ملا رہی گا دے۔ تاسے ناگر کے درگ دودرتے
چانک سوانت کے موج میں پا دے۔ پون میا کر گھونگھٹ ٹاسے دیا کرداسن
ویپ دیکھا دے۔

۶۸۔ یان مل موہن کون ست رام سوکیل کری ات آندواری۔ تے ایتا دھرم دیکھت
ڈکھ چلے اتوا اگھیان نے بھاری اوت ہو جنتاٹ کو نہیں جان پڑے پھرے گودھاری
جانت ہون سکھی آون چاہت کجھن تے کرطھ کجھ ہباری۔

۶۹۔ درانی رسال کی ڈارن پے چڑھ اندسون یون برا جتی ہین۔ کل جان کے کان
کریں نہ کچھ من بات پرانی ہو مارتی ہین۔ کو وکیے کرے دوج تو ہی کے
نہیں نیکو دیا اردھارتی ہین۔ اری کو یلیا کوک کر جھن کی کر جھن کر جھن کے
ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا ہون اور تے بھاگ بے کو کو پار نہ پا دے۔ جانت ہون
پر بیت سبے تم جال کو میں کہاں لگ دھا دے۔ چاہون کچھوک سنڈیو
کون سو تو جی مہمان اوت جی میں آسے۔ اودھو جو داندھ سو دھون ہون
یو جو کچھ تھیں رام کہا دے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی نہی سنی گھن بارھت ہو جو دیوگ کی بادھا۔ تیون پر ما کر موہن کو
تب تے کل ہو نہ کون پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل ہون درگ ٹھو کر دیتی
روپ اگا دھا۔ کے گھن کے گھن چٹک سے من لے گھن لے گھن لے گھن
رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیے کیہ تے اپن تن آپ جراتے پر یو سب گاؤن گیل میں لال

مین گر لوگن دیکھ لجانے پر یو۔ سر وار بچار بنا بن کے بن کاج بکانے پر یو بن جانے
اجانے سو جانے ہمیں کر پریت جہا پھٹانے پر یو۔

۳۔ ڈارے کون تھنی سبارے کون گچی کو بھاڑا بل بگارے کون ماکن مٹھا می پھرم
بھرم آوت چوں گھاتے یا ہی لگ پریم پاسے پور کے پر باہن متو بھی جھرس گئی
دھون کون کا جو کو دو لگ جھار بار بار کل بسورت اچھی تھی۔ ای ہو بر جراج یک
گوالنی کون کی آج بھو رہی تے دوار پنے پکارت دہی دہی۔

۴۔ چھاڑ پت برت پریت کری نہی نہیں تون سنی ہم سوؤ۔ مون بھئی ہر یون ہی
پر یو سنوئی پر یو جو کہو کچھ کوؤ۔ سا بنجی بھئی کھناوت و اکب ٹھا کر کان سنی ہنی
جوؤ۔ مایا ملی نہیں رام لے دودھ صا میں گئے بھئی سن دود۔

۵۔ دو ہا۔ جس اپیش دیکھت نہیں دیکھت شایل گات۔ کہا کروں لالچ بھرے
چل نین چل جات۔ ساس رسات جھکے نندی جن تو سکھوے سکھی سکھ کے
بنیا۔ ہے برنج باسی چباے بھئی چھون اور جلی اچھاس کی سنیاد دیکھت
سندر سانوری مورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں ہٹ کے
نرہن چل جات تا کوئج لالچی بنیا۔

۶۔ دو ہا۔ آپ دیو من پھیرے پٹے دنھی پٹیر۔ کون چلا یہ راوری لال نکاوت
ڈٹہ۔ نند لا اور جھاسے جیو اب دیکھے کو تر ساوت ہو۔ اتہو ہکو یہ جان پری
یہ لالچ اتے نہیں آوت ہو۔ تم موہن دیو اپنو من آپ ہی پھیرے کیون
شہر ناوت ہو۔ اب تو پٹے ات پیٹھ دلی ہر کا ہے کو ڈھیٹھ لگاوت ہو۔

۷۔ دو ہا۔ بچھوئے نہ لاجن لال چو لکھ نہہ گریہ۔ سٹ ثیات لوچن کھرے
بھرے سکوج سینہ۔ مایکے من من بھاؤن کو لکھ پیاری نشک ہوے دیکھ
سکے نا۔ دیکھے کو ترے ہیرا دیکھ سادہ لگے چت چین لے نا چھوئے نہ لالچ

رٹے نہ لالچ لوک کی ملیک اولنگھ پرے نا۔ تانے سکچ سینہ بھرے اکلات
گھرے جل جات سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان لگے جب تے تب تے کل ہر چھن ہون نہیں پیاری۔ چین پڑے
نہیں حافطہ ہاے رہے دن رین ہا بقیاری۔ کالقصیر بھی ہم سون جو
بسا روتی سدھ ہاے ہاری۔ لوگ بے یکمین سن پیاری کہ باجت رہی
دود ہاتھن ٹاری۔

۷۹۔ دو ہا۔ کہا بھو بیچڑے ہون تون ساتھ۔ ادہن جادکت ہون گوڑی تاؤ اڈ ایک
ہاتھ۔ جو کرتا رہے سو سی دودھ اور بچا راکا رتھ۔ ہی سید پوران
پورا مین سین سب کو دیکھے یہ گاتھ ہی ہے۔ انترنج پر پو تو کہا بھو ہون
تو تو ساتھ ہی ہے۔ جاہ گڑی کیت ہون اوڑ دودھ اوڑ اڈان ہا کے ہاتھ
۸۰۔ کون ٹھگوری مری ہر آج بجائی ہی بانسری پان رس بھی۔ تان سنی جن ہن جن
ہن تن ہن تن لالج بد اگر دیکھی گھوے کھری کھری کے بارن دوتی کسا اربال
پر مینی۔ یان برج سنڈل مین رکھان سو کون بھٹو سو لٹو نہیں
کیسھی۔

۸۱۔ شیت سے پردیش کو پو پان سنو وہ ژوون لاگی۔ یار ست مین ہر داس
رہن گھرو پو تا پوج مناون لاگی۔ اوراوپاے نکیونہ کچھ تب ساچ کے
مین بجاون لاگی۔ پیاری پر مین بھرے سہو گھلا رالاپ کے گا دن لاگی
۸۲۔ ارے من موڑہ بر تھا بھگے لو ماس کو سدھ کون لئی ہو۔ جنم بھو تہہ پھگے
کون پہلے اے کری تہہ چیر مئی ہے۔ سو کروڑاں مدھ بھو کو نہیں اب نفاق
توین یہ ادبھ بھی ہو۔ کا ہے بر تھا بھرے چوں اور تو دے ہے دہی
جیہہ دینہہ دئی ہو۔

۸۳۔ بھیٹ ہر سپنے میں بھٹو چھوچھل چارواڑے کے اڑے رہے۔ تون سنہس کے ادھران
ہون پے ادھران دھرے تے دھرے کے دھرے رہے۔ چونک نوین چکی اوجھکی
کم سوید کے بونڑ دھرے کے دھرے رہے۔ ہائے کھلین بلکین پل ہون دل کے
بھلا کہ بھرے کے بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴۔ آج ری دیکھ کٹا گن سز سادون کینھو سہاؤن ساچ ری۔ ساچ ری بھوگن بھوگ
سنگا روستیروئی آج۔ غوسب کاج ری۔ کاج ری آج گھسری وہ نیہ
کی تیرے ادھیں گھرے بر جاج ری۔ راج ری دارون تون پڑ کو مری دھرا
میا کر آج ری۔

۸۵۔ چاگ کی بھیر بھیرن تون گئی گو بند لگتی بھیر گوری۔ بھائی کری من کی پد مارا پور
نالے ابیر کی جوری۔ پھین پتیا مبر کا مرتے سو دواغ دئی میج کپولن موری۔
نین بچاے کمی مسکیانے لا پھرا یو کھیلن جوری۔

۸۶۔ انجن کپور غور پھل راجت کے من لستر ان چھی دے۔ کے دمی یہ ناگن کی شبو ناتھ بھو
ر سنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھراے کپولن کول امیرس پیوے۔ دیکھت
پویش چھائے گیوار کاٹت ہو کو کیسے کے جیے۔

۸۷۔ شری پت ادبر کھجان لالی نہ لے ڈر لاجن پریم اگا دھکا۔ تیزی گلاب کلی
چٹکارن ڈاری مرد رمنوج کی باد ہکا۔ سیلن سون اور جھی سر جھی
سر جھے سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہہ مادھو مادھو نا دھو طیرت
رادھکا رادھکا۔

۸۸۔ جا کے لیے کل کان تجی گھرا بن کی چرچا نہیں ماتی۔ جا کے لے سب گوکل میں بنام
بھین من مان ملانی۔ تیدن داگ بنائے کپولن بھورہ لال بگاوت آئی۔ کوٹ
کردن چون دے پر کنت نہ آپن ہوت سیانی۔

۸۹ آئی کہا یہ بیاہ دھڑی چھتیاں اگین منو آوت ہر۔ نش داسرنیک سہات کچھ نہیں نین
تمب ٹرہاوت ہر۔ کون علاج کروں سبھی توہ پوچھت لاج لاجادت ہر جیہ شک
ٹرہی کٹ کینندہ دیکھ سکھی توہ اوکھ آوت ہر۔

۹۰ کانہ چلی گر لوگ کین سب تاپس ہوئے دشکندہ لبوری۔ باؤن ہوئے بل بانڈھو
سب راج دیو سر راج بھلیوری۔ ست ٹار جلدھری جوتی ہرنانش بال کو گرب
گیوری۔ موہنی ہوئے برج ٹار چھلین انکو سجنی چیل خوب پھلیوری۔

۹۱ کینو برکھ بجان للی سون بھٹو سہجے تیروی پریم مڑھو بسواس ہر۔ پیارے دیا کرتے رہو
سب بھول دیورس کو پر پاس ہر۔ تیروی روپ ریحادون ہارنی آند کندیو ارباس ہر
واہی بھونچ نینن کوشیو ناتھ سنو اب جوت پرکاس ہو۔

۹۲۔ رادھکا کے بے کو گوبند کیتک دنان کو دینہ ہتاسی۔ پریت کرسی رس ریت
کری بھری ناہین مون بان اروہان ہیہ ناسی۔ یون کب گوال بلاس ٹرہاے
کے چانڈ گویو سگری گن گانسی۔ واسی کی پھانسی پھنساے گروا بناشی مینو یہ
آوت ہانسی۔

۹۳۔ سار داس مون راس روچہ ناتھ پنج بلاس کی چھا دین۔ بین مردنگ کھاج
بین بجاے بناے پرتاپ ہوگا دین۔ اوو ہو بھونہ کٹا چہن کے کو کرو رگے
پریت کی پریت رچھا دین۔ رکھے گو پال جو کو بری پے تو کو بر آج ہون کون
پے پا دین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوبائی

سدمشتری سند رگن کھانی اتل کی سرت کم جاسے کھانی

تم تہاں سندر جگ ساین	آلین مانہ کو دہر ناسین
انگ انگ شو بجا سر ساد	چندر بدن لکھ چندر کجا دت
اوہپا چندر کون کم بجا بن	دو کھٹ چندر او دو کھٹ کامن
کردن کسان لگ تور بڑائی	لکھ مت شور کی کم جانی
رؤم رؤم رسنام ہوئی	دین کردن تھو سب جوئی
تاتے اپن کھو کچھ کالا	بتیت آہے جو تو پر بالا
سورکھا	
پیارے تھرے ہیت انکھیاں تے ندیاں بھٹین	تن بھیو بار و ریت کٹ کٹ پرت کرا دیون
پر یو برہ کو پھر تم بن سب دت پھر گیتن	
دن بیت اندھیر بن ریت دن پرت یون	
پنکھ ڈلاوت نین اڑدیکھین تھو دور سن	پھر کت یون دن رین پرین بھی اڈون کو
جیون پھرت جل میں تم پھرت گت یون بھی	
تلچہ تلچہ بھنو چھین روپ سر دور درس بن	
دوہ	
سکھ اپجادن دکھ ہرن رکن کی رسکند	اوسن موہن چت بس سدا رہو آند
جب تے تم کنچھ گون پا یوناہ سندیت	
ایسی سندھ بھراے کے بھر رہے کہہ دیش	
پانی بھجت کیون نہیں پاتے کچھ نہ سہا ہے	چھن چھن سن اکلات تھو تلچہ تلچہ جابے
کیسی اودھ بدی تھی جو دیکھی بسراے	
اب جل درشن کے بنا کیے تین بجاے	
کرہاست پتیاں کت جل بھراوت نین	کو روکا غذا تھو کون کسا میں

	کا غذ بھیجت نین جل کر کاشت مس لیت پانی برہا من بسو بجا لکھن نہیں دیت	
لکھن پڑھن کی ہر نہیں کسی سنی نہیں جات	اپنے جیسے تے جانو مورے جیہ کی بات	
	یہ کن یا تیا نا لکھن دھرے رہوں جیسہ مون تم پیاری من مون بسو یا تیا بائیے گون	
تپیان تاہ پٹھائیے جو ہووے پر دیت	نش دن من جو بے والو کون سندیش	
	من چاہت ہر ملن کو مکھ دیکھین کو نین شر دن جو چاہت ہن سنو پیاری تمہری ہن	
کچھ سٹکھ دیکھو کرین ٹینن چھین دن رین	کان چین سنو سدا بجنی تیرے بن	
چوپائی		
کہاں لگ بجا لکھن اب پیاسی سو ہے یہی کشل او چھیا سدا ہو تم جیوت پیاری	ہر دے بانجھ سدا بہت نصاری گن رہوں نش دن تو پر سیا جو بن جو رچند راجیا ری	
دو		
مرگ نینی گج گامنی کٹ کپہر کھ چند مٹری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ	سدا رہو سفنارین آند گند آنت تیرے ورگ جیون جیون مرین تیون کاٹ کر	
سور ٹھنا		
تو چتون کی پھاس کرک کرتے جے کر گئی	گل گپو سگر وائس کھرت ہر نکست نہیں	
دو		
سو پیاسی آو دس بن بکل زہون دن ترین	کب لک اب بیان آہو پتہ ہمار ست نین	

چوپائی

چوپائی		
<p>برہ پیرتے رہون ادھیرا دن دن بڑھت ہیان بورائی سدرتجات ہی سرسانو پریم اگن پر جوت ہی تن مین اوٹھن آے رہے ہین پرانا یہ ادھر بھیجو تم پاتی پران پلٹ گھٹ مون پھر آوین امر س جان آد لو انتا پاتی ناہ سچون جاناؤن</p>	<p>رہ رہ اٹھت سہا ہی پیرا پران رہیں تن مون گھبرائی لمرت کہے سو نجات بکھا نو لگے جیون دا وانل بن مین کرن چھت ہین آپن پیانا دیکھت تاہ جوڑا دے چھاتی منہ سچون پانی پا دین بڑے ہر کہہ جیہ ماہ انتا سوے تنہ امرت کھاؤن</p>	
دوہا		
<p>کون بست تم نکٹ جو کروں پنجا در تور</p>	<p>پران این مین دار ہون اہک موتی ٹور</p>	
سوہا		
<p>پاتی جو آدے پریم گی سکھ چھائے رہے کھ مکے من ماہین پران پنجا در ہین مم دا پر اور نہیں کچھ سوڈھاگ پاپین مول سچون طہاے جیے وہ دیکھ جیے جیہ کے جیوناہین اب اتنی کون تم سون سبھی تم را کھو پیر ہا رسد اہین</p>		
سوہا		
<p>جیے چلت کچھ بات تم بھین کی ای سکھی</p>		
<p>تن ڈولت جم بات ترم نہ بہت تھر تھر کنیت</p>		
<p>چارے ماہ سیا کھ لاکھون بن پھولے سمن لاکھ لاکھ اجملا کھ ہیہ او کچے تم درس کو</p>		

کبیت

کمل پوچھا جیسے سورج پرکاش ہوتا کدوا چھا جیسے چندرا پرستین +
 بھونرن اچھا جیسے آگم لبنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرستین +
 ہنسنا اچھا جیسے مان سرنچ ہوتا سادھن اچھا اچھا آدھارستین +
 سب کو اچھا یہ بھانت کر ہوتا ہر دھار اچھا پیارے آپ کے درستین +

دو

پلچہ پلچہ دیتا ہے جیسے جل بن مین
 تم درشن مین یہ تیسے بچے اومین

کاغذ تھور و ہست گھنویا اب گھنویا ہے سندھو مدھ جل بہت ہے گا کرناہ ساسے

خط

دور دریا سے بے اعتنائی و شنادر و رطوبے معنائی دام بر مراد کامران و شاد کام باشند۔

شعر

شرح شوق میں نوشتم دیدہ خوباں گفت
 جاسے سر نہایش بگزاری کہ سن خواہم نوشت

شعر

انجمن دیوم میں مکی کشم از جو رن سراق
 کہ شیندا است و کہ ویدا است کرا پیش آمد

شعر

می نویسم ناسد و مشتاق دیدار تو ام
 بہتہ ام ز گیس صفت برخامہ چشم خویش را

شعر

چنی پری زین حال دل غمیدہ است چوین شید
 دلم غم زوئی و نعل شاد آب و آب از دیدہ چوین شید

مہمان میں دل سے تم سے جدا ہوا البدر آہ و زاری و باہر اداں بے قناری غم و اہم سینہ بے کینہ پر

قبول کرے اشکباری اور روانہ ہوا ہون تھا ہی دوری میں سرگشتہ و پریشان ہون اگرچہ
 زندہ ہون پر آرزو مند تھا رہے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور ہاں
 دیدہ و انتظار کو تھا رہے فور رخسار سے منور۔ ۵ روزم بغم و شب بالحم می گزرو *
 عمرم ہمہ با محنت و غم می گزرو * ۵ در یاد تو ایم ہر کجا ایم * بیگناہ مشکوکہ آشا ایم *
 ہر چند کہ بھنس و بھنس بیان موجود ہین مگر در ہاسے خندیدگی و غمی مسدود۔ اگرچہ
 مجمع یاران لطف انگیز ہی اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چن ہی اور ہنگام غفلت
 وہ گلشن۔ مگر پھر اس سے بہین کیا۔ ۵ دران بڑے کہ شمع روی تو نیست * چلای
 دیدہ را گل می توان کرد * آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہی چشم غنی بغیر مرغ دلدار
 کے اشکبار۔ جگر پارا پارا ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ بیت ما نیم و جہت
 غریب * سیسی نتواندش طیبی * ۵ می گویم دی گویم دی گویم دی گویم * بے یار
 بنا یر شد بے یار بنا یر شد * دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہی سینے میں خار جدائی
 کھٹکتا ہی سچ ہی۔ سع نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین عجب حالت ہمار سی ہر * آہ آہ کون
 ساد و دو مال ہی جو خاک کج رفتار نے نہ دکھایا۔ افسوس صد افسوس کون سا
 اندوہ و قلق ہی جس نے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا۔ بیت اکدم کا جلتا ہو تو کروں صبر رہے
 خدا چہ آٹھون پسہ سلگتا ہی چلے میں جاے دل * تھاری بے وفائی سے ناک میں دم
 ہی۔ تھارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہم پر دم بدم ہے کبھی ایک پرچہ قرطاس سے
 نہ یاد کیا۔ شاد کرنا تو ہو کر نثار ہی بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و منہ ہاد کا قصہ سنا
 کرتے تھے گریبان حد سے افزون ہو۔ کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہو۔ ۵
 نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہی دل کو * عجب طرح کا الکی عذاب ہے دل کو
 ۵ اسے تو خوب سنا نہیں دیکھا * اپنے مطلب کے آشنا ہو تم * نامہر بانا تھا را
 کچھ قصور نہیں تھا ہی عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تم پر کیا منحصر ہی بات نزدیک و دور شہر ہی

کہ جس قدر ہوشان زہرہ جبین و گگر خال پری آئین ہن اپنے دلدادہ کو گاہے ماہے کامران اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی اُن کا سٹے مراد سے لبریز جام نہیں کرتے تمھاری بلا سے چاہے کوئی جیسے یا مرے تمھاری پاؤں کسی پر رحم کرے خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہمارے جان جائے مگر تمھاری بات کہ بنات ہو نہ پھینکی ہو جائے۔

تو اپنے مشیوہ جو روحنا سے مست گذرے + تری بلا سے مراد م رہے رہے نہ رہے + ہم نے سیکڑوں صدائے جدائی تمھارے ہجر میں اٹھائے مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جو روحنا سے باز نہ آئے۔ تمھاری طرف سے غفلت خوب ہی اور تمھاری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ جب تب دوری جلا کر خاک کر دیگی مجھے + آہ پھر چلے میں ڈالینگے تری تاثیر کو + ہم کو تمام دن تمھاری جدائی سے بے قراری اور ہر شب اختر شاری ہو۔ درد دل کس سے کہوں کون کر بچا آسان سخت مشکل ہو مگر یار جدائی تیری + قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا تقدیر ہی لکھا لائی۔ یہ جو ٹٹنہ پر کھانی تھی سو کھانی۔ قسمت کے نوشتے کو نہ ٹٹنے دیکھا + ہم نے افلاک کو سونگ بدلتے دیکھا + اسات ملا میرے دلبر سے مجھ کو خدا + نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھنے بھی پاتے تھے ہم + کہ دشمن ہیں یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا + کہ جس کے عوض یوں رولانے لگا + نہیں دوست سے مجھ کو شکوہ حسن + مرا جی ہی مجھ کو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے مجبوری کیا کیا جاتے کون سا معاملہ درمیش لایا جائے کیا تہ سیر کروں کن سے درد دل اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہیں رکھا ڈیون کا مغرتک خشک کر دیا۔ فلک نیز نگ بازی ہو دکھاتا + پریشان ہو مجھے ہر دم بناتا + رباعی۔ حال دل کچھ کہا نہیں جاتا + بن کے بھی رہا نہیں جاتا + بن لے اُسکے کل نہیں پڑتی + ملتا ہوں تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تمھاری جہان میں مشہور ہے

صدمہ رو برو ہو۔ اسیات جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو۔ یہ داغ وہ ہو کہ دشمن
 کو بھی نصیب نہ ہو۔ جدا کرے جو بہن وہ صنم کے کوپے سے۔ آئی راہ میں ایسا کوئی قریب نہ ہو۔
 ہر گھڑی تمہارا رنج و الم اپنے دل پر بہتا ہوں ہر چند کہ تجھ سے جھنفس سے کتا ہوں مگر کوئی میری
 بات نہیں سنتا ہے ہر ایک تجھ کو دے دیا نہ کہتا ہے اے پیارے۔ کعبہ میں رہیں
 یا کہ رہیں دیر میں جا کر ہر جا تمہیں اے جان جان یاد کریں گے۔ تھو قین صادق اور گلان دائم
 نہو گا کہ ہم تمہاری یاد میں مرتے ہیں تم پر جان قربان کرتے ہیں گو تمہارے دل پر آخر نہو ہماری
 حالت کی خبر نہو۔ کئے خوشی سے تو ہو زیت خضکی تھوڑی۔ نہیں تو نیم نفس بھی
 بہت ہے جینے کو۔ اگر شب و روز اپنا ہی کام ہے تو سن لینا کہ چند روز میں خاتمہ بالخیر و
 کام تمام ہو۔ گردش سے آسمان کی کیا کیا ستم ہیں مجھ پر۔ سایہ بغیر اپنا ساتھی نہ
 کوئی رہے۔ آہ آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ نہ نامہ ہو نہ قاصد ہو نہ پیغام زبانی ہو۔
 یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہے۔ وہاں تم ملین داؤدی غزل خوانی میں مشغول یہاں
 ہمارا آہ و زاری کا مداحی معمول وہاں تم سنگار سے آراستہ و پیراستہ یہاں ہم خاک پر سر
 باختہ وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام یہاں تب بھر میں جلنے کا کام وہاں شہاب
 وہ آتش کا دور یہاں خار بھر کا ظلم و جور وہاں رنگ برنگ کا سان یہاں مدام گردش یہاں
 وہاں صراحی و جام و دوست یہاں جو صلہ سب پست وہاں اغیار ہر دم یہاں عالم تنہائی
 کا غم وہاں شباب پر کمال یہاں جان مخروں پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس یہاں حسرت و
 خسوس وہاں حاصل ہونا مراد کا بار بار یہاں دیدار پر بہار کا انتظار وہاں منہدی سے ہاتھ دگنا یہاں
 جگر کا خون ہو کر آنکھ کی راہ ٹپکنا وہاں در گیس چشم میں سرمہ لگانا یہاں شل کوہ طور اپنے آپ کو چلانا وہاں
 تم کو ہر دم غیروں کا خیال یہاں ہر کوہ و غلہ جان جانے کا ملال وہاں انگ پر سینہ و رہبان راہ قصد
 سے سیکڑوں میل دور۔ آئے جان جان اب آگے تمہاری طاقت نہیں گنگو کی تو ہے نہیں۔ اللہ تعالیٰ
 طوطا چشمی تمہاری برقرار و بے اعتنائی و بیوفائی یاد دلا رہے۔ نقطہ۔ والشوق۔

خط دیگر

مے نویسم نامہ مشتاق دیدار تو ام
بستہ ام ز گس صفت برنامہ چشم خوش را

و دیگر

سواذ پدو حل کردم نوشتم نامہ سوے تو
کہ تاہنگام خواندن چشم من افتد بروی تو
گل گلزار خوبی بلبل شاخسار محبوبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاووس
طناز خیابان غنچہ سازی طوطی شکرستان نغمہ پردازی قمری سروستان لیاقت و سخوری
نخلت و جوجو و پری زاواللہ حسنہ۔

آذر و ایچ غنچہ تمنا سے سوا صلت مشام بیان را سطر ساختہ بدعاے ضروری میگراید۔ یعنی
درین آوان نرہست و فرخندہ بیان نامہ نامی صحیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شکفتہ کن
شرخ و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ بہت روزوں کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ ہفتہ
پہلو کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ جس ہنگام تا فرجام بد آغاز نیک انجام سے
فلک تفرقہ پر داڑ بگیا زاوہ زمانہ کا ساز جاگدا اڑانے و ورنی صوری و مجوری فیما بین ہمارے
اور تمہارے ڈالی ہو اورستان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس
کہ اسکا بیان میرے حدامکان سے بالکل باہر ہو جسوقت تمہاری محبت انگیز لطف خیر
انشارے کنائے رمز و عشقے یاد آئے ہیں بجامع المتفرقین کھٹون پھرون رٹواتے ہیں
ہوش بر قاست خواں رخصت ہے کیا کریں۔ اے جان جان۔ ابیات

اشتیاقیکہ بدیدار تو دار تو دل من
دور جدن سے ہوا تجھ میں حسن نے میں
انچہ من دیدم و من میگشم از جو رخ راق
دل من داند و من داند و داند دل من
نہ تجھے باغ خوش آتا ہر نہ گلشن نہ چین
کہ کشیدست دکہ دیدست و گرا پیش آمد

اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسبِ حال آپڑتی ہے۔ . . . رباعی	
شکایت شبِ حیران تمام بنویسم ز حدِ گذشتِ ندامت کلام بنویسم	قلمِ گرفتارم و قلمِ سلام بنویسم شکایت شبِ حیران و فرقت و دوری
اے گلشنِ آراے محبت و داد و اسے چینِ پر اسے مودت و اتحاد و تمنا ہے ہجر نے جو آفتینِ ہمراہی ہیں شمعِ اُس سے لائقِ تطہیر اور فداۃ قابلِ تحریر نہیں نظم خواہم اگر زخرفِ تمتِ رقم زخم این ہم بغرضِ گر تبکلف ہم رسد باین ہمہ ارادہ تحریرِ گر کف شو قے کہ برنگین و لم نقشِ کردہ اند انصافِ خواہم این کہ بدنیسان تمام تر کاغذِ کجاء و ات کجا و کجا قلم ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم و حدانِ دل چگونہ برآید ز خامہ ام آن نقشِ کالجس کہ ز دانش بود اہم بافی الضمیرِ دلِ رقم چون شود رقم	
اے کمانِ ابرو اے ماہر و گلر و اگر یہ ہدیتِ تاوگ بلا غم جدائی تھا اب بیان کرے قلوب سے لبِ بزمِ سوخا ز جادہ ہے۔ آخر شِ عالمِ بیتیابی و بقراری میں تمہارا خطِ راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دلِ مضطر اشعارِ آزار ہا ہے۔ اشعارِ متفرقات	
نامہ آتہ آمد بدستمِ خاطر مگزار شد قاصدِ رسید و نامہ رسید و خبر رسید نامہ آورد رسولِ تو من از شادی آن نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت نغمہ شد گل گلِ حین شد نافہ تانا شد در حیرتم کہ جان بہ کرا میں کفم نثار کہ سر نامہ ہمیں بوسم و گہ پاسے و را بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت	
دوہرا	
اپنے جی سے جانو میرے جی کی بات تم پیار سے من مون بسو پاتی پیچے کوئی	لکھن پڑھن کی ہر نہیں کئی سنی نہیں بات نہ کن پاتی نا لکھن دھرے رہوں جی مون

سورہ ط

تن تو دلت جم پات تھر نہ بہت تھر نہ کثرت
تن بھو بار و ریت کٹ کٹ پرت کر ارجون
ون بیت اندھیر رین پرت ون پرت تین
بھرت ہین ون رین پرتس بھجی اژن کو
نلیہ تلچ بھو چھین روپ سر و در ورس بن

بجے جات کچھ بات تم بھڑن کی اکر سکھی
نیارے تھرے ہیست انکھیاں گدیان بہین
پر یو برہ کو بھرتم بن سب رت بھرتین
نیکھ ڈلاوت نین اوڑ دیکھین تھر و درس
تھون بھڑے جل میں تم بھڑت کت یون

ایاز دیدہ دور واز دل در حضور حل گریہ اگر تھر یز کر دن تو کاغذ ابری برنگ ابر باران
تثنائی کرے سطرین موج دائرہ گرداب ہون قاصد آب روان کی طرح قصہ روانی کرے

حال من دیداست قاصد احتیاج نامہ نیست | اگر تو سیم زندہ ام بر خوش تہمت سیکتم

اکو تو نہال صن و خوبی و سر و چستان دلبری و محبوبی یہ مجبور الخدمت صرف تمہارے
شوقِ مواصلت کے باعث ہنوز اصل میں مردہ ہر اگرچہ بظاہر زندہ ہو تمہاری بیوفائی و
کج ادائیگی کو کہ برعکس اس دل دادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہِ جلال سے
ور نہ کہین ایسا بھی ہوتا ہو۔ اے حدیقہٴ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی
و رتوجہ کائی تیری سے یہ چشم داشتیں ہلکونہ تھی۔ حیف صد حیف۔

دل ہو دادم و افسوس نمیدارستم | کہ پس از بردن دل شوق چنین خواہی شد

بخدا سے لایزال اگر تمہاری اس ختم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنے طائر و ملکوتی تھار
وام محبت میں ہرگز نہ اُلجھنے دیتے۔ ع خود غلط بود انجہ من پیدا شتم۔

اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را | تمیگردم بدل روشن چراغ آشنائی را

خیر جو کچھ ہو ہو ہوا اپنی بد قسمتی کا حال یُر ملال کیا کہون کیا کہیون۔

تو دور افتاد گا ترا گاہ گاہ ہے یاد فرمودی | مگر کم کردہ رہ قاصد کہ پیغامی آرو

اے تھوار و رطہ بیوفائی و بے اعتنائی افسانہٴ بیتیابی دل اگر لکھون تو خط بوٹن کہو تر

کی طرح لوٹا کرے قلم رخ نیل کی طرح صفحہ قرطاس پر تڑپا کرے -

برق و باران جسکو کہتے ہیں مرا افسانہ ہے | کچھ حقیقت روئے کی کچھ حال بتا بانہ ہے

حالت اضطراب و بقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں - غزل

مجھے جام الفت یار نے جو بلا دیا کبھی بارہی | سری آنکھوں میں وہی اہلک بخدا آسیکا خارہی

جو صبا کیسے تو اُدھر گزرتو یہ کہنیو اس سحری خم | غم جو تیرے نے اے صنم کیا کیسا زار و نزارہی

ترے عشق میں جو چھو ستم نہیں اسکا شکوہ کنیو کام | چاہو سر کو تن سے کمر و قلم بخدا نہیں مجھے عاری

سری جان جاؤ یا رہو مگر انا کشا ہوں اے صنم | نہ بھرنے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو مجھ تیارہی

مجھے خوف حشر طلیل کیا کہ میں شاہ خادم پیشوا | کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مراد دل تو اسبہ تیارہی

غزل و مکر

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدہ | اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدہ

خواہم ترا تھان گنم تا جان و دل قربان کتم | جائے تو درخشان گنم از من چرا رنجیدہ

اے جان من جاہان میں نگر سلطان من | ایک شب بیا تھان من از من چرا رنجیدہ

بنگزد ہرث خون شدم سرگشتہ و مجنون شدم | چون محل دل پر خون شدم از من چرا رنجیدہ

من عاشق زار تو ام از جان خریدار تو ام | تا زندہ ام یا تو ام از من چرا رنجیدہ

زنجیدہ رنجیدہ از من گناہ سے دیدہ | آخر مرا بختییدہ از من چرا رنجیدہ

گر من بمرح در غمت خوں قدم بر گردنت | فردا بگیرم دامت از من حیرا رنجیدہ

اے کعبہ من کوئے تو سے قبلہ من رو کو تو | صد قلم بند و سے تو از من چرا رنجیدہ

پیوستہ دلدار تو ام یار و قادار تو ام | اکنون بغم زار تو ام از من چرا رنجیدہ

اے سرو خوش بالا سے من اے دلیر رعنا سے من | محل لبث حلوای من از من چرا رنجیدہ

من سحر می و خواہ تو ابرو سے بچون ماہ تو | من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدہ

اے پیارے تمہاری فرقت میں گھر زندان میں بیابان ہے زندگی سے تنگ مجھے تنگ

بیا سب که ترا سنگ در کنار کشم
به سنگ آمده ام چند انتظار کشم

غزل

تجھے چوائے لگی ہم سے جدائی آپ کی
دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی
دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی
جو کوئی بولا صدا کا وزن میں آئی آپ کی
جلئیے بس خوب الفت آرائی آپ کی
کیون ان آنکھوں نے مجھے صورت دکھائی آپ کی

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی
خود گلا کاٹوں مجھے خنجر غنایت کیجیے
آپ کی جانیں بلا کیوں کر کٹی فرقت کی رات
آپ کی باتوں کا رہتا ہر مجھے ہر دم خیال
پہلے کہا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہیں
نیٹھے نیٹھے روگ الفت کا لگا یا جان کو

اشعار تفریق

مردا ہے نصیب یا بان بلا
بنے گا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا

نہیں کھٹتا ہی یہ میدان بلا
رلا بیگنا یوں گر خون زمین غم پیر جانی کا

غزل

نازل اس پر اے بتو قہر خدا کیونکر ہوا
بیٹھے ٹھلائے یہ محبوس بلا کیونکر ہوا
جھوٹا صبر کا بھلا موج صبا کیونکر ہوا
خانہ تحریر میں محشر بپا کیونکر ہوا

دل تنہا رہے حسن پر یوں بھلا کیونکر ہوا
بیشہ زلفت صدم دل اے خدا کیونکر ہوا
دل شگفتہ خاک ہو فرقت میں آہ گرم سے
کیا تری وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم

سچ کہہ دو یہ بانی جو رد جفا میں ستم ایجاد میں سب بہ راحت جان کوئی دلبر نہیں
جلا دیں سب بے محنون دار با چشم زار بیتاب و بتقرار صورت غبار کسی دوسرے شجر
بے برگ کے تلے جلا کر پھر بیٹھ جاتا ہوں اشک آنکھوں میں بھر تم کو یاد کر تنہا رشی شکل کا
تصور باندھ فرما بے قراری سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ آہن نظر
آتا ہر آہوتری آنکھوں کی یاد دلا کر چو کڑی بھلاتا ہر روز روز ربا سے مغیلاں دیکھ کر
آنکھوں میں سرسوں پھولتی ہولانہ صھرائی ہے داغ دل مشتعل ہوا عالم جسنون

اور کبھی متصل ہو الباس بچاڑنے لگا جنوں نیچے جھاڑنے لگا۔ ایک ہی جھٹکے میں
دست جنوں نے پاس دامن کے گریبان دیکھنا نہ شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش بجا ہوئے فوراً یہ
شعر زبان پر آیا۔ ابھی یہ دل ستم زدہ زلف بتان سے آج نہ نازل ہوئی بلا مرے
سر پر کمان سے آج نہ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا نہ دوست کا ملنا نصیب
دشمنان ہو جائیگا۔ نہ کیا ذبح کیا چھوڑ کے بس قاتل نہ دہن زخم بکرا کیا قاتل
قاتل نہ لگے ہی سیر گلشن میں دل امر غنچہ دہن کس کا نہ تری فرقت کے مارے کو
روش کس کی چین کس کا نہ اور کبھی یہ غزل حسرت دافسوس کیساتھ ہاتھ مل کر پڑھتا ہوں۔

غزل

بہین در وقت رفتن حسرت ویدے بنگار من نکہ از دیدن او چون پر پر داز می سوز و فلک را کرد از فرط حرارت کورہ آتش بغیر از روی حسرت شکل دیگر در نظر ناید اگر از سستی بنجم سندا و نئے آید	کہ از نقش قدم پیدا است چشم انتظار من مگر در او چراغ از داغ دل تہاے تار من معاذ اللہ قدر گریز زمین مشیت غبار من بہ میند گر کے آئینہ لوح مزار من بیایے اور سداے کاش این مشیت غبار من
--	--

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ قظرون سے دور رہنے کا پیارے گل
نہیں نہ دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں نہ دیگر دل من لفظ یاد تو معنی نہ معنی
از لفظا کے جدا باشد نہ دیگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہ نہ نا آشنا کو بھی الم
آشنا نہ نہ پھر کیا یک دل میں یہ آسنگ آئی نشہ مے کی ترنگ آئی عزم ہوا کہ میخانہ
کو حایئے یون دل کو بہلائے غرضکہ حب و مان پہونچا تو جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا دور بہانہ
حلۃ ماتم نظر آیا قلقل مینا میں فوسے کا عالم دکھلائی دیا سینہاے مرگان پر کب اب
لخت دل بیتاب تھے اشک میگون شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھا اتک کی طغیانی
ہوئی کشتی موشقی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئے اپنے حال سے

ہاں مگر ناز و ادا پہ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے۔ کہ جان ہر دست پہ جب کو اب
دیکھو وہ سرشار ہے ہشیار نہیں۔ اسی بت ہوش رہا بد مرٹے خاک و ریہا پہ عشاق ظفر و اونچ
اُسکو خبر پہ اٹھ کے اب جائیں کمان طاقت ز قمار نہیں پہ مثل نقش کف پا پہ اسی ملکہ اعلیم یونانی
و اے شمعہ دیار کج ادائی تھا رس و دہری شہرہ آفاق ہو تم سے دل لگا کر راحت و آرام بالائے
طاق ہے۔ ۵۔ دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن کھلا بد دوست جانا تھا تجھے جان
کا دشمن نکلا بد جامع المتفرقین نے ہیں غم کھانے کو اور تھیں دل دکھانے کو بنا یا تھا کسے
جو رستم اور ہمارے قصہ غم کے کھنے کو ایک دفتر چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمعہ سے
تھریر کرے اور زورہ اُس کا سپر تھاری جدائی میں ہمارا حال پر ملال بحدے زبون ہو
بلکہ روز بروز افزون ۵۔ لگے یوں تو ہزار دن ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ
ہم پہ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ و دودم لگی ایسی کہ شمعہ لگا نہ رہا ۵۔ چاہے دلدار ہی کسے
چاہے دل آزاری کرے ۵۔ اسی خطر اُس دلربا کو ہم نے دل اتو دیا پہ ۵۔ صنم جس
دم غم دوری سے دل منوم ہوتا ہو ۵۔ مزاد ل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہو ۵۔ بدھا
جس روز سے ہم کو خیال زلفت تیرا ہے ۵۔ پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہو۔

مستحسن

زلفت ہو دام بلایں نہ تجھے کہتا تھا
ان کی باتوں پہ آئیں نہ تجھے کہتا تھا
یا تو در دوستی آن نرگس پیار چہ کرد
ہو کنارا ہی بس اس حال سے کہ ناہتر
گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گزرا بہتر
معج زن جکے ہوا دین یہ دریاے عمیق

کیوں نے دل جا ہی پھنسا میں نہ تجھے کہتا تھا
پاس تو ہاں کے حجامین نہ تجھے کہتا تھا
ویری آخر نہ تو آن شوخ شمعہ گار چہ کرد
بھر الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہونے لگے آفت میں غرق

سچ ہو کہ جس قدر ماہ رخاں زہرہ جبین و ناز نیشان پری آئیں ہوتے ہیں اپنے عاشق زار کو

شاد کام کرنے سے انکو کیا کام ہو گا کی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہے۔ ۵

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خواہنا

اور نہ عشق رانا پیدکن یا عشق بازان را

اگر تسکین بخش دل بقرار ہمارے رنج و الم کا سکو مطلق خیال نہیں بتیانی و فراق میں جان

جانے کا ذرا تم کو ملال نہیں تسکو مطلق یقین ہو گا کہ ہم تمہارے ہجر و فراق میں بیان

مرتے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہا۔ پیارے تھرے دس کو ادھر ہو جی لے

اب کیا آگیا ہوت ہو گھٹ مون ہے کہ جاے

چنے جے کی پریت میں جنم اکارت جاے

ہم چاہت تم ملن کو جیسے چندر چکور

تو صورت من مون بے وہی جیاوت ہو ہن

پریتا تو داسون کیے جاسون سن پتیاے

چاہک چاہت سوانت جل چکئی چاہت بجا

تم بھڑت چمن مون مروں کہا جیون بن تو ہن

آپ یا ران ہم سے ہم آغوش ہم بیان

عالم تنہائی و بقراری میں بیہوش تم با و از دلکش غزل خوان ہم بیان گریہ و زاری سے

نیجہاں ہم ہنسی خوشی میں مشغول ہم نا امیدی وصال سے ملول۔ تم ہر وقت ناز و داد میں

آراستہ و پیراستہ ہم تمہاری جدائی سے بیان پریشان ہوش و حواس باختہ و آن از صبح

ما شام جلسہ عیش و طرب بیان سرخ و قہر۔ اشعار۔ خدائے تو لے آشتا نہیں ملتا +

کوئی کسی کا نہیں دوست سب کمائی ہو + ایک عقدہ نہ ٹھلا رشتہ تقدیر سے حیف +

ہم نے فرسودہ بہت ناحق تدبیر کیا + ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا + نہیں تو عراجی

ٹھکانے لگا + ہائے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں + کیا وہ چلین تھیں کیا وہ

باتیں تھیں + وہ بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے + ہم و تم ایک جا ہم ہوں گے + سینہ

لیریز تمنا و طلب کھر سکوت + نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہر غم اور + نہ وہ چلین

نہ ترنگین نہ خود آرائی ہو + کج نازیک ہو اور عالم تنہائی ہو + جدائی آتش تیز آست

می سوز دل و جان را + خدا ہرگز نصیب کس نسا ز داغ حیدر ان را + اے

گندم ناسے جو فروش تمہارے نامہ راحت شامہ کو ہر دم آنکھوں سے لگاتا ہوں تو یز خند جان

جا کر اسی کو ہنس تہنائی بناتا ہوں ۵ نامہ آمد دل راطر بے پیدا شد ۵ یعنی از بہر حاتم
سبے پیدا شد ۵ لیکن ۵ عطا تو آیا دلے سمجھانہ میں شکریر کا وج ۵

اس کے گھنے کا کون یا کون تقدیر کا وج	بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یا د ہو گیا	شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر اجی آؤ خدا کے واسطے	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہے	وصال یار سے دوتا ہوا عشق

مرض بڑھا گیا جیون جیون دو کی ۵ حدیث شوق بروے قلم نمی آید ۵ خیال کہ بہت بہل
در رقم نے آید ۵ زیادت نیست غافل دے ای مر بان من ۵ توئی در دل توئی در جان
توئی و زو زبان من ۵ اے مجھو بہ جانستان تمہارے وہاں جام شراب ارغوانی در دست
اور اغیار ہر دم یہاں سب اہلان و حوصلہ نصبت اور تہنائی و بیگسی کا عالم ۵ وہاں
رفیقان تازہ سے ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے یہاں ہر لحظہ
تمہارے ۵ پیدا رکھا انتظار اور تمہارے ۵ ظلم و ستم کے دل پر آ رہے ۵

دن کٹا فریاد سے زور رات زاری سے کٹی	کٹے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا صحرا میں	سر پہننے کو رہا کوئی نہ ہنس رہا
یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	قسمت میں جو لکھا ہو اکی شتاب ہو
بر ریائے محبت زورق آسا غم کے مارے ہم	کبھی ہیں اس کنا سے او کبھی ہیں اس کنا سے ہم
نگویم بصلحت مرا شا دکن	ز محرومی من دے یا دکن

الکس ہر کوئی دوست و آشنا اپنا سنوا حال اپنا تباہ کیسا سنوا نصبت نامح سے
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا ۵ دل دل سے سے ہو کر تباہ زاری بیشتر ۵
تھا نہ ماتم میں ہو پر سے سے زاری بیشتر کسی نے سچ کہا ہو ۵ قطعہ درد دوری کا تبلا
جانے دل بیدار کی بلا جانے ۵ جو گزرتی ہر جان پر میرے ۵ میں ہی جانوں ہوں یا خدا جانے

اب تمھاری یاد میں اس وقت دریا سے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حالت بیوشی
طاری ہو تحریر کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا کہوں
احوال جی تو سننا تا ہو چہ زبان کرتی ہو کلفت اور کلیجہ بند کو آتا ہو چہ و وحرا

کر کا نپت پتیاں لکھت جل بھڑکت نین	کو رو کا غذا ہاتھ دے کھ ہی کیو بین
کا غذا بھیت نین جل کر کا نپت س لیت	پاپی بر ہا من بسو تھالکھن نہیں دیت
پاتی واکو بیٹھے جو ہو دے پر دیں	جو نش دن من ہی بے تاکو کون سندس

ایو جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہتے لسناب خط تمام کرتا ہوں سواے
تنائے دیدار تمھارے شیدا کو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا مہبت باتیں بنانے
کی اپنی خو نہیں۔ ایو قتال عالم اور سیحانم اب جامع المتفرقین کی درگاہ میں ہی التجا ہی
کہ تم سے جلد ملائے وہ صورت دلربا بکو دکھلائے پردہ جدائی درمیان سے اٹھائے تاکہ
دل مضطرب چین آئے۔ آمین آمین آمین۔

رباعی

چہارون زندگی تھے تھے افسوس	سو اسی کا رد بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دو دن	دو رہے انتظار میں گزرے

زیادہ بس باقی ہوس

راقم الحروف کشتہ ناز وادافر لیتہ و شیدا
فدوی حقیقۃ اللہ جان عفا اللہ عنہ
از تھانہ بھولی ضلع ہرموئی اوہو۔

تقریباً رختہ قلم فصاحت قوم سرشتیہ محبت مروت مخزن خلق و عنایت
وقت نوحی و جلی نجی منظر علی صاحب منظر بلگرامی حفظہ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البیان کی تو کیا حقیقت ہے
فرشتگان مغرب تک گنہ ماہیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل تر کھلا دیا
شمع کو رو لایا پروانے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون و چرا سبھا ہر تو ہی جانے کہ تو کیا ہے تو ہی
تو خالق و وجہان صانع انس و جان ہے تو ہی نے یہ خمیہ رنگاری بے چوب در لیمان ایستا دیکھا
تو ہی نے ستاروں کی کلکاری بے مدد دست و قلم دکھا کر فرش خاک بر روئے آب روان
ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسرين و نستر اس گلشن بے بیاد میں اگلانے کیسے
کیسے گل بٹے اس خاکدان پر محن میں کھلانے۔ فی الحقیقت تیری معرفت میں بڑے
بڑے دور میں یوں کو سہر گردانی رہی آئینہ دار حیرانی رہی۔ جتنا چھانکر کر اپا پاجب آنکھیں
بہم پہنچائیں کچھ نظر نہ آیا۔ بس جموتی کے سوا چار انہیں۔ دم مارنے کا یا ر انہیں دعوے
وہم بیکار رہے۔ محض خیالی آزار ہو۔ لہذا خاموشی بیان فرزا نگلی ہو۔ گویا فی محض دیوانگی ہو۔
ہلو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ ترا خاک کا پہلا ہی نہیں بنایا ہے ہم اگر اپنے آپ کو کچھ شرم
ہوش و کھین تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عمرہ اپنی تعریف میں تر زبان رہیں مگر بقول
حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو رئیس بلگرام رباعی دینا کا عجیب ہمنے لیکھا دیکھا ہے
آج اور توکل اور تماشا دیکھا ہے جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا ہے دیکھا بھی تو چل چلا ہے
اسکا دیکھا ہے دل سرد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گرد ویر ہو گیا۔ جہالت
کا طوطی بولتا ہو باکمالوں کو کون پوچھتا ہے۔ ۵۔ امروز بہاے ہیزم و عود کیے است۔ ۶۔
ہم مرتبہ خلیل و مہر ویکے است۔ ۷۔ ترقی کمال معدوم۔ ۸۔ قدر دانی رخصت قدر دان معلوم۔ ۹۔
نیک بخت ہے تیرے اپنے ہوئے۔ ۱۰۔ منصفوں کی قدر دانی دیکھ لی ہے مگر اس زمانہ

رتخیز میں ہمارے شفیق تحقیق شاعری میں یگانہ بشیرین طاق سیاق میں مخلص و زمانہ سابق میں
مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجوں کے بادشاہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب کی جرات
بھی قابل تحسین و آفرین ہی بقول صغیر بلگرامی ہے

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے تین ہر ایک سے کھینچتی ہر کمان شاعر

کہ گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لپستہ تالیف کے
شوق طبیعت دکھایا رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ بے درم بنایا۔ کیا خوب ہی۔ ہر دل عزیز ہے
مجموعہ مرغوب ہی۔ شائق ہر بات میں۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر نظم نئے ڈھنگ کی
شائقوں کے دل بچیں ہوئے جلتے ہیں۔ بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہیں پاتے ہیں
اگرچہ یہ کتاب بیشمال ہی مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہے عقل کا تپلا ہے
اپنی یاد گاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہے۔ تالیف و مولف کی ثنا سے اس لئے
خاموشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود پویدہ کہ عطار گوید میں کتابوں اشتیاق نے
مجھے بے اختیار کیا آخر غلط سے اسکا خریدار ہوا عجیب الدعوات میری اس وقت کی دعا قبول
کرے مولف کا دامن المالی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولفہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب
حفیظ اللہ خان صاحب کی از منہ فکر کترین خلاق تنگ نام محمد الدین احمد بے
نام تخلص قی متوطن سندھ

گئی فصل خزان بہ سارا آئی	رنگ بھولوں پہ خوب ہی لائی
اندون جوش پر ہو رنگ چمن	رہے یوں ہی ہر اسیر اکشن
شاخ گل پر ہو بلبلون کا نجوم	سرشتاؤں میں یوں کچھ نجوم

پنی کے محو رند اس قدر ہیں مست
الغرض دیکھ اس طرح کا سمان
کہ یکساں ستایہ میں نے حال
خان والا نشان حقیقت اللہ
آفتاب سپر علم ہیں وہ
حق نے بخشی ہوا ایسی طبع رسا
کیں کتاب میں انھوں نے وہ تالیف
دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
لکھا گلہ نشہ اندون ایسا
ایک سے ایک لکھ چکے ہیں غزل
ہیں جنس سندس ایسے خوب
متفرق بھی اس میں ہیں اشعار
الغرض ہر طرح کا شعر و سخن
عاشقانہ کلام ہے سارا
منجھ کیونکہ نہ لوٹ جا کے دل
ہر ہر اک کے سخن کا ٹھنک جدا
کل مضمون کی ایسی ہر خوشبو
مطرب اُس کی غزل اگر گائے
نہیں شک اس میں کچھ بھی ہو مہلا
یا خدایہ جہان میں ہو مقبول
فکر تارخ کی جوئی جس دم

محو دل سے ہوا ہر قول است
آئی جولانیوں پہ طبع روان
ہو گیا دو جس سے دل کا ملال
خلق سے جگے ہر جان آگاہ
دُرِ کیتاے کبیر حلم ہیں وہ
نظر آتی ہو جس سے شان خدا
جگے مضمون ہیں دلکش اور لطیف
دل مضطر کا انتشار ہو دور
منتخب عاشقانہ سہرتا پا
دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول
جگے مضمون ہیں دلکش و مرغوب
جس کا ہر مشتری صغار و کبار
جمع اس میں کیا بوجہ حسن
عاشقوں کا پیام ہر سارا
خط تازہ جو اُس کو ہو حاصل
کیونکہ حاصل ہو ہر طرح حکما
سامعین کا دماغ تازہ ہو
دل عشاق و جد میں آسے
عاشقوں کے ہر درد دل کی دوا
تو بولت کا دعا ہو حصول
سوچنے میں لگا اٹھا کے قلم

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	دیوان جرار۔ از مرزا حسین۔	۳ روپائی	توشہ آخرت۔ چیدہ قصائد و غزلیات
۸ روپے	دیوان عاشق۔ از پندت کھیلا لال۔	۲ روپے	حدائق مصنفہ مولوی سید مظفر علی صاحب
۲ روپے	دیوان ضامن۔ از سید فاضل علی شاہ۔	۲ روپے	دیوان سخن دہلوی۔ جلی قلم نہایت
۲ روپے	مظہر عشق۔ معروف بہ دیوان قلق مصنفہ خواجہ	۲ روپے	بلخ و بیج از فخر الدین حسین متخلص بہ سخن
۲ روپے	محمد زیر صاحب لکھنوی۔	۲ روپے	دو قسم کاغذ۔
۲ روپے	دیوان شائستہ یا نسخ یعنی ہم قافیہ ہم بحر	۲ روپے	(۱) کاغذ سفید گندہ۔
۸ روپے	تالار غزلیات یا نسخ لکھنوی از شعیب خدیوے	۸ روپے	(۲) کاغذ سفید رسمی۔
۳ روپے	نحمدہ ایزدی کلام مفتی غلام سرور لاہوری	۳ روپے	دیوان میکش۔ جلد اول موسم بہار
۲ روپے	چمنستان جوش۔ کلام نواب	۲ روپے	عشق مولفہ سوریج بھان صاحب کاغذ سفید
۲ روپے	احمد حسین خان جوش متخلص۔	۲ روپے	دیوان شہیدی۔ مولفہ مولوی کریم خان
۲ روپے	دیوان بختاور۔ از منشی بختاور سنگھ۔	۲ روپے	متخلص شہیدی۔
۳ روپے	مجمع الاشعار۔ چیدہ چیدہ استادوں کا	۳ روپے	دیوان نعیمہ۔ از مولوی احمد علی۔
۲ روپے	کلام کجائی اردو فارسی۔	۲ روپے	ترجمہ اردو۔ شرح قصائد بہار از مولوی
۱۲ روپے	چمن بے نظیر۔ شعراے نامی فارسی و اردو	۱۲ روپے	عبدالحیحد صاحب۔
۲ روپے	کا کلام چیدہ۔	۲ روپے	دیوان عیش۔ معروف بہ تمکین معرفت
۲ روپے	دیوان گویا۔ کلام فقیر محمد خان بہادر۔	۲ روپے	مصنفہ منشی چھوٹن لال صاحب عیش۔
۲ روپے	رسالہ وار متخلص بہ گویا کاغذ سفید و خنائی۔	۲ روپے	دیوان مناقب خیر البشر۔ از منشی
۲ روپے	ایضاً۔ حسب مراتب بالا۔	۲ روپے	منور حسین مظفر پوری۔
۲ روپے	گلہ شہ امانت۔ از مصنفہ افسر بجا۔	۲ روپے	بہار سخن۔ جس زبان فرحت اقرار نہیں
۲ روپے	دیوان حیرت مصنفہ حکیم حافظ عبد الرحمن	۲ روپے	ایک جلد شاعر کا مطبع ہر مین ہوا تھا

نام کتاب	نام کتاب
مجموعہ قصص - بالتصویر شامل پانچ قصہ سوداگر بچہ (۱۲) قصہ ماہیگیر (۲۲) قصہ مجموعہ (۲۳) قصہ منصور - (۱۵)	میں میں جو جو شاعر تشریف لائے تھے اور اپنی اپنی غزلیں ہم طرح ارشاد فرمائی تھیں یہ سکا مجموعہ بطور گلدستہ طبع ہوا تھا۔ مرغوب و مقبول طبع ہو گیا۔
قصہ شاہ روم - ۱۲ ۶ پائی	ترجمہ شرح قصائد عرفی - مترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم فربہ آبادی - ۱۶
بھروالہ - مطبوعہ غیر - ۱۵ آہ وحشی - ترجمہ جنس جواہر ریشم محمد احسن نگاری - ۱۲ ۶ پائی	ترجمہ شرح قصائد عرفی - ہوہوم عجیب وغریب از مولوی عبد المجید خان - ۱۲ ۶ پائی
قصہ ماہی گیر ناکسہ ت عالی - سرف بہل نگاری حصہ اول از مولوی آلی بخش صاحبہ - ۱۲ ۶ پائی	دیوان سحر سامری - حصہ اول و دوم یکجا کی مصنفہ منشی وی بی پرشاد و تخلص بہر بدیالونی - ۱۲ ۶ پائی
قصہ ماہ رمضان - از عبد اللہ خان قصہ قاضی جوئیور حق و عقل کا امتحان قصہ جمجمہ - ۱۲ ۶ پائی	قصہ جات نظم الف ایلمہ منظوم - کی متفرق حلین حسب ذیل فروخت میں ہیں - کمال مجلد - ۱۲ ۶ پائی
قصہ شاہ روم - بالتصویر - ۱۲ ۶ پائی	جلد اول از منشی طوطا رام شایان - ۱۲ ۶ پائی
قصہ شیخ منصور از شیخ احمد تخلص بہ سنگاسن بیتیسی ساز منشی کھن لال - ۱۲ ۶ پائی	ایضاً - جلد دوم از منشی طوطا رام شایان کاغذ سفید - ۱۲ ۶ پائی
گلزار ابراہیم - قصہ ابراہیم ادہم - ۱۲ ۶ پائی	ایضاً - جلد سوم مترجمہ منشی کاغذ حنائی و سفید - ۱۲ ۶ پائی
چشمہ شیرین - قصہ شیرین و فریاد - ۱۲ ۶ پائی	